e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama
Rs.3/- Vol- 26 , Issue, 39 Tuesday , November 03 2026 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۶)شمارہ نمبر(۳۹) لکھنؤ، بروز منگل ۳-نومبر ۲۰۲۶ء،مطابق ۲۲/جمادی الاول-۱۴۴۸ھ صفحات-۸

جنوری 2027 سے شہری ہوابازی شعبہ کے نئے اصول ہوں گے نافذ

مرکزی حکومت نے ملک کے شہری ہوابازی سیکٹر کے لیے ایک نیا اور جامع ضابطہ جاتی نظام تیار کیا ہے۔شہری ہوابازی کی وزارت کے مطابق 'ہندوستانی ہوائی جہاز ضوابط، 2026' یکم جنوری 2027 سے نافذ ہوں گے اور تقریباً 9 دہائیوں سے نافذ 'ہوائی جہاز ضوابط، 1937' کی جگہ لیں گے۔ نئے ضوابط میں ہوابازی کے شعبے کے تقریباً تمام اہم پہلوؤں کا احاطہ کیا گیا ہے، جن میں ہوائی جہازوں کی رجسٹریشن، پرواز کے قابل ہونے کا سرٹیفکیٹ، ہوائی جہازوں کی تیاری، دیکھ بھال، پروازوں کے آپریشن، عملے کے لائسنس اور ہوائی اڈوں کے آپریشن سے متعلق تفصیلی دفعات شامل ہیں۔اس کے ساتھ ہی ہوائی جہازوں کے مالکان، آپریٹرز، ایئر لائنز اور ہوابازی کے شعبہ سے وابستہ دیگر فریقوں کی ذمہ داریاں بھی واضح طور پر طے کی گئی ہیں۔نئے نظام کے تحت ہوائی جہازوں کی رجسٹریشن اور ان کے پرواز کے قابل ہونے کے سرٹیفکیٹ سے متعلق ضوابط کی تفصیل سے وضاحت کی گئی ہے۔اس میں یہ یقینی بنانے کے معیارات شامل ہیں کہ کوئی ہوائی جہاز پرواز کے لیے محفوظ اور موزوں ہے یا نہیں۔

ای ڈی کی کارروائی کے خلاف اعظم خان سپریم کورٹ سے رجوع

سماجوادی پارٹی کے سینئر لیڈر اور سابق وزیر اعظم خان نے انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) کی گرفتاری کو سپریم کورٹ میں چیلنج کیا ہے۔اعظم خان کی عرضی پر اسی ہفتے سماعت ہو سکتی ہے۔ان کے وکیل نظام پاشا نے پیر کے روز چیف جسٹس آف انڈیا (سی جے آئی) جسٹس سوریہ کانت کی صدارت والی بنچ کے سامنے معاملہ پیش کیا اور جلد سماعت کی درخواست کی۔اس پر سی جے آئی نے عرضی کو اسی ہفتے سماعت کے لیے فہرست بند کرنے پر رضامندی ظاہر کی۔واضح رہے کہ اعظم خان کو 29 اکتوبر کو دوہرے پین کارڈ معاملے میں ضمانت ملی تھی۔اعظم خان نے اپنی عرضی میں 31 اکتوبر کو رام پور جیل سے رہائی کے محض 40 منٹ بعد ای ڈی کے ذریعہ گرفتاری کو چیلنج کیا ہے۔ان کا کہنا ہے کہ رہائی کے فوراً بعد کی گئی اس کارروائی کو سپریم کورٹ میں چیلنج کیا گیا ہے۔اس کے ساتھ ہی اعظم خان نے غازی آباد کی خصوصی پی ایم ایل اے عدالت کی جانب سے انہیں 14 دنوں کی عدالتی حراست میں بھیجنے کے حکم کو بھی منسوخ کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔

مودی غیر ملکی مدد سے وزیر اعظم بنے، راہل کا الزام

پی ایم مودی کے ملک کو تقسیم کرنے سے متعلق بیان پر کانگریس لیڈر نے کھلے مباحثے کا چیلنج دیا، بی جے پی کا پلٹ وار، راہل غیر ملکی طاقتوں کے ہاتھوں استعمال ہو رہے ہیں

نئی دہلی: (ایجنسی) وزیر اعظم نریندر مودی کے بیان پر قائد حزب اختلاف راہل گاندھی نے ردعمل ظاہر کیا ہے، جس میں انہوں نے ملک کو تقسیم کرنے کی سازشوں اور سوشل میڈیا کے ذریعے افواہیں پھیلائے جانے کا الزام عائد کیا تھا۔راہل گاندھی نے ایکس پر مودی سے کہا کہ وہ ملک سے جھوٹ بولنا بند کریں۔ انہوں نے وزیر اعظم پر غیر ملکی مدد سے اقتدار حاصل کرنے اور اسی مدد سے عہدے پر برقرار رہنے کا الزام لگایا۔راہل گاندھی نے لکھا کہ مودی غیر ملکی مدد سے وزیر اعظم بنے اور اسی مدد سے عہدے پر قائم ہیں۔ ان کے مطابق ملک کا مالیاتی نظام غیر ملکی عناصر کے کنٹرول اور حمایت میں ہے، جبکہ غیر ملکی سوشل میڈیا بھی مودی کی پشت پناہی کر رہا ہے۔ انہوں نے وزیر اعظم کو کھلی بحث کا چیلنج دیتے ہوئے کہا کہ وہ کسی بھی وقت مباحثے کے لیے تیار ہیں۔کانگریس رہنما نے کہا کہ مودی یہ چیلنج قبول نہیں کریں گے، کیونکہ وہ ان باتوں سے خوف زدہ ہیں جو راہل گاندھی ان کے بارے میں جانتے ہیں۔راہل نے پوسٹ میں دونوں زبانوں میں الزامات اور مباحثے کا چیلنج پیش کیا۔ ساتھ ہی اخبار 'دی انڈین ایکسپریس' کی خبر کے اسکرین شاٹس بھی شیئر کیے، جن میں وزیر اعظم کے بیان کی تفصیلات ہیں۔

مودی نے گجرات کے ضلع نرمدا کے ایکتا نگر میں اسٹیچو آف یونٹی کے مقام پر قومی یوم اتحاد کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا تھا کہ بعض طاقتیں ملک کو تقسیم کرنے کی سازشوں میں مصروف ہیں۔ ان کے مطابق ایک دہائی سے زیادہ عرصے کی مایوسی کے بعد یہ طاقتیں کھل کر سامنے آگئی ہیں۔انہوں نے سوال اٹھایا تھا کہ بیرون ملک خفیہ ملاقاتیں کون کر رہا ہے، ہند مخالف

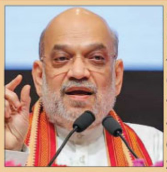


طاقتوں کی حمایت کون کرتا ہے اور کون ملک کے دشمنوں کی زبان بول رہا ہے۔وزیر اعظم نے کہا تھا کہ ان سرگرمیوں کو پہچاننے اور متحد ہو کر مقابلہ کرنے کی ضرورت ہے۔انہوں نے سوشل میڈیا کے غلط استعمال کا ذکر کرتے ہوئے الزام لگایا کہ اسے ہتھیار بنا کر افواہیں پھیلائی جا رہی ہیں اور ہندوستان کی شبیہ خراب کرنے کی کوششیں ہو رہی ہیں۔ان کے مطابق عوام کو ان چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے متحد ہونا ہوگا۔

راہل گاندھی نے ایکس پر اس کا جواب دیا۔انہوں نے غیر ملکی اثر و رسوخ، مالیاتی نظام اور سوشل میڈیا کی حمایت سے متعلق سوالات اٹھائے اور براہ راست مباحثے کی دعوت دی۔ دونوں رہنماؤں کے بیانات نے غیر ملکی اثر اندازی، سوشل میڈیا پر گمراہ کن اطلاعات اور سیاسی الزام تراشی کو پھر بحث کا موضوع بنا دیا ہے۔

بی جے پی نے راہل گاندھی کے الزامات پر پلٹ وار کرتے ہوئے کہا کہ وہ خود غیر ملکی طاقتوں کے ہاتھوں استعمال ہو رہے ہیں اور ملک میں عدم استحکام پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔بی جے پی کے قومی صدر نتن نوین نے الزام لگایا کہ راہل گاندھی ان طاقتوں کا آلۂ کار بن گئے ہیں جو ہندوستان میں انتشار پھیلانا چاہتی ہیں۔کولکاتا میں 'ووٹ چوری' کے خلاف انڈیا اتحاد کی مہم کے جواب میں نکالے گئے مارچ کے بعد ایک جلسے سے خطاب کرتے ہوئے نتن نوین نے کہا کہ راہل گاندھی ان طاقتوں کا آلۂ کار ہیں جنہوں نے نیپال اور دیگر پڑوسی ممالک میں بدامنی پیدا کی۔وہ ملک میں انتشار پھیلانے والی قوتوں کی قیادت کر رہے ہیں۔انہوں نے الزام لگایا کہ غیر ملکی حمایت یافتہ طاقتیں ہندوستان میں عدم استحکام پیدا کرنے کے لیے راہل گاندھی کا استعمال کر رہی ہیں۔نتن نوین نے کہا کہ راہل گاندھی کے پاس کوئی واضح نظریہ نہیں ہے اور وہ کانگریس کے مکمل سیاسی زوال کے ذمہ دار ہوں گے۔بی جے پی صدر نے راہل گاندھی کے سیاسی موقف پر بھی سوال اٹھائے۔انہوں نے کہا کہ مغربی بنگال اسمبلی انتخابات کے دوران راہل گاندھی نے ممتا بنرجی حکومت کے خلاف بدعنوانی اور بدانتظامی کے الزامات عائد کیے تھے، لیکن اب وہ اسی جماعت کے رہنماؤں کے ساتھ ایک ہی پلیٹ فارم پر نظر آرہے ہیں۔

راہل گاندھی حقیقی پارلیمنٹ میں کبھی وزیر اعظم نہیں بن سکتے: امت شاہ

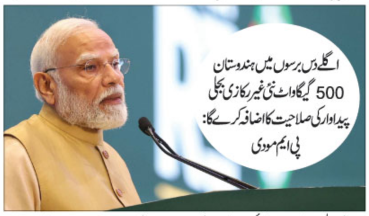


حیدرآباد: مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے کانگریس کے سابق صدر اور لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی پر سخت تنقید کرتے ہوئے کہا ہے کہ انہوں نے دہلی میں فرضی پارلیمنٹ قائم کی تھی۔اگر راہل گاندھی اسی فرضی پارلیمنٹ کے وزیر اعظم بن جاتے تو سونیا گاندھی کے دل کو سکون مل جاتا، کیونکہ وہ حقیقی پارلیمنٹ میں کبھی وزیر اعظم نہیں بن سکیں گے۔امت شاہ پیر کو حیدرآباد میں بی جے پی کی جانب سے منعقدہ 'جمہوریت بچاؤ، انتشار ختم کرو' مارچ میں شریک ہوئے۔اس موقع پر ایک جلسے سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ حزب اختلاف کی جانب سے ایس آئی آر کی مخالفت کے جواب میں بی جے پی ملک بھر میں یہ مہم چلا رہی ہے، جس کا پہلا مرحلہ 22 اکتوبر سے 5 نومبر 2026 تک جاری رہے گا۔امت شاہ نے الزام لگایا کہ کانگریس ایس آئی آر کو روک کر ملک کی ووٹر فہرستوں میں شامل بنگلہ دیشی دراندازوں کو بچانا چاہتی ہے، کیونکہ یہ درانداز اس کے ووٹ بینک ہیں۔انہوں نے کہا کہ راہل گاندھی جتنا زور لگانا چاہیں لگا لیں، بی جے پی ایک ایک درانداز کو ملک اور ووٹر فہرست سے باہر نکال کر دم لے گی۔ان کے مطابق ملک میں 3 کروڑ ووٹ بنگلہ دیشی دراندازوں کے ہیں۔انہوں نے راہل گاندھی کے اس الزام کا بھی جواب دیا کہ بی جے پی نے ایس آئی آر کے ذریعے انتخابات میں کامیابی حاصل کی ہے۔امت شاہ نے سوال کیا کہ کیا 2014 کے انتخابات سے پہلے ایس آئی آر ہوا تھا؟ 2019 میں بھی ایس آئی آر نہیں ہوا تھا، اس کے باوجود بی جے پی نے کامیابی حاصل کی۔

عام آدمی پارٹی کے تین پنجاب اراکین اسمبلی بی جے پی میں شامل

نئی دہلی، 2 نومبر (یو این آئی) انتخابات کا موسم قریب آتے ہی پنجاب میں سیاسی صف بندی کی پہلی جھلک سامنے آئی ہے۔ عام آدمی پارٹی (عآپ) کے تین ارکان اسمبلی پیر کو بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) میں شامل ہو گئے۔ہرمیت سنگھ پٹھان ماجرا (سنور)، چیتن سنگھ جوڑاماجرا (سمانہ) اور کنور وجے پرتاپ سنگھ (امرتسر شمالی) نے نئی دہلی میں پنجاب بی جے پی کے صدر کیول سنگھ ڈھلون اور ریاستی انچارج ستیش پونیا کی موجودگی میں پارٹی کی رکنیت اختیار کی۔اس پیش رفت کو پنجاب کی حکمراں عام آدمی پارٹی حکومت کے لیے ایک جھٹکا قرار دیا جا رہا ہے۔اپنی سابقہ جماعت پر تنقید کرتے ہوئے تینوں رہنماؤں نے ریاست کی بگڑتی ہوئی صورتحال کا ذکر کیا اور اسے دوبارہ ترقی کی راہ پر گامزن کرنے کے لیے کام کرنے کے عزم کا اظہار کیا۔ پٹھان ماجرا نے کہا، آج پنجاب کو اڑتا پنجاب کے نام سے جانا جاتا ہے۔ عام آدمی پارٹی نے ریاست کو تباہ کر دیا ہے۔جوڑاماجرا نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت اور وعدوں کو پورا کرنے کا ریکارڈ بی جے پی میں شامل ہونے کے ان کے فیصلے کی سب سے بڑی وجوہات ہیں۔انہوں نے ریاستی حکومت پر امن و قانون برقرار رکھنے اور حکمرانی سے متعلق مسائل حل کرنے میں ناکام رہنے کا الزام بھی لگایا۔انہوں نے کہا، گزشتہ پانچ برسوں کے دوران صورتحال مسلسل خراب ہوئی ہے۔

ہندوستان صاف توانائی کے شعبے میں دنیا کے تین سرکردہ ممالک میں شامل



نئی دہلی، 2 نومبر (یو این آئی) مغربی ایشیا کے تنازعے کے باعث پیدا ہونے والے عالمی توانائی بحران کے درمیان وزیر اعظم نریندر مودی نے پیر کو کہا کہ حکومت نے اگلے 10 سے 11 برسوں میں ملک میں 500 گیگاواٹ نئی غیر رکازی بجلی پیداوار کی صلاحیت شامل کرنے کا ہدف مقرر کیا ہے۔مسٹر مودی نے آج یہاں بھارت منڈپم میں بھارت رینیوایبل انرجی سمٹ اینڈ ایکسپو 2026 کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان اب تک تقریباً 300 گیگاواٹ صلاحیت حاصل کر چکا ہے اور ملک کی مجموعی نصب شدہ بجلی پیداوار کی صلاحیت میں غیر رکازی ذرائع کا حصہ 50 فیصد سے زیادہ ہو گیا ہے۔انہوں نے کہا کہ ہندوستان نے 2030 تک 500 گیگاواٹ غیر رکازی توانائی کی صلاحیت حاصل کرنے کا عزم کیا ہے اور ملک اس سمت میں تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے۔انہوں نے کہا کہ کورونا وبا سے لے کر مغربی ایشیا کے بحران تک دنیا نے کئی بڑے چیلنجز کا سامنا کیا ہے۔اس کے باوجود ہندوستان نے ان مشکلات کا بہتر طریقے سے مقابلہ کیا اور اقتصادی ترقی کی رفتار بلند رہی۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ ایک دہائی کے دوران صاف توانائی میں سرمایہ کاری اور اس سے متعلق نظام کی ترقی کے باعث ہندوستان بیرونی بحرانوں سے زیادہ شدید طور پر متاثر ہونے سے محفوظ رہا۔وزیر اعظم نے کہا کہ توانائی کا تحفظ براہ راست اقتصادی تحفظ سے جڑا ہوا ہے اور اس کا مستقبل صاف توانائی میں پوشیدہ ہے۔ رکازی ایندھن کے ذخائر محدود ہیں اور چند مخصوص خطوں تک مرتکز ہیں، جبکہ شمسی اور دیگر قابل تجدید توانائی کے امکانات وسیع ہیں۔انہوں نے کہا کہ ہندوستان نے پیرس معاہدے کے تحت 2030 تک اپنی نصب شدہ بجلی پیداوار کی صلاحیت کا نصف غیر رکازی ذرائع سے حاصل کرنے کا ہدف 2025 میں ہی پورا کر لیا، یعنی مقررہ وقت سے پانچ سال پہلے۔ شمسی اور قابل تجدید توانائی کے شعبے میں ہندوستان دنیا کے تین سرکردہ ممالک میں شامل ہے۔

دہلی-این سی آر میں دیوالی پر صرف گرین پٹاخے کی اجازت

سپریم کورٹ کے حکم کے مطابق مخصوص اوقات میں پٹاخے جلائے جا سکیں گے، 9 نومبر سے پھر پابندی

نئی دہلی: (ایجنسی) سپریم کورٹ نے دیوالی کے موقع پر دہلی-این سی آر کے لوگوں کو دو دن تک گرین پٹاخے جلانے کی اجازت دے دی ہے۔ عدالت کے حکم کے مطابق 7 اور 8 نومبر کو مخصوص اوقات میں صرف مصدقہ گرین پٹاخے ہی جلائے جا سکیں گے، جبکہ 9 نومبر سے علاقے میں پٹاخوں پر مکمل پابندی دوبارہ نافذ ہو جائے گی۔فضائی آلودگی کے بڑھتے خطرات کے پیش نظر عدالت نے اس سلسلے میں کئی شرائط بھی عائد کی ہیں۔عدالت نے واضح کیا ہے کہ 7 اور 8 نومبر کو صبح 6 سے 7 بجے اور رات 8 سے 10 بجے تک ہی پٹاخے جلانے کی اجازت ہوگی۔ اس کے علاوہ کسی دوسرے وقت آتش بازی کی اجازت نہیں ہوگی۔ یہ اجازت سپریم کورٹ کے 15 اکتوبر 2025 کے حکم کے مطابق دی گئی ہے۔عدالت نے اسپتالوں، نرسنگ ہومز، بنیادی اور ضلعی صحت مراکز، بزرگوں کے رہائشی مراکز اور نوٹیفائیڈ سائلنس زون کے 300 میٹر کے دائرے میں پٹاخے جلانے پر پابندی برقرار رکھی ہے۔ ان مقامات کو نو کریکر زون قرار دیا جائے گا۔ متعلقہ حکام کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ ان علاقوں کی زمینی سطح پر نشاندہی کریں اور اس کی معلومات عوام کے لیے بھی جاری کریں۔سپریم کورٹ نے اپنے حکم



میں کہا ہے کہ ان ہدایات پر عمل درآمد یقینی بنانے کے لیے تمام ضروری اقدامات کیے جائیں۔خاص طور پر ایسے لوگوں کی صحت اور سہولت کا خیال رکھا جائے جو پہلے سے مختلف بیماریوں میں مبتلا ہیں اور جنہیں فضائی آلودگی یا پٹاخوں کے دھوئیں سے پریشانی ہو سکتی ہے۔عدالت نے گرین پٹاخوں کی تیاری کے حوالے سے بھی واضح ہدایات جاری کی ہیں۔صرف کونسل آف سائنٹفک اینڈ انڈسٹریل ریسرچ (سی ایس آئی آر) کی نیشنل انوائرنمنٹل انجینئرنگ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ (نیری) سے تصدیق شدہ اور پی ای ایس او سے متعلقہ قانونی منظوری حاصل کرنے والے گرین پٹاخے ہی تیار کیے جا سکیں گے۔2

رام مندر چندہ چوری: سپریم کورٹ نے مجسٹریٹ کو کارروائی کرنے کا دیا حکم

ایودھیا کے رام مندر میں عقیدت مندوں کی جانب سے دیے گئے عطیات کی مبینہ چوری اور مالی بے ضابطگیوں سے منسلک معاملات میں سپریم کورٹ نے اہم فیصلہ سنایا ہے۔ یوپی پولیس کی جانب سے معاملے میں چارج شیٹ داخل کیے جانے کی جانکاری ملنے کے بعد سپریم کورٹ نے اس معاملے سے متعلق عرضیوں کو نمٹا دیا ہے۔ یہ عرضیاں معاملے کی آزادانہ تحقیقات اور سی بی آئی تحقیقات کے مطالبے کو لے کر داخل کی گئی تھیں۔ چیف جسٹس آف انڈیا (سی جے آئی) جسٹس سوریہ کانت کی صدارت والی سہ رکنی بنچ نے کہا کہ اب متعلقہ مجسٹریٹ عدالت قانون کے مطابق آگے کی کارروائی کرے۔ حالانکہ عدالت نے مفاد عامہ کو مدنظر رکھتے ہوئے عرضی گزاروں کو مجسٹریٹ کے سامنے جاری مجرمانہ کارروائی میں تعاون کرنے کی اجازت دی ہے۔ سماعت کے دوران یوپی حکومت کی جانب سے سپریم کورٹ کو بتایا گیا کہ معاملے کی تحقیقات مکمل ہونے کے بعد چارج شیٹ داخل کی جا چکی ہے۔ اس کے بعد عدالت نے معاملے کی نگرانی جاری رکھنے کے بجائے عرضیوں کو نمٹا دیا۔ بنچ نے کہا کہ یہ صرف ملزم اور ریاست کے درمیان کا معاملہ نہیں ہے بلکہ اس میں مفاد عامہ کا بھی پہلو شامل ہے۔

ایس پی اتر پردیش کے لیے لعنت، بی جے پی تبدیلی لانے والی جماعت: سی ایم یوگی

وزیر اعلیٰ نے ضلع گونڈا کے منکاپور اور گورا اسمبلی حلقوں میں 520 کروڑ روپے سے زائد لاگت کے 69 ترقیاتی اور عوامی فلاح و بہبود کے منصوبوں کا افتتاح اور سنگ بنیاد رکھا



گونڈہ۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے پیر کے روز کہا کہ سماج وادی پارٹی (ایس پی) اتر پردیش کے لیے لعنت ہے۔ ایس پی بدعنوان عناصر کو لانے والی جماعت ہے، جبکہ بی جے پی تبدیلی لانے والی پارٹی ہے۔ بی جے پی کی دوہری انجن والی حکومت میں ریاست میں ترقیاتی منصوبے آگے بڑھ رہے ہیں۔ گونڈہ میں منعقدہ پروگرام میں انہوں نے کہا کہ دیوی پاٹن ڈویژن میں یونیورسٹی کے قیام کی سب سے بڑی رکاوٹ نقل کا کاروبار کرنے والے لوگ تھے۔ سابقہ ایس پی حکومت نے صحت خدمات کو نظر انداز کیا اور ترقیاتی کاموں میں رکاوٹیں ڈالیں۔ کانوڑ یاترا اور درگا پوجا کے انعقاد میں بھی مشکلات پیدا کی جاتی تھیں۔ یوگی نے 1990 کے ایودھیا تحریک کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت کی ایس پی حکومت نے رام بھکتوں پر گولیاں چلوائی تھیں، جبکہ بی جے پی حکومت نے رام مندر کی تعمیر کا راستہ ہموار کیا۔ ایودھیا کی ترقی سے گونڈہ سمیت پورے علاقے میں ترقی کے نئے امکانات پیدا ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ علاقے میں میڈیکل، انجینئرنگ اور زرعی کالجوں کے ساتھ یونیورسٹی قائم کی گئی ہے۔ گونڈہ سے ایودھیا تک سڑک کو چوڑا کرنے کی منظوری بھی حاصل کی گئی ہے۔ مہارشی پتنجلی کی جائے پیدائش اور دیگر مذہبی مقامات کی ترقی کا کام جاری ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ 2017 میں گونڈہ ملک کے سب سے گندے شہروں میں شمار ہوتا تھا، لیکن بی جے پی حکومت نے صفائی کے شعبے میں بہتری لائی۔ 2023 کے سرمایہ کار اجلاس میں گونڈہ کے لیے 3000 کروڑ روپے کی سرمایہ کاری کی تجاویز موصول ہوئی تھیں۔ حکومت کسانوں کو گوبر کی مناسب قیمت دلانے کے لیے بھی اقدامات کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی حکومت میں خواتین اور تاجروں کی حفاظت پر کوئی سمجھوتہ نہیں ہوگا۔ مافیا کے خلاف کارروائی جاری رہے گی اور ریاست میں ترقی اور بہتر انتظامیہ کو ترجیح دی جا رہی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ آج ترقی کا دائرہ اتر پردیش کے تمام 75 اضلاع، 350 تحصیلوں، 825 ترقیاتی بلاکوں اور 762 شہری بلدیاتی اداروں تک پھیل چکا ہے۔ اب ترقیاتی کاموں میں کسی قسم کا امتیاز نہیں برتا جاتا۔ راشن کسی کی شکل دیکھ کر نہیں بلکہ ہر غریب اور ضرورت مند کو مفت فراہم کیا جا رہا ہے۔ اسی طرح غریب اور ضرورت مند خاندانوں کو بلا امتیاز رسوئی گیس کے کنکشن دیے جا رہے ہیں۔ پردھان منتری اجولا یوجنا کے مستفیدین کو دیوالی سے قبل رسوئی گیس کا ایک بھرا ہوا سلنڈر مفت فراہم کیا جا رہا ہے۔

شرد پوار سینے میں درد کی شکایت کے بعد اسپتال میں داخل، حالت مستحکم

پونے: نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (شرد چندر پوار) کے سربراہ شرد پوار کو پیر کے روز پونے کے ایک نجی اسپتال میں داخل کرایا گیا۔ انہیں سینے میں درد کی شکایت تھی، جو سانس لینے کے دوران بڑھ جاتا تھا۔ 85 سالہ شرد پوار کو کھانسی ہونے کے بعد پونے کے روبی ہال کلینک میں داخل کیا گیا۔ان کی بیٹی، بارامتی سے رکن پارلیمنٹ اور این سی پی (ایس پی) کی کارگزار صدر سپریا سولے نے یہ اطلاع دی۔ ان کے مطابق شرد پوار کے طبی معائنے کیے جا رہے ہیں اور ان کی صحت سے متعلق تمام پیمانے مستحکم ہیں۔ روبی ہال کلینک کے سربراہ، معروف ماہر امراض قلب اور منیجنگ ٹرسٹی ڈاکٹر پرویز کے گرانٹ نے بتایا کہ شرد پوار کی حالت جلد معمول پر آنے کی امید ہے۔ احتیاطی تدابیر کے طور پر انہیں اسپتال میں ڈاکٹروں کی نگرانی میں رکھا جائے گا۔ ڈاکٹر کے مطابق اگر مریض کے جسم میں آکسیجن کی سطح اور دل کی دھڑکن معمول کے مطابق ہو تو ایسی کیفیت کو ہنگامی صورت حال نہیں سمجھا جاتا۔

راجستھان: سڑک کی تعمیر کے دوران کرنٹ لگنے کے باعث 8 مزدور جاں بحق، نصف درجن جھلسے

جھنجھنو (ایجنسی) راجستھان کے جھنجھنو ضلع میں پیر (2 نومبر) کو ایک دردناک حادثہ پیش آیا۔ چھاپولی گاؤں میں سڑک کی تعمیر کے دوران ایک مشین ہائی وولٹیج بجلی لائن کے رابطے میں آگئی، جس کے باعث 8 مزدوروں کی موت ہو گئی اور 3 خواتین سمیت تقریباً 5 افراد جھلس گئے۔ پولیس کے مطابق یہ حادثہ تب پیش آیا جب سڑک کی تعمیر کے دوران بجری ملانے والی ایک مشین اوپر سے گزر رہی ہائی ٹینشن بجلی لائن کے رابطے میں آگئی۔ مشین میں بجلی کا کرنٹ پھیل گیا، جس کی زد میں وہاں کام کر رہے مزدور آگئے۔ ادے پورواٹی تھانہ کے انچارج رام پال نے واقعے کی تصدیق کرتے ہوئے بتایا کہ مشین کے ہائی وولٹیج بجلی کی لائن کے رابطے میں آنے سے مزدوروں کو کرنٹ لگ گیا۔ حادثے کے بعد زخمیوں کو علاج کے لیے اسپتال لے جایا گیا۔ اس واقعے سے مقامی لوگوں میں شدید غم و غصہ پھیل گیا، وہ موقع پر جمع ہوئے اور احتجاج کیا۔ گاؤں والوں نے اموات پر غم و غصے کا اظہار کرتے ہوئے تعمیراتی مقام پر حفاظتی انتظامات یقینی بنانے کے لیے ذمہ دار افراد کی جوابدہی طے کرنے کا مطالبہ کیا۔ گاؤں والوں نے وہاں دھرنا بھی دیا۔ واقعے کے بعد پولیس اور دیگر افسران موقع پر پہنچے۔ اس حادثہ پر ریاستی وزیر اعلیٰ بھجن لال شرما نے گہرے افسوس کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر لکھا کہ "جھنجھنو میں ہوئے حادثے میں کرنٹ لگنے کے باعث حادثاتی موت کی خبر انتہائی تکلیف دہ ہے۔"

اقتدار بچانے کے لئے اپوزیشن کے ساتھ حکومت بنانے کو بھی تیار نتین یاہو

عرب جماعتوں کی حمایت سے گادی آئزنکوٹ کی پوزیشن مضبوط

تل ابیب: (ایجنسی) اسرائیل کے وزیر اعظم بنیامین نیتن یاہو نے اپوزیشن رہنما گادی آئزن کوٹ کے ساتھ مل کر حکومت تشکیل دینے کے امکان کو مسترد نہیں کیا ہے۔ اسرائیلی ذرائع ابلاغ کے ادارے آئی 24 نیوز کے مطابق نیتن یاہو کو خدشہ ہے کہ آئزن کوٹ عرب جماعتوں کی حمایت حاصل کر کے متبادل حکومت تشکیل دے سکتے ہیں، جس کے نتیجے میں انہیں اقتدار سے دستبردار ہونا پڑ سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نیتن یاہو نے آئزن کوٹ کے ساتھ اتحاد کے امکان پر اپنے دروازے کھلے رکھے ہیں، تاہم آئزن کوٹ نے اب تک اس پیش کش پر کوئی ردعمل ظاہر نہیں کیا ہے۔ دراصل اتوار کو جوائنٹ لسٹ اور رعام جیسی عرب جماعتوں نے آئزن کوٹ کی حمایت کا اعلان کیا تھا۔ ان جماعتوں کی حمایت کے بعد آئزن کوٹ کو 67 ارکان پارلیمنٹ کی تائید حاصل ہونے کا امکان ہے، جو حکومت تشکیل دینے کے لیے درکار اکثریت سے 6 زیادہ ہے۔ واضح رہے کہ اسرائیل میں 27 اکتوبر کو ہونے والے انتخابات میں کسی بھی اتحاد کو واضح اکثریت حاصل نہیں ہوئی تھی۔ 120 ارکان پر مشتمل اسرائیلی پارلیمنٹ میں حکومت تشکیل دینے کے لیے کم از کم 61 نشستیں درکار ہیں۔ انتخابات میں نیتن یاہو کی حمایت یافتہ جماعتوں کے اتحاد کو 53، آئزن کوٹ کی قیادت والے حزب اختلاف کے اتحاد کو 48، جبکہ عرب جماعتوں کو 19 نشستیں حاصل ہوئی تھیں۔ ایسے میں نیتن یاہو کے سامنے حکومت تشکیل دینے کے لیے کئی راستے موجود ہیں۔ وہ حزب اختلاف کے اتحاد میں



شامل بعض جماعتوں یا ارکان پارلیمنٹ کو اپنے ساتھ ملا کر اکثریت حاصل کرنے کی کوشش کر سکتے ہیں۔ اپوزیشن کے پاس مجموعی طور پر 48 نشستیں ہیں۔ اگر ان میں سے کچھ جماعتیں یا ارکان نیتن یاہو کی حمایت پر آمادہ ہو جائیں تو وہ اکثریت کے لیے درکار 61 نشستوں کا ہندسہ عبور کر سکتے ہیں۔ تاہم اس راستے میں سب سے بڑی رکاوٹ سیاسی اعتبار سے ان کی سابقہ مخالفت ہے، کیونکہ حزب اختلاف کی جماعتوں نے انتخابات میں نیتن یاہو کو اقتدار سے ہٹانے کے وعدے کے ساتھ عوام سے ووٹ مانگے تھے۔ ایسے میں ان کے ساتھ مل کر حکومت بنانا ان جماعتوں کے لیے مشکل ہو سکتا ہے اور ان کے حامیوں میں بھی ناراضگی پیدا ہونے کا خدشہ ہے۔





ایران نے امریکہ، اسرائیل سے دوبارہ جنگ پر سخت انتباہ دیا

تہران کا دعویٰ، نئی جنگ پہلے سے زیادہ طویل اور مہنگی ہوگی



تہران، 2 نومبر (یو این آئی) ایران کی فوج نے خبردار کیا ہے کہ اگر امریکہ اور اسرائیل کے ساتھ دوبارہ مکمل جنگ چھڑ گئی تو یہ تنازع ان کے حریفوں کی توقعات سے کہیں زیادہ طویل اور مہنگا ثابت ہوگا۔ تہران کا کہنا ہے کہ وہ امریکہ، اسرائیل اور دیگر ممالک کے خلاف نئے ہتھیاروں اور جنگی حکمت عملیوں کا استعمال کر سکتا ہے۔ گزشتہ سال جون کے بعد ان ملکوں کے درمیان یہ تیسرا بڑا تصادم ہو سکتا ہے۔ 28 فروری کو شروع ہونے والی امریکہ اور اسرائیل کی ایران کے خلاف جنگ دوبارہ شروع ہونے کے خدشات میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اس کی ایک وجہ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کا اتوار کا بیان ہے، جس میں انہوں نے کہا تھا کہ ایران کے ساتھ جنگ کسی نہ کسی صورت، بہت جلد ختم ہو جائے گی اور تہران کو معاہدہ کرنا چاہیے، ورنہ اسے امریکی طاقت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ایران کے پاسداران انقلاب کے سابق سینئر کمانڈر حسین کنانی مقدم نے الجزیرہ کو بتایا کہ رواں سال کے اوائل میں امریکی اور اسرائیلی حملوں سے ایرانی مسلح افواج کو بڑے پیمانے پر نقصان پہنچنے کے باوجود اب ان کی عملیاتی صلاحیت گزشتہ تنازعات کے مقابلے میں بہتر ہے۔ ان کے مطابق حملے کی صلاحیت کے اعتبار سے ہمارے اہداف کا ڈیٹا بیس نمایاں طور پر وسیع ہوا ہے، میزائلوں کی رینج، درست نشانہ لگانے کی صلاحیت اور وارہیڈز میں بہتری آئی ہے، جبکہ ڈرونز کی صلاحیت بھی بڑھی ہے۔ انہوں نے کہا کہ دشمن کے نئے ٹھکانوں کی نشاندہی کی جا رہی ہے اور مزید جغرافیائی علاقوں میں کارروائیوں کی منصوبہ بندی ہو رہی ہے۔ ایرانی فوج کے ترجمان محمد اکرمینیا کے مطابق، ایران کے پاس بعض ایسی صلاحیتیں اور اہداف بھی ہیں جنہیں اب تک ظاہر نہیں کیا گیا، لیکن دوبارہ حملے کی صورت میں انہیں سامنے لایا اور استعمال کیا جا سکتا ہے۔ رپورٹ کے مطابق، ایرانی مسلح افواج کے جنرل اسٹاف، پاسداران انقلاب اور ایرانی فوج کے کمانڈروں نے حال ہی میں سپریم لیڈر مجتبیٰ خامنہ ای سے ملاقات کر کے ممکنہ حملے کی صورت میں جوابی اقدامات پر تبادلہ خیال کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ جواب فوری ہوگا اور اس کا دائرہ مغربی ایشیا سے آگے تک پھیل سکتا ہے۔ پاسداران انقلاب کے ترجمان حسین محبی نے اتوار کی شام کہا کہ فورسز کسی بھی نئے حملے کا مقابلہ کرنے کے لیے سو فیصد تیار ہیں۔ ان کے مطابق، ایران مستقبل قریب میں زیادہ سے زیادہ دفاعی بازدارندگی کا ہدف حاصل کر لے گا۔ ایرانی فوج کے ترجمان محمد اکرمینیا نے کہا کہ امریکی فوجی ساز و سامان کی برتری کا مقابلہ کرنے کے لیے ایران غیر متناسب جنگی حکمت عملی اختیار کرے گا۔ ان کے مطابق، جون میں ایران اور امریکہ کے درمیان مفاہمت کی یادداشت کے بعد مختصر جنگ بندی کے دوران بعض ہتھیاروں کی مرمت کی گئی، نئے آلات شامل کیے گئے اور نئی جنگی حکمت عملی تیار کی گئی۔ گزشتہ ماہ ایرانی سرکاری ٹیلی ویژن نے زیرِ زمین ڈرون تیار کرنے والی ایک فیکٹری کی ویڈیو نشر کی تھی۔ حکام نے آرش حملہ آور ڈرون کا جدید ماڈل بھی پیش کیا اور دعویٰ کیا کہ اس کے وارہیڈ کی صلاحیت دوگنی کر کے 100 کلوگرام کر دی گئی ہے، جبکہ نشانہ لگانے کی صلاحیت بھی بہتر بنائی گئی ہے۔ رائٹرز کی گزشتہ ہفتے شائع ہونے والی ایک تحقیق کے مطابق، ایران کے دفاعی نظام سے منسلک متعدد فوجی اداروں نے پابندیوں سے بچتے ہوئے اربوں ڈالر کے فوجی ساز و سامان کی درآمد کے ذریعے پاسداران انقلاب کی صلاحیت بحال کرنے کی کوشش کی ہے۔ جنوری 2025 سے رواں سال جون تک چین، روس اور جرمنی سے میزائل اور ڈرون کی تیاری کے لیے راکٹ ایندھن، دھماکہ خیز مواد، ڈیٹونیٹرز، ٹائٹینیم اور بھاری ٹرک درآمد کیے گئے، جنہیں میزائل لانچ کرنے کے لیے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ جنگ کے دوران ایران کے میزائل دفاعی نظام، ریڈار اور دیگر فوجی ساز و سامان کو نقصان پہنچا تھا۔ تاہم کنانی مقدم کا کہنا ہے کہ باقی ماندہ اور نئے تیار کردہ نظاموں کی درستگی میں اضافہ ہو رہا ہے۔

ایران نے امریکی مطالبات تسلیم ہونے پر آبنائے ہرمز کھولنے کا عندیہ دیا

تہران کے مطابق دو دن میں محفوظ تجارتی جہاز رانی بحال ہو سکتی ہے



تہران (ایجنسی)۔ ایران کی طرف سے پیر دو نومبر کے روز کہا گیا کہ اگر امریکہ تہران کی طرف سے پیش کردہ مطالبات تسلیم کر لے، تو آبنائے ہرمز کو دو دنوں میں دوبارہ کھولا جا سکتا ہے۔ قبل ازیں تہران حکومت نے امریکہ کی طرف سے ایرانی مطالبات تسلیم کیے جانے کی صورت میں ایک ہفتے کے اندر اندر آبنائے ہرمز کو دوبارہ کھولنے کا ذکر کیا تھا۔ ایرانی دارالحکومت تہران سے پیر دو نومبر کو ملنے والی رپورٹوں میں ملکی وزارت خارجہ کے ترجمان اسماعیل بقائی کے حوالے سے بتایا گیا، ''اس منصوبے پر صرف دو روز کے اندر اندر عمل درآمد کا امکان اس امر کی طرف ایک اور اشارہ ہے کہ کس طرح ایران اس معاملے میں اچھی نیت سے آگے بڑھنے کی کوشش کر رہا ہے۔'' ایرانی وزارت خارجہ کے ترجمان نے کہا، ''ہم یہ کہہ چکے ہیں کہ اگر ایرانی مطالبات تسلیم کر لیے جاتے ہیں، تو بہت مختصر وقت میں یہ ممکن ہو سکتا ہے کہ آبنائے ہرمز میں معمول کی محفوظ تجارتی جہاز رانی بحال ہو جائے اور ساتھ ہی مذاکراتی عمل بھی دوبارہ شروع ہو جائے۔'' نیوز ایجنسی اے ایف پی نے تہران سے اپنی رپورٹوں میں لکھا ہے کہ ایرانی وزارت خارجہ کے ترجمان بقائی نے یہ بھی کہا کہ ثالثی کوششیں کرنے والے ممالک کے ذریعے امریکہ کے ساتھ پیغامات کا تبادلہ جاری ہے اور ''ہر شے کا انحصار'' اب اس بات پر ہے کہ آیا واشنگٹن کی طرف سے تہران کے مطالبات تسلیم کر لیے جاتے ہیں۔ اسماعیل بقائی نے مزید کہا، ''بعد کے تمام مراحل سے متعلق ممکنہ مکالمت اس (مجوزہ) کلیدی پیش رفت کے بعد ہی شروع ہو سکے گی۔'' اس سال 28 فروری کو ایران پر امریکہ اور اسرائیل کے فضائی حملوں کے ساتھ شروع ہونے والی ایران جنگ کے آغاز کے بعد سے اب تک تہران کا یہ مسلسل دعویٰ رہا ہے کہ عالمی منڈیوں کو خام تیل اور قدرتی گیس کی ترسیل کے لیے انتہائی اہم بحری گزرگاہ آبنائے ہرمز پر اس کا کنٹرول ہے۔ ایران کی طرف سے ان مال بردار بحری جہازوں پر بار بار حملے بھی کیے جاتے ہیں، جو ایرانی حکام کی اجازت کے بغیر خلیج فارس میں اس تنگ سمندری راستے کو عبور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ تہران حکومت کے اس رویے کے جواب میں امریکی بحریہ نے کئی مہینوں سے ایرانی بندرگاہوں کی ناکہ بندی بھی کر رکھی ہے۔

میانمار میں فوجی فضائی حملے

شیر خوار بچے سمیت کم از کم 15 شہری ہلاک، 32 زخمی



نیپیداو، 2 نومبر (یو این آئی) میانمار میں اتوار کے روز فوجی طیاروں کی جانب سے ریاست راکھین اور کایاہ (کرینی) کی چار ٹاؤن شپوں میں کیے گئے فضائی حملوں میں ایک شیر خوار بچے سمیت کم از کم 15 شہری ہلاک اور 32 دیگر زخمی ہو گئے۔ مقامی میڈیا کے مطابق حملوں میں رہائشی علاقوں اور زچگی کے ایک مرکز کو نشانہ بنایا گیا۔ آزاد خبر رساں ادارے دی ایراواڈی ؒ نے پیر کو رپورٹ کیا کہ راکھین ریاست کی ٹاؤن شپوں کیاوک تاو، مراوک یو، پاوکتاو اور کیاوک فیو میں ہونے والے حملوں میں 12 افراد ہلاک ہوئے۔ یہ حملے ہفتے کے روز کایاہ ریاست کے مشرقی علاقے لویکاو کی ایک ٹاؤن شپ میں کیے گئے فضائی حملے کے بعد ہوئے، جہاں فوجی طیاروں نے ایک اسکول پر بمباری کی تھی۔ اس واقعے میں تین بچے ہلاک اور آٹھ دیگر زخمی ہو گئے تھے۔ رپورٹ کے مطابق بچے تعطیلات کے دوران غذائیت سے متعلق ایک پروگرام میں شرکت کے لیے اسکول میں جمع ہوئے تھے۔ تازہ حملوں سے میانمار میں جاری مسلح تنازع کے دوران شہری ہلاکتوں میں مزید اضافہ ہوا ہے۔ یہ تنازع فروری 2021 میں من آنگ ہلائنگ کی قیادت میں فوجی بغاوت کے بعد شدت اختیار کر گیا تھا، جب فوج نے منتخب حکومت کا تختہ الٹ کر اقتدار پر قبضہ کر لیا تھا۔ فوجی بغاوت کے بعد سے متعدد نسلی مسلح تنظیمیں اور دیگر مزاحمتی گروپ ملک کے مختلف علاقوں میں فوجی حکومت کے خلاف برسرِ پیکار ہیں۔ راکھین ریاست میں روہنگیا مسلمانوں کی بڑی آبادی آباد ہے، جو میانمار کی مسلم اقلیت ہیں اور کئی دہائیوں سے فوجی کارروائیوں، ظلم و ستم اور تشدد کا سامنا کرتے رہے ہیں۔ انہیں دیگر مسلح گروپوں کی جانب سے بھی خطرات لاحق ہیں۔ بدھ مت اکثریتی جنوب مشرقی ایشیائی ملک میانمار سے گزشتہ کئی برسوں کے دوران لاکھوں روہنگیا نقل مکانی پر مجبور ہوئے ہیں، جن میں سے بڑی تعداد نے پڑوسی ملک بنگلہ دیش میں پناہ لی ہے۔ تازہ فضائی حملے اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ میانمار کے تنازع سے متاثرہ علاقوں میں لڑائی کے پھیلاؤ کے ساتھ شہریوں کو مسلسل سنگین خطرات کا سامنا ہے۔

یمنی صوبے حدیدہ میں تازہ سعودی حملوں میں متعدد افراد زخمی، حوثی کا دعویٰ



یمن (ایجنسی)۔ یمن کے ایران نواز حوثی نے پیر دو نومبر کے روز بتایا کہ یمنی صوبے حدیدہ میں بحیرہ احمر کے کنارے واقع ایک بندرگاہ اور تیل کی ایک اہم تنصیب گاہ پر سعودی فورسز کے تازہ فضائی حملوں میں متعدد افراد زخمی ہو گئے۔ یمنی دارالحکومت صنعاء سے ملنے والی رپورٹوں میں بتایا گیا ہے کہ حوثی باغیوں کے دعووں کے مطابق بحیرہ احمر کے کنارے اور صوبے حدیدہ میں واقع بندرگاہ راس عیسیٰ اور اسی صوبے میں تیل کی ایک اہم تنصیب گاہ پر کیے گئے تازہ سعودی عسکری حملوں میں کم از کم سات افراد زخمی ہو گئے۔ حوثی باغیوں کی انتظامیہ میں وزارت صحت کے ترجمان انیس الاصباحی نے پیر کے روز سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر اپنی ایک پوسٹ میں لکھا کہ سعودی عرب کی قیادت میں سرگرم عسکری اتحاد کی طرف سے راس عیسیٰ کی بندرگاہ پر کیے گئے تازہ حملوں میں چار افراد زخمی ہوئے جبکہ تین دیگر افراد ان حملوں میں زخمی ہو گئے، جو یمنی صوبے حدیدہ کے ضلع باجل میں تیل کی ایک اہم تنصیب گاہ پر کیے گئے۔ ساتھ ہی انیس الاصباحی نے ایکس پر لکھا، ''تیل کی تنصیبات اور اہم بندرگاہوں پر بار بار کیے جانے والے یہ سعودی حملے انسانی ہمدردی سے متعلق بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی بھی ہیں۔''

اسرائیل کی نئی پارلیمنٹ کنیسٹ کا افتتاحی اجلاس 10 نومبر کو

حکومت سازی کے لیے سیاسی جماعتوں میں مشاورت تیز، اکثریت کسی کو نہیں




تل ابیب، 2 نومبر (یو این آئی) اسرائیل کی نو منتخب پارلیمنٹ کنیسٹ کا افتتاحی اجلاس 10 نومبر کو منعقد ہوگا، جس میں نو منتخب ارکان حلف اٹھائیں گے اور نئے اسپیکر کا انتخاب کیا جائے گا۔ یہ اجلاس ایسے وقت ہو رہا ہے جب غیر فیصلہ کن انتخابی نتائج کے بعد سیاسی جماعتیں نئی حکومت تشکیل دینے کے لیے مذاکرات اور مشاورت میں مصروف ہیں۔ کنیسٹ کے پیر کو جاری بیان کے مطابق اجلاس مقامی وقت کے مطابق شام چار بجے (جی ایم ٹی کے مطابق دوپہر دو بجے) شروع ہوگا۔ صدر اسحاق ہرزوگ اور دیگر مدعو مہمان بھی اس میں شرکت کریں گے۔ گزشتہ منگل کو ہونے والے پارلیمانی انتخابات میں 120 رکنی کنیسٹ میں کسی بھی سیاسی اتحاد کو واضح اکثریت حاصل نہیں ہوئی۔ ابتدائی نتائج کے مطابق وزیر اعظم بنیامین نیتن یاہو کے اتحاد کو 53 نشستیں ملی ہیں، جبکہ اپوزیشن جماعتوں نے 48 اور عرب جماعتوں نے 19 نشستیں حاصل کی ہیں۔ پارلیمنٹ میں اکثریت کے لیے کم از کم 61 نشستیں درکار ہیں۔ انتخابی نتائج کا باضابطہ اعلان بدھ کو متوقع ہے۔ افتتاحی اجلاس میں نو منتخب اور دوبارہ منتخب ہونے والے ارکان حلفِ وفاداری اٹھائیں گے، جس کے بعد اپنے درمیان سے پارلیمنٹ کے اسپیکر کا انتخاب کریں گے۔ سابق آرمی چیف گادی آئزن کوٹ کی قیادت میں اپوزیشن کے چینج بلاک ؒ نے موجودہ اسپیکر امیر اوہانا کی جگہ اپنا امیدوار لانے کی کوشش شروع کر دی ہے۔ اوہانا نیتن یاہو کی جماعت لیکوڈ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اسپیکر کی مدت چار سال ہوتی ہے۔ وہ پارلیمانی کارروائی کی نگرانی، سرکاری تقریبات میں پارلیمنٹ کی نمائندگی اور قانون سازی کے ایجنڈے کے تعین میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اسپیکر کے انتخاب کے بعد آٹھ تک ڈپٹی اسپیکروں کا بھی انتخاب کیا جائے گا۔ دریں اثنا، نئی حکومت کی تشکیل کے لیے سیاسی جماعتوں نے مشاورت تیز کر دی ہے۔ چینل 12 کے مطابق، یسرائیل بیتینو کے سربراہ ایوگدور لائبرمین وزارت عظمیٰ کے لیے آئزن کوٹ کی حمایت کی سفارش کریں گے۔ اسرائیلی سرکاری نشریاتی ادارے کان (KAN) نے بھی رپورٹ کیا ہے کہ یائر گولان کی قیادت میں ڈیموکریٹس جماعت آئزن کوٹ کی حمایت کرنے کی جانب بڑھ رہی ہے۔ سابق وزیر اعظم نفتالی بینیٹ کی قیادت میں ٹوگیدر ؒ پارٹی نے اتوار کو آئزن کوٹ کی حمایت کا اعلان کیا تھا۔ عرب ارکان پارلیمنٹ نے بھی اشارہ دیا ہے کہ وہ نیتن یاہو کو ایک اور مدت کے لیے اقتدار میں آنے سے روکنے کی غرض سے آئزن کوٹ کی حمایت کی سفارش کر سکتے ہیں۔ اگر تمام 19 عرب ارکان اپوزیشن جماعتوں کے ساتھ مل کر آئزن کوٹ کی حمایت کرتے ہیں تو انہیں 67 ارکان کی سفارشات حاصل ہو سکتی ہیں، جبکہ نیتن یاہو کے اتحاد کو 53 ارکان کی حمایت ملنے کا امکان ہے۔ یہ سفارشات صدر ہرزوگ کے اس فیصلے پر اثر انداز ہو سکتی ہیں کہ حکومت بنانے کی دعوت پہلے کس رہنما کو دی جائے، تاہم لیکوڈ کنیسٹ کی سب سے بڑی انفرادی جماعت برقرار ہے۔ نیتن یاہو اور آئزن کوٹ دونوں فلسطینی ریاست کے قیام کے مخالف ہیں، حالانکہ اقوام متحدہ دو ریاستی حل کی حمایت کرتا ہے۔ 76 سالہ نیتن یاہو پانچ مرتبہ الگ الگ ادوار میں اسرائیل کے وزیر اعظم رہ چکے ہیں اور ملک کے سب سے طویل عرصے تک اس عہدے پر فائز رہنے والے رہنما ہیں۔ انہیں رشوت، دھوکہ دہی اور اعتماد شکنی سمیت بدعنوانی کے الزامات کا سامنا ہے۔ بین الاقوامی فوجداری عدالت نے نومبر 2024 میں غزہ میں فلسطینیوں کے خلاف مبینہ جنگی جرائم اور انسانیت کے خلاف جرائم کے الزامات پر ان کے وارنٹ گرفتاری بھی جاری کیے تھے۔ن

ٹکر کارلسن کا دعویٰ، ٹرمپ انتظامیہ ایران پر جوہری حملے پر غور

اسرائیلی دباؤ کا الزام، پکیکس ماؤنٹین ممکنہ ہدف قرار



واشنگٹن، 2 نومبر (یو این آئی) امریکی قدامت پسند مبصر ٹکر کارلسن نے دعویٰ کیا ہے کہ صدر ڈونالڈ ٹرمپ کی انتظامیہ چند روز میں ایران پر جوہری حملے کی منظوری دے سکتی ہے۔ ان کے مطابق اسرائیلی وزیر اعظم بنیامین نیتن یاہو، ٹرمپ پر ایران کے وسطی علاقے میں واقع ایک زیرِ زمین جوہری تنصیب کو نشانہ بنانے کے لیے دباؤ ڈال رہے ہیں۔ کارلسن نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک تفصیلی پوسٹ میں ممکنہ ہدف کی شناخت پکیکس ماؤنٹین کے نام سے کی۔ ان کا کہنا ہے کہ اسرائیلی انٹیلی جنس کو شبہ ہے کہ ایران نے اس مقام پر یورینیم افزودگی کی سرگرمیاں دوبارہ شروع کر دی ہیں۔ فاکس نیوز کے سابق میزبان اور اب ایکس پر اپنا سیاسی پروگرام چلانے والے کارلسن کے مطابق، اس مقام پر زیرِ زمین سرنگوں کو تقریباً 300 فٹ موٹی گرینائٹ چٹانیں محفوظ بناتی ہیں، جنہیں روایتی امریکی ہتھیاروں سے تباہ کرنا ممکن نہیں ہو سکتا۔ ان کے بقول، اسی وجہ سے جوہری ہتھیاروں کے استعمال پر غور کیا جا سکتا ہے۔ کارلسن نے ایک نامعلوم ذریعے کے حوالے سے لکھا بی بی (نیتن یاہو) اس معاملے پر ٹرمپ کو ہر روز فون کرتے ہیں۔ ان کا یہ دعویٰ ایسے وقت سامنے آیا ہے جب ٹرمپ نے ہفتے کے روز فلوریڈا میں واقع اپنی رہائش گاہ مارالاگو میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا تھا کہ ایران کی ایک یا دو جوہری تنصیبات اب بھی ممکنہ ہدف ہیں اور امریکی فوج صرف 10 منٹ میں ان پر حملہ کر سکتی ہے۔ ٹرمپ نے خاص طور پر پکیکس ماؤنٹین کا ذکر کرتے ہوئے کہا تھا کہ امریکہ کے پاس اس علاقے کے لیے فوجی منصوبے موجود ہیں۔ تاہم، انہوں نے جوہری حملے کی منظوری دیے جانے کی کوئی بات نہیں کی تھی۔ انہوں نے کہا تھا آپ پکیکس ماؤنٹین پر غور کر سکتے ہیں، اس سے نمٹنا ہوگا۔ ہم یہ سب بہت تیزی سے کر سکتے ہیں۔ واضح رہے کہ ٹرمپ نے 16 اکتوبر کو نیوز میکس کو دیے گئے ایک انٹرویو میں ایران کے خلاف جوہری ہتھیار استعمال کرنے کے امکان کو واضح طور پر مسترد کیا تھا۔ کارلسن نے الزام لگایا کہ نیتن یاہو اپنے ملک میں سیاسی مشکلات کے باعث بھی ایران کے خلاف دوبارہ فوجی کارروائی کے لیے زور دے رہے ہیں۔ ان کے مطابق، اسرائیلی وزیر اعظم کو کنیسٹ میں 61 نشستوں کی اکثریت برقرار رکھنے، اقتدار سے محرومی اور قانونی تحقیقات سے بچنے کے لیے امریکی حمایت درکار ہے۔ کارلسن کا مزید دعویٰ ہے کہ نیتن یاہو نے امریکی وزیر دفاع پیٹ ہیگسیتھ اور امریکی سینٹرل کمانڈ کے سربراہ ایڈمرل بریڈ کوپر سمیت اعلیٰ امریکی حکام سے ایران کے خلاف بڑے پیمانے پر فوجی کارروائیاں دوبارہ شروع کرنے کی اپیل کی ہے۔ ان کے مطابق، وزیر خارجہ مارکو روبیو اور سی آئی اے کے ڈائریکٹر جان ریٹکلف بھی نیتن یاہو کے موقف کی حمایت کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مشرق وسطیٰ میں امریکہ کے اتحادی ایران کے ساتھ دوبارہ جنگ چھڑنے کے خدشے سے شدید پریشان ہیں۔ کارلسن نے یہ دعویٰ بھی کیا کہ نیتن یاہو نے 27 ستمبر کو خفیہ طور پر ابوظہبی کا دورہ کیا تھا تاکہ ایران کے خلاف آخری فوجی کارروائی کے لیے متحدہ عرب امارات کی حمایت حاصل کی جا سکے، تاہم اماراتی حکام نے ان کی درخواست مسترد کر دی۔ کارلسن نے خبردار کیا کہ کئی ماہ تک جاری رہنے والے تنازع نے خلیجی ممالک کی معیشتوں کو نقصان پہنچایا ہے اور عالمی توانائی و کھاد کی منڈیوں کو متاثر کیا ہے۔ ان کے مطابق، اکتوبر کے دوران آبنائے ہرمز میں دنیا کے تقریباً 850 تیل بردار سپر ٹینکروں میں سے 11 کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پکیکس ماؤنٹین پر جوہری دھماکے کے نتیجے میں پھیلنے والی تابکاری پورے خلیجی خطے کو متاثر کر سکتی ہے اور تقریباً 10 کروڑ افراد کی آبی ضروریات کے لیے استعمال ہونے والے پانی کے ذخائر کو خطرے میں ڈال سکتی ہے۔ کارلسن نے یہ بھی خدشہ ظاہر کیا کہ امریکہ کی جانب سے جوہری ہتھیاروں کا استعمال دنیا بھر میں جوہری اسلحے کے پھیلاؤ اور کشیدگی میں اضافے کا سبب بن سکتا ہے۔ ان کے مطابق، اس سے روس کو یوکرین کے خلاف جوہری ہتھیار استعمال کرنے کی ترغیب مل سکتی ہے، ہندوستان اور پاکستان کے درمیان جوہری کشیدگی دوبارہ بڑھ سکتی ہے اور شمالی کوریا جنوبی کوریا کے دارالحکومت سیول پر حملہ کر سکتا ہے۔ انہوں نے لکھا پہلے جوہری حملے کے بعد تیسری عالمی جنگ ناگزیر ہو جائے گی۔ یہ جنگ مختصر اور فیصلہ کن ہوگی۔ کارلسن نے یہ الزام بھی لگایا کہ ٹرمپ انتظامیہ نے فروری سے امریکی جوہری پالیسی میں خاموشی سے تبدیلیاں کی ہیں، جن کے تحت میدانِ جنگ میں استعمال کیے جانے والے نام نہاد محدود جوہری ہتھیاروں کے پہلے استعمال کو آسان بنایا گیا ہے۔ ان کے دعوے کے مطابق، ٹرمپ 7 نومبر تک یہ فیصلہ کر سکتے ہیں کہ آیا ایران کے خلاف جوہری ہتھیار استعمال کرنے کی اجازت دی جائے یا نہیں۔

اسپین میں ہولناک تیز رفتار ٹرین حادثہ

69 میں سے 66 ہلاک شدگان کی شناخت



میڈرڈ، 2 نومبر (یو این آئی) اسپین کے وسطی علاقے میں اُرداشہر کے قریب گزشتہ ہفتے پیش آئے ہولناک تیز رفتار ٹرین حادثے میں ہلاک ہونے والے 69 افراد میں سے 66 کی شناخت کر لی گئی ہے۔ علاقائی ہائی کورٹ نے پیر کو یہ اطلاع دی۔ شناختی عمل کی نگرانی کرنے والے مرکز کی اتوار کی شب جاری رپورٹ کے مطابق، 36 مردوں اور 24 خواتین سمیت 60 معاملات میں ہلاک شدگان کے اہل خانہ کو اطلاع دے دی گئی ہے۔ شناخت کیے گئے 66 افراد میں 54 اسپین اور چار امریکہ کے شہری تھے، جبکہ باقی آٹھ افراد کا تعلق ارجنٹینا، کینیڈا، جمہوریہ چیک، فرانس، جاپان، میکسیکو، پرتگال اور تیونس سے تھا۔ ان میں ہر ملک کا ایک شہری شامل ہے۔ دو آسٹریلیائی اور ایک جاپانی شہری سے متعلق لاپتہ ہونے کے تین معاملات اب بھی زیر التوا ہیں۔ ہلاک شدگان میں سابق وزیر اعظم ماریانو راخوئے کے دور حکومت میں وزیر محنت رہنے والی فاطمہ بانیز اور اسپین کی ایوارڈ یافتہ موسیقار ماریسا مانچاڈو بھی شامل تھیں۔ مانچاڈو یونیورسٹی کے ایک پروگرام میں شرکت کے لیے سیویا جا رہی تھیں۔ حادثے میں رینفے ٹرین کے 36 سالہ ڈرائیور انتونیو ایسیڈو اور ان کے معاون ڈینیئل کابانا بھی ہلاک ہو گئے۔ نشریاتی ادارے کادینا سیر کے مطابق، ہلاک شدگان میں 24 سالہ لانگ جمپ کھلاڑی جولینا گائیکو بھی شامل تھیں۔ حادثے کے بعد بدھ سے 60 سے زائد ماہرین ٹولیڈو میں لاشوں کا پوسٹ مارٹم کرنے اور فنگر پرنٹس اور ڈی این اے کے ذریعے ہلاک شدگان کی شناخت کے عمل میں مصروف ہیں۔ یہ حادثہ بدھ کو صوبہ ٹولیڈو کے شہر اُرداکے قریب پیش آیا، جب رینفے کی ایک تیز رفتار ٹرین نے پٹری پر کھڑی ایریو ٹرین کے پچھلے حصے میں ٹکر ماردی۔ وزیر ٹرانسپورٹ آسکر پوینتے نے بتایا کہ خودکار ٹرین حفاظتی نظام میں خرابی کے باعث ٹرینیں رک گئی تھیں، جس کے بعد ایک کنٹرولر نے رینفے ٹرین کو معمول کی رفتار سے آگے بڑھنے کی اجازت دے دی تھی۔ وزیر اعظم پیڈرو سانچیز نے پیر کو ورلڈ ان پروگریس فورم سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حادثے کی وجوہات کا پتہ لگانے کے لیے آزاد تحقیقاتی اداروں اور عدالتوں کو تمام ضروری وسائل فراہم کیے جائیں گے۔ انہوں نے کہا اسپین کی حکومت کی حیثیت سے ہماری بنیادی ذمہ داری یہ ہے کہ تیز رفتار ریل نظام پر عوام کا مجروح اعتماد جلد از جلد بحال کیا جائے، خواہ اس کے لیے کچھ بھی کرنا پڑے۔

امریکی وسط مدتی انتخابات میں ایک دن باقی، حملوں کے درمیان ڈیموکریٹس عبدالسید کی حمایت میں متحد

واشنگٹن، 2 نومبر (یو این آئی) امریکہ میں وسط مدتی انتخابات میں صرف ایک دن باقی رہ گیا ہے اور ڈیموکریٹک و ریپبلکن رہنماؤں نے ووٹروں کو اپنی جانب راغب کرنے کے لیے انتخابی مہم تیز کر دی ہے۔ ڈیموکریٹس کو امید ہے کہ وہ کانگریس کے دونوں ایوانوں میں اکثریت حاصل کر لیں گے، جہاں اس وقت صدر ڈونالڈ ٹرمپ کی ریپبلکن پارٹی کا کنٹرول ہے۔ منگل کو ہونے والے انتخابات میں ایوان نمائندگان کی تمام 435 اور سینیٹ کی 100 میں سے 35 نشستوں پر ووٹنگ ہوگی۔ اس کے علاوہ امریکہ کی 50 میں سے 36 ریاستوں میں گورنروں کا بھی انتخاب کیا جائے گا۔ ایران کے خلاف امریکہ اور اسرائیل کی جنگ کے باعث مزید شدت اختیار کرنے والا مہنگائی اور اخراجاتِ زندگی کا بحران ان انتخابات کا ایک اہم موضوع بنا ہوا ہے۔ اتوار کو ایک اہم سیاسی پیش رفت کے دوران ڈیموکریٹک کانگریس کی رکن ہیلی اسٹیونز نے مشی گن میں اپنی ہی پارٹی کے امیدوار عبدالسید کے بجائے ریپبلکن سینیٹ امیدوار مائیک راجرز کی حمایت کا اعلان کر دیا۔ مشی گن امریکہ کے وسط مدتی انتخابات کی اہم ترین انتخابی ریاستوں میں شامل ہے۔ اسٹیونز اگست میں ہونے والے ڈیموکریٹک پارٹی کے سینیٹ پرائمری انتخابات میں عبدالسید سے ہار گئی تھیں۔ ان کا یہ اعلان عبدالسید کے ساتھ کئی ہفتوں سے جاری کشیدگی کے بعد سامنے آیا ہے۔ دونوں کے درمیان اسرائیل کے لیے امریکی حمایت کے معاملے پر اختلافات ہیں۔ عبدالسید اسرائیل کو فوجی امداد دینے کے مخالف ہیں اور ان کا الزام ہے کہ اسرائیلی وزیر اعظم بنجامن نیتن یاہو نے امریکہ کو ایران کے خلاف جنگ میں دھکیلا۔ دوسری جانب اسٹیونز نے غزہ میں اسرائیلی کارروائیوں پر تنقید کرنے پر عبدالسید پر یہود دشمنی کا الزام لگایا ہے۔ عبدالسید نے کہا کہ ان کے حریف مائیک راجرز کو ووٹ دینے کا مطلب ڈونالڈ ٹرمپ کو ووٹ دینا ہوگا۔ بتایا جاتا ہے کہ اسٹیونز کی جانب سے پارٹی سے ہٹ کر ریپبلکن امیدوار کی حمایت کے اعلان کے بعد عبد السید کی انتخابی مہم کے لیے چندہ دینے والوں کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔ ڈیموکریٹک پارٹی کے رہنماؤں نے بھی عبدالسید کی حمایت میں متحد ہو کر ان کے خلاف جاری حملوں کی مذمت کی ہے۔

اسرائیلی فوج کا 10 روزہ محاصرہ ختم، الخلیل سے انخلا

537 خاندان بے گھر، 3300 سے زائد فلسطینی متاثر، شہریوں کی واپسی شروع

الخلیل، 2 نومبر (یو این آئی) مقبوضہ مغربی کنارے کے جنوبی شہر الخلیل کے گورنر نے کہا ہے کہ اسرائیلی فوج نے 10 روزہ محاصرے کے بعد شہر سے انخلا کر لیا ہے، جس کے بعد بے گھر ہونے والے خاندان اپنے گھروں کو واپس لوٹ سکتے ہیں۔ گورنر خالد دودین نے پیر کو اعلان کیا کہ اسرائیلی فوج کے انخلا کے بعد فلسطینی سکیورٹی فورسز نے علاقے کا مکمل کنٹرول سنبھال لیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ متعلقہ حکام اور فلسطینی سکیورٹی فورسز زمینی صورت حال پر نظر رکھے ہوئے ہیں اور شہریوں کی محفوظ واپسی کے لیے ضروری انتظامات کر رہے ہیں۔ اسرائیلی فوج نے 23 اکتوبر کو شہر کے قریب فائرنگ کے ایک واقعے کے بعد الخلیل کا محاصرہ کر لیا تھا۔ اس حملے میں دو اسرائیلی فوجی ہلاک اور تین زخمی ہوئے تھے۔ اسرائیل نے اس واقعے کا الزام دو فلسطینیوں پر عائد کیا تھا، جنہیں بعد میں اسرائیلی فوج نے ہلاک کر دیا۔ الخلیل کے میئر یوسف الجعبری نے الجزیرہ کو بتایا کہ میونسپلٹی کو فوج کے انخلا کی باضابطہ اطلاع صبح چھ بجے ملی۔ ان کے مطابق، 10 روز میں پہلی مرتبہ بچے اسکولوں اور طلبہ جامعات کا رخ کر رہے ہیں۔ محاصرے کے دوران شہر کی پانچ جامعات بند کر دی گئی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ شہر میں مکمل ناکہ بندی تھی، کسی کو اندر آنے یا باہر جانے کی اجازت نہیں تھی اور معاشی، تعلیمی، صحت اور بلدیاتی سرگرمیاں مکمل طور پر معطل ہو گئی تھیں۔ الجزیرہ کے نمائندے محمد اطراش کے مطابق، اسرائیلی فوج کے انخلا کے چند ہی منٹ بعد بے گھر خاندانوں کو لے کر گاڑیاں شہر پہنچنے لگیں۔ واپسی پر شہری ایک دوسرے کو مبارک باد دیتے دکھائی دیے۔ ایک رہائشی عمارت، جسے اسرائیلی فوج نے فوجی چوکی کے طور پر استعمال کیا تھا، میں فرنیچر ٹوٹا ہوا، کمروں کا سامان بکھرا ہوا اور فوجیوں کا چھوڑا ہوا کھانا موجود تھا۔ عمارت کے مکینوں نے بتایا کہ اسرائیلی فوجیوں نے انہیں رات دو بجے گھروں سے نکلنے کا حکم دیا اور ادویات، موبائل فون اور ضروری دستاویزات جمع کرنے کے لیے محض پانچ منٹ دیے۔ انہیں بتایا گیا تھا کہ بے دخلی ایک سے تین دن تک رہے گی، لیکن یہ مدت بڑھ کر 10 دن ہو گئی۔ بعض واپس آنے والے شہریوں نے گھروں سے نقدی اور ذاتی سامان غائب ہونے کی شکایت بھی کی۔ فلسطینی خبر رساں ایجنسی وفا کے مطابق، فلسطینی سول ڈیفنس نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ وہ مشتبہ اشیا کو ہاتھ نہ لگائیں اور معائنے سے پہلے تباہ شدہ عمارتوں میں داخل نہ ہوں۔ اطراش کے مطابق، اسرائیلی فوج نے ابتدا میں کہا تھا کہ کارروائی کا مقصد اسرائیلی فوجیوں کے قتل کے ملزم دو فلسطینیوں کے گھروں کو نشانہ بنانا ہے، تاہم بعد میں اس کا دائرہ پورے الخلیل گورنریٹ تک پھیلا دیا گیا، جہاں تقریباً آٹھ لاکھ افراد آباد ہیں۔ فوج نے علاقے کی چیک پوسٹیں بند کر دیں اور الجلد اا اور عین دیر بہا کے علاقوں میں متعدد گھروں پر قبضہ کر کے انہیں فوجی چوکیوں میں تبدیل کر دیا۔ اس دوران 537 خاندانوں کو رات کے وقت گھروں سے نکلنا پڑا اور انہوں نے شہر کے دیگر علاقوں میں رشتہ داروں کے ہاں پناہ لی۔

وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے دیپوتسو کی تیاریوں کا جائزہ لیا

ایودھیا میں رام کتھا پارک، رام کی پیڑی اور آرتی گھاٹ کا معائنہ







وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے آج ایودھیا میں دیپوتسو 2026 کی تیاریوں سے متعلق مختلف کاموں کا موقع پر معائنہ کیا۔ انہوں نے افسران سے انتظامات کی معلومات حاصل کرتے ہوئے تقریب کو عظیم الشان، منظم اور محفوظ بنانے کی ہدایات دیں۔ وزیر اعلیٰ نے سب سے پہلے رام کتھا پارک میں دیپوتسو کے مقام پر پہنچ کر انتظامات، تعمیراتی کاموں اور تیاریوں کی صورت حال کا جائزہ لیا۔ انہوں نے افسران سے اب تک مکمل ہو چکے کاموں اور باقی ماندہ تیاریوں کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ انہوں نے کہا کہ تمام کام مقررہ وقت کے اندر مکمل کر لیے جائیں، تاکہ تقریب کے دوران کسی طرح کی بدنظمی نہ ہو۔ اس کے بعد وزیر اعلیٰ نے رام کی پیڑی پہنچ کر سرجو آرتی گھاٹ کا معائنہ کیا اور عقیدت مندوں کی سہولت اور تقریب سے متعلق انتظامات کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ انہوں نے رام کی پیڑی پر تیار کیے جا رہے سٹیج کا بھی جائزہ لیا۔ تعمیراتی کاموں پر عقیدت مندوں کو آمد و رفت، درشن اور دیگر پیش رفت کی معلومات حاصل کرتے ہوئے متعلقہ افسران کو ضروری ہدایات دیں۔ انہوں نے کہا کہ دیپوتسو میں بڑی تعداد میں عقیدت مندوں اور سیاحوں کی آمد کے امکان کے پیش نظر تمام انتظامات پہلے سے درست رکھے جائیں۔ وزیر اعلیٰ نے معائنے کے دوران افسران کو ہدایت دی کہ دیپوتسو سے متعلق تمام کام مقررہ وقت پر مکمل کیے جائیں۔ گھاٹوں، راستوں اور تقریب کے مقامات پر عقیدت مندوں کو آمد و رفت، درشن اور دیگر سہولتوں میں کسی طرح کی پریشانی نہیں ہونی چاہیے۔ انہوں نے انتظامات میں حال ہی میں قائم کیے گئے ٹریفک پارک کا بھی جائزہ لیا اور ہدایت دی کہ ٹریفک کی صورت حال پر مسلسل نظر رکھی جائے۔ انہوں نے کہا کہ ان کے علاقے میں کوئی بھی شخص بے گھر نہ رہے، اس کے لیے ہر ممکن کوشش کی جائے۔ وزیر اعلیٰ نے دیپوتسو 2026 کی تیاریوں کے سلسلے میں عوامی نمائندوں اور افسران کے ساتھ میٹنگ بھی کی۔ اس موقع پر وزیر زراعت سوریہ پرتاپ شاہی سمیت دیگر عوامی نمائندے اور حکومت و انتظامیہ کے سینئر افسران موجود تھے۔

آئی جی آر ایس پر غلط رپورٹ لگانے والوں کے خلاف سخت کارروائی کریں: یوگی

گورکھپور، 02 نومبر (یو این آئی) اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے گورکھپور میں مسلسل دوسرے دن پیر کی صبح گورکھ ناتھ مندر میں عوامی ملاقات کا اہتمام کیا۔ اس دوران انہوں نے لوگوں سے ملاقات کر کے ان کی شکایات سنیں اور انہیں یقین دلایا کہ ہر سنگ کا موثر حل یقینی بنایا جائے گا۔ عوامی ملاقات کے دوران کچھ لوگوں کی جانب سے آئی جی آر ایس (مربوط شکایات کے ازالے کا نظام) پورٹل پر غلط رپورٹ درج کیے جانے کی شکایت پیش کیے جانے پر وزیر اعلیٰ سخت ناراض ہو گئے۔ اس معاملے میں انہوں نے افسران کو ہدایت دی کہ آئی جی آر ایس پر غلط رپورٹ درج کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ ہر متاثر شخص کی شکایت پر حساسیت کے ساتھ توجہ دی جائے اور مقررہ وقت کے اندر شفاف طریقے سے اس کا ازالہ یقینی بنایا جائے۔ گورکھ ناتھ مندر احاطے میں منعقد ہ گورکھ ناتھ مندر میں ہی عوامی ملاقات کے بارے میں وزیر اعلیٰ نے ٹویٹ بھی کی۔ وزیر اعلیٰ نے ٹویٹ کیا کہ ’’گورکھ ناتھ مندر میں عوامی ملاقات کے دوران عوام کی جانب سے موصول ہونے والی شکایات کو ہر ممکن حد تک حل کرنے کی ہدایت دی گئی۔ ہر سنگ کا موثر حل یقینی بنایا جائے۔‘‘

2027 میں ایس پی حکومت بنی تو اعظم خان کو انصاف دلائیں گے: شیو پال

بی جے پی اور ای ڈی پر اعظم خان کو ہراساں کرنے کا الزام



اٹاوہ، 2 نومبر (یو این آئی) سماج وادی پارٹی (ایس پی) کے قومی جنرل سکریٹری شیو پال سنگھ یادو نے پیر کو کہا کہ سال 2027 میں اتر پردیش میں سماج وادی پارٹی کی حکومت بننے پر پارٹی کے سینئر رہنما اعظم خان کو انصاف دلایا جائے گا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ بی جے پی حکومت اور انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) مسلسل اعظم خان کو پریشان کر رہے ہیں اور ان کے خلاف جھوٹے مقدمات درج کیے گئے ہیں۔ سمرشید پال یادو نے الزام لگایا کہ بی جے پی سماج وادی پارٹی اور انڈیا اتحاد سے خوف زدہ ہے۔ بی جے پی حکومت جمہوریت اور آئین پر یقین نہیں رکھتی۔ یکجہتی چندنوں کی مہمان ہے اور جلد ہی اقتدار سے باہر ہو جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ سماج وادی پارٹی نے ریاست کے عوام کے لیے جو کام کیے ہیں، ان سے بی جے پی میں بے چینی ہے۔ اسی وجہ سے اپوزیشن رہنماؤں کے خلاف بے بنیاد بیانات دیے جا رہے ہیں۔ ناتب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ کے اس بیان پر کہ اکھلیش یادو وزیر اعلیٰ اور راہل گاندھی وزیر اعظم بنیں گے، شیو پال نے کہا کہ ان کی سوچ بہت چھوٹی ہے۔ کسی کے بارے میں اس طرح کی باتیں کرنا مناسب نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ کیشو موریہ ابھی تک نہ تو لوک سبھا پہنچ سکے اور نہ ہی اسمبلی۔ عوام نے انہیں 2 بار شکست دی ہے۔ اسی طرح کی وہ اس طرح کے بیانات دے رہے ہیں۔ سوامی پرساد موریہ کی جانب سے اکھلیش یادو کو پڈی× کہے جانے سے متعلق سوال پر شیو پال نے کہا کہ ان کی سوچ انتہائی گھٹیا ہے۔ آگے دیکھ لیجیے، انہیں کچھ حاصل ہونے والا نہیں ہے۔ وہیں، اوم پرکاش راج بھر کی جانب سے اکھلیش یادو اور راہل گاندھی پر کیے گئے تبصرے کے بارے میں پوچھے جانے پر انہوں نے کہا کہ وہ راج بھر کے بارے میں پہلے ہی بہت کچھ کہہ چکے ہیں۔ ان کی سوچ بھی چھوٹی ہے اور وہ چھوٹے ہی رہیں گے۔ اعظم خان کی گرفتاری کے سلسلے میں شیو پال نے کہا کہ ان کے خلاف جھوٹے مقدمات درج کیے گئے ہیں۔ عدالت سے ضمانت ملنے کے باوجود انہیں گھر نہیں جانے دیا گیا اور گھر کے دروازے پر ہی ای ڈی کے افسر پہنچ گئے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ حکومت اور ای ڈی مسلسل اعظم خان کو پریشان کر رہی ہیں۔ شیو پال نے کہا کہ اعظم خان نے چندہ جمع کر کے یونیورسٹی تعمیر کروائی تھی، لیکن حکومت ان کے خلاف جھوٹے الزامات لگا رہی ہے۔ اعظم خان سماج وادی پارٹی کے بڑے رہنما ہیں اور بی جے پی کو ڈر ہے کہ ان کے باہر آنے سے ریاست کی سیاست میں اس کی مشکلات بڑھ جائیں گی۔ انہوں نے کہا کہ اعظم خان کو انصاف ملنا چاہیے۔ بی جے پی کو اس بات کا خوف ہے کہ سماج وادی پارٹی اور انڈیا اتحاد کے مضبوط ہونے سے ریاست میں اس کی حکومت جا سکتی ہے۔

مدارس میں بدعنوانی کی جانچ ضروری، زبان میں شائستگی بھی رہے

اے آئی پی ایم ایم نے کی سلیم پرویز کے بیان کی مذمت

لکھنؤ۔ بہار مدرسہ بورڈ کے چیئرمین سلیم پرویز کے ایک مدرسے کے استاد سے متعلق بیان پر مختلف سطحوں پر بحث جاری ہے۔ کچھ لوگ ان کے بیان کی حمایت کر رہے ہیں، جبکہ بعض اسے علما کی توہین قرار دیتے ہوئے ان کے استعفے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ اس معاملے پر آل انڈیا پسماندہ مسلم محاذ (اے آئی پی ایم ایم) نے کہا ہے کہ مدارس میں بدعنوانی، بے ضابطگیوں، جعلی ساری اور اساتذہ کی جواب دہی تعلیمی نظام کے سنگین مسائل ہیں، تاہم زمرہ وار جعد بے پر فائر مخصوص کو اپنی بات رکھتے وقت زبان، لہجے اور شائستگی کا خیال رکھنا چاہیے۔ محاذ کے مطابق سلیم پرویز عوامی نمائندہ ہونے کے ساتھ مدرسہ بورڈ کے چیئرمین بھی ہیں، اس لیے ان سے توقع ہے کہ وہ دانش مندانہ، سنجیدہ اور متوازن انداز میں پیش کریں۔ داڑھی اور ٹوپی کو کسی کے غلط کاموں سے جوڑنا مناسب نہیں، کیونکہ جھوٹ اور بدعنوانی پر متقیہ مذہبی لباس کے بجائے متعلقہ شخص کے اعمال کی بنیاد پر ہونی چاہیے۔ ایمانداری اور کردار کا تعین ظاہری شناخت سے نہیں، بلکہ انسان کے فکر و عمل سے ہوتا ہے۔ محاذ نے یہ بھی کہا کہ ہر تنقید کا اصلاحی یا عزتی قرار دینا درست نہیں۔ اگر متعلقہ شخص عالم دین ہے تو اس سے بچوں کو معیاری تعلیم، بہتر کردار سازی اور روشن مستقبل فراہم کرنے کی توقع مزید بڑھ جاتی ہے۔ علما کا احترام ضروری ہے، لیکن کسی شخص یا ادارے کو جواب دہی سے بالاتر نہیں رکھا جا سکتا۔ مدارس کے بچوں کا مستقبل بھی سبھی فردکی عزت وشہرت سے زیادہ اہم ہے۔ محاذ کے مطابق مدارس میں دینی تعلیم کے ساتھ سائنس، ریاضی، انگریزی، کمپیوٹر اور تکنیکی تعلیم کو بھی فروغ دیا جانا چاہیے۔ حقیقی تعلیمی سرگرمیاں انجام دینے والے اداروں کی حوصلہ افزائی ہو، جبکہ جعل سازی، غیر قانونی تقرریوں اور مشتبہ تنخواہوں کی ادائیگی کی شکایات کی غیر جانبدارانہ جانچ کرائی جائے۔ محاذ نے کہا کہ سابقہ حکومتوں کے دور میں بھی بعض مدارس کی منظوری، الحاق اور سرکاری سہولتوں کے سلسلے میں بے ضابطگیوں کی شکایات سامنے آتی رہی ہیں۔ اگر کوئی مدرسہ صرف کاغذوں پر چل رہا ہے اور سرکاری تنخواہوں و سہولتوں سے فائدہ اٹھا رہا ہے تو قصورواروں کے خلاف ضابطے کے مطابق کارروائی ہونی چاہیے۔ یہ اقدام کسی جماعت یا برادری کے خلاف نہیں، بلکہ تعلیمی نظام کو شفاف اور جواب دہ بنانے کے لیے ہونا چاہیے۔ سرکاری رقم عوام کی امانت ہے اور اسے بچوں کی تعلیم پر خرچ کیا جانا چاہیے۔

ایرا یونیورسٹی کے کھیل مقابلے گنائٹ میں طلباء کی شاندار کارکردگی

مونیس نے 100 اور 200 میٹر دوڑ میں دو گولڈ میڈل جیتے



لکھنؤ۔ ایرا یونیورسٹی کے کھیل کے میدان پر یکروزہ منعقدہ کھیلوں کے مقابلے گنائٹ میں ایم پی ایس طلباء نے ٹریک اینڈ فیلڈ مقابلوں میں اپنی عمدہ کی صلاحیت کا شاندار مظاہرہ کیا۔ سب سے خاص کارکردگی مونیس کی رہی، جنہوں نے 100 اور 200 میٹر دوڑ میں پہلی پوزیشن حاصل کر کے دو گولڈ میڈل اپنے نام کیے۔ وہیں ریلے ریس میں بھی مونیس کی ٹیم بازی لے گئی۔ مقابلے میں چار ٹیموں کے کھلاڑیوں نے مختلف مقابلوں میں تمغوں کے لیے زور آزمائش کی۔ 100 میٹر دوڑ میں مونیس نے سب سے تیز دوڑ لگاتے ہوئے گولڈ میڈل جیتا۔ عاصف دوسرے اور عاقف تیسرے مقام پر رہے۔ 200 میٹر دوڑ میں بھی مونیس نے اپنی رفتار کا دم دکھایا۔ اس مقابلے میں سائل نے دوسرا اور عماد نے تیسرا مقام حاصل کیا۔ لڑکوں کی ریلے ریس میں مونیس، سرتاج، اکبر اور شعیب کی ٹیم نے پہلی پوزیشن حاصل کی۔ کس ریلے میں لڑکوں کی طرف سے مونیس اور سرتاج جبکہ لڑکیوں کی طرف سے رھیکا اور شیوانی کی جوڑی نے گولڈ میڈل جیتا۔ فیلڈ ایونٹ میں بھی کھلاڑیوں کے درمیان سخت مقابلہ دیکھنے کو ملا۔ جیلین تھرو (بھالا پھینک) کے مردوں کے نمرے میں شعیب نے پہلا، ظفر نے دوسرا اور ہارک نے تیسرا مقام حاصل کیا۔ خواتین کے زمرے میں شیوانی نے گولڈ میڈل جیتا، جبکہ علیشا دوسرے اور الکا شنا نے تیسرے نمبر پر رہیں۔ ڈسکس تھرو کے خواتین کے زمرے میں الوشنا نے پہلا، شیوانی نے دوسرا اور سمیہ نے تیسرا مقام حاصل کیا۔ مردوں کے زمرے میں مختار قادر نے ۳۴ میٹر کے دوسرے اور ارجن تیسرے مقام پر رہے۔ مقابلے کا افتتاح پرنسپل پروفیسر جمال مسعود اور پروفیسر ایم اے فریدی نے کیا۔ اس موقع پر ڈاکٹر تنویر بلال، ڈاکٹر ایس پی چیچ، ستوار اور ڈاکٹر شاہد موجود تھے۔ پروفیسر فریدی نے کہا کہ میڈیکل کی پڑھائی کے ساتھ کھیلوں میں حصہ لینا طلباء کی ہمہ جہت ترقی کے لیے ضروری ہے۔ وہیں پروفیسر جمال مسعود نے کھلاڑیوں کی کارکردگی کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ مقابلے کے لیے طلباء کی محنت میدان پر نظر آئی۔

قومی اتحاد کے دن پر ایس اے آئی کا 'سنڈیز آن سائیکل' پروگرام

این سی سی کیڈٹ سمیت 1500 شرکاء نے فٹنس سرگرمیوں میں حصہ لیا



لکھنؤ: سپورٹس اتھارٹی آف انڈیا (SAI) کے تحت جی سیاچن بیٹل سینٹر (NSRC) لکھنؤ کی جانب سے آوارہ کے روز قومی اتحاد کے دن (نیشنل یونٹی ڈے) کی تقسیم پر سنڈیز آن سائیکل پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ کالیدوڑ، سروتی نگر میں واقع سینٹر کی عمارت میں منعقدہ اس تقریب میں سینٹ ایم آر پی جی ایس کالج کے تقریباً 50 این سی سی (NCC) کیڈٹس اور حکام نے شرکت کی۔ بیٹل کیئر انجارج آتم پرکاش کی رہنمائی میں پروگرام کا آغاز زمبا وارم اپ کلاس سے ہوا۔ اس کے بعد شرکاء کے لیے فٹنس سرگرمیاں جیسے اسکیپنگ اور پش اپس منعقد کی گئیں۔ تقریب کا اہم کشش 5 کلومیٹر کی سائیکل ریلی تھی، جس میں این سی سی کیڈٹس، حکام اور مقامی فٹنس شائقین نے جوش وخروش سے حصہ لیا۔ اس پہل سے آتر پردیش اور اتراکھنڈ کے 100 کھیلو انڈیا مراکز کے تقریباً 500,1 شرکاء بھی ورچوئل فارمیٹ سے جڑے اور اپنے اپنے مراکز پر سائیکلنگ اور فٹنس سرگرمیوں میں حصہ لیا۔ اس موقع پر ایس اے آئی کے ڈائریکٹر (ٹیکنیکل) کرنل گورو سنگھ، اسسٹنٹ ڈائریکٹر تکنیش کمار اور پروین کماری ایم نے تقریب کی تعریف کی اور روزمرہ کی زندگی میں ورزش کو شامل کرنے کی ایک صحت مند اور فعال قوم کی تعمیر پر زور دیا۔

نئی تنظیمیں وجود میں آتی رہیں یہ اردو کی بقا کیلئے مثبت عمل ہے: معید رہبر

ادبی تنظیم دبستان اسد کے تحت افتتاحی شعری نشست کا انعقاد

لکھنؤ پریس ریلیز۔ جدید ادبی تنظیم دبستان اسد کے تحت افتتاحی شعری نشست کا انعقاد وزوم کی اسٹوڈیو گے وا الی گی۔ اس میں آباد لکھنؤ سے استاد شاعر معید رہبر لکھنوی کی صدارت میں ہوا۔ مہمان خصوصی کے طور پر معروف ادیب ابراہیم علی ڈیزائن نے شرکت کی نظامت کے فرائض ڈاکٹر شمیم فاروقی نے انجام دیے۔ تنظیم کے بانی وصدر اسد ندوی نے تمام حاضرین کا استقبال کیا درد فیض خان نے نعت پاک سے نشست کا آغاز کیا۔ صدر نشست معید رہبر لکھنوی نے کہا کہ اردو کی بقا اور ترقی کے لئے ضروری ہے پرانی تنظیموں کے ساتھ ہی نئی ادبی تنظیمیں بھی وجود میں آتی رہے اور ان کو سوچ کے ساتھ ادبی سفر کو آگے بڑھائیں یہ ہمارا ادبی فریضہ بھی ہے اور اردو زبان کا ہم پر حق بھی۔ پینہ دہ اشعار نذر قارئین ہیں۔

حالات ہم سے شہر کے یوں پوچھتے ہیں لوگ
جیسے ہم آدمی نہیں اخبار ہو گئے
معید رہبر لکھنوی

کسی دلیز پہ روشن نہی ہو پاتے
ہم چراغوں کے بدن میں کہیں پانی تو نہیں
ابراہیم علی ڈیزائن

شاید میں ترے بخت میں شامل ہی نہیں تھا
یا وصل مری زیست کا حاصل ہی نہیں تھا
مرحوم لکھنوی

بس اب زندگی فاقوں ہی ہوگی،
کسی نے کھا لیا لقمہ ہمارا!
جانی فیضان

سیلاب گنگ زباں پگلت صرف لاعلموں میں سب سے اہل
کوئی جو بتائش نہی ہے پوچھتے وہ بتا ئیں ہلال کیا ہے
تابش بارہ بنکوی

شرکاء میں محمد سہیل، محمد یاسین محمد ریحان محمد فیضان محمد ساحل وغیرہ شامل تھے۔

اولیو مشن کے زیر اہتمام ایجوکیشنل سمٹ 2.0 اور اعزازی تقریب

تعلیم، صحت اور سماجی خدمات سے وابستہ شخصیات کی شرکت ہوگی



لکھنؤ: شعبہ تعلیم میں بہترین کارکردگی کو فروغ دینے، ذہین طلباء کی حوصلہ افزائی کرنے اور سماجی خدمات سے وابستہ شخصیات کو ایک پلیٹ فارم پر لانے کے مقصد سے اولیو مشن' کے زیر اہتمام ۱۰ نومبر کو لکھنؤ کے یو پی نیگیٹا تاک اکادمی' میں ایجوکیشنل سمٹ 2.0 اور اعزازی تقریب' کا شاندار اہتمام کیا جا رہا ہے۔ دوپہر 2:00 بجے سے شام 5:00 بجے تک منعقد ہونے والے اس پروقار پروگرام میں تعلیم، صحت اور سماجی خدمات سے جڑی کئی اہم شخصیات شرکت کریں گی۔ تقریب میں بطور مہمان خصوصی حکومت ہند کے ریسرچ، ڈیزائن اینڈ اسٹینڈرڈز آرگنائزیشن (RDSO) کے ایڈیشنل ڈائریکٹر جنرل (ADG) جناب قاشی معراج احمد موجود رہیں گے، جبکہ معروف سماجی کارکن جناب اے کے چن اعزازی مہمان کے طور پر شرکت کریں گے۔ اس کے علاوہ یو پی ٹی سینٹرل وقف بورڈ کی ممبر و سماجی تاجر محترمہ سمیعہ احمد، سینئر صحافی محترمہ کلثوم ظلہ اور ایرا میڈیکل کالج کے پرنسپل ڈاکٹر ایم ایم فریدی بھی بطور خاص شرکت فرمائیں گے۔ مغرب بنگال کے مشہور 'ایامین مشن' کی تحریک سے قائم اولیو مشن' خاص طور پر طلباء کو میڈیکل (NEET-UG) جیسے مسابقتی امتحانات کے لیے مفت اور معیاری رہنمائی فراہم کر رہا ہے۔ تنظیمین نے بتایا کہ یہ سمٹ محض اعزاز دینے کا ذریعہ نہیں، بلکہ طلباء میں خود اعتمادی پیدا کرنے اور قومی تعمیر کے عزم کو مضبوط کرنے کی ایک موثر ذریعہ ہے۔ اولیو مشن نے تمام ماہرین تعلیم، سماجی کارکنان اور طلباء سے اس تقریب میں شرکت کی اپیل کی ہے۔

یوپی میں 68 وکیل ثالثوں کیلئے پانچ روزہ خصوصی تربیتی پروگرام شروع

لکھنؤ میں 40 گھنٹے کی تربیت، ثالثی سے تنازعات کے حل پر زور

لکھنؤ: 02 نومبر۔ الہ آباد ہائی کورٹ کے چیف جسٹس اور اتر پردیش اسٹیٹ لیگل سروسز اتھارٹی کے سرپرست اعلیٰ جسٹس ارون کمار مشرا اور الہ آباد ہائی کورٹ کے سینئر جسٹس اور ریاستی ثالثی خدمات اتھارٹی کے ایگزیکٹو چیئرمین جسٹس ارندم سنہا کی قائل ثالثی میں پیر کو 40 گھنٹے کا خصوصی ثالثی تربیتی پروگرام شروع کیا گیا۔ اتر پردیش اسٹیٹ لیگل سروسز اتھارٹی لکھنؤ کے زیر اہتمام یہ پانچ روزہ تربیتی پروگرام 2 سے 6 نومبر 2026 تک جوڈیشل ٹریننگ اینڈ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ (JTRI) گومتی نگر، لکھنؤ میں منعقد کیا جا رہا ہے۔ ریاست بھر کی مختلف ضلعی عدالتوں میں کام کرنے والے ایڈیشنل چیف جوڈیشل مجسٹریٹ رینک کے 68 منتخب وکلاء کو اس تربیت کے ذریعے ثالثی کا باضابطہ تربیافتہ ثالث (MCPC) کے ذریعے طے شدہ معیار پر کھرا اترنے کے بعد وزیر اعلیٰ کے ایگزیکٹو چیئرمین جسٹس ارندم سنہا کی قائل ثالثی میں پیر کو 40 گھنٹے کا خصوصی ثالثی تربیتی پروگرام شروع کیا گیا۔ اتر پردیش اسٹیٹ لیگل سروسز اتھارٹی لکھنؤ کے زیر اہتمام یہ پانچ روزہ تربیتی پروگرام 2 سے 6 نومبر 2026 تک جوڈیشل ٹریننگ اینڈ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ (JTRI) گومتی نگر، لکھنؤ میں منعقد کیا جا رہا ہے۔ ریاست بھر کی مختلف ضلعی عدالتوں میں کام کرنے والے ایڈیشنل چیف جوڈیشل مجسٹریٹ رینک کے 68 منتخب وکلاء کو اس تربیت کے ذریعے ثالثی کا باضابطہ تربیافتہ ثالث (MCPC) کے ذریعہ طے شدہ معیار پر کھرا اترنے کے بعد وزیر اعلیٰ کے ایگزیکٹو چیئرمین جسٹس ارندم سنہا کی قائل ثالثی میں پیر کو 40 گھنٹے کا خصوصی ثالثی تربیتی پروگرام شروع کیا گیا۔ اتر پردیش اسٹیٹ لیگل سروسز اتھارٹی لکھنؤ کے زیر اہتمام یہ پانچ روزہ تربیتی پروگرام 2 سے 6 نومبر 2026 تک جوڈیشل ٹریننگ اینڈ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ (JTRI) گومتی نگر، لکھنؤ میں منعقد کیا جا رہا ہے۔ ریاست بھر کی مختلف

آئی سی سی ایم آر ٹی میں ڈیجیٹل لائبریری، جم اور کانفرنس ہال کا افتتاح

150 کلوگرام صلاحیت والے ڈرون پائلٹ تربیتی پروگرام کا بھی آغاز

لکھنؤ: 02 نومبر۔ انسٹی ٹیوٹ آف آپریشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ (ICCMRT) لکھنؤ میں پیر کو منعقدہ ایک خصوصی تقریب میں کوآپریٹو ڈویژن جناب جے پی ایس راٹھور نے طلباء کی تعلیمی اور ہم نصر ترقی کے لیے آئی ٹی کلاز اور تربیت کے لیے ڈیجیٹل لائبریری، ایک جدید ترین جم اور ایک ڈیجیٹل کانفرنس ہال کا افتتاح کیا۔ اس کے ساتھ انہوں نے 150 کلوگرام سے زیادہ صلاحیت کے ساتھ دو میادنے درجے کے ڈرون پائلٹ کی تربیت کا باقاعدہ آغاز بھی کیا، جسے حکومت ہند کے ڈائریکٹریٹ جنرل آف سول ایوی ایشن (DGCA) نے منظور کیا ہے۔ اس موقع پر کوآپریٹو منسٹر نے ICCMRT سے تربیت یافتہ M-PACS سے وابستہ خواتین کو ڈرون پائلٹ ٹریننگ سرٹیفکیٹ دے کر ان کی حوصلہ افزائی کی۔

تقریب میں طلباء سے خطاب کرتے ہوئے کوآپریٹو منسٹر نے پی ایس راٹھور نے کہا کہ جدید دور ٹیکنالوجی اور اختراعات کا ہے، اس لیے طلباء کو وقت کے ساتھ آگے بڑھنے کے لیے مصنوعی ذہانت (AI) اور ڈیجیٹل ٹولز میں مہارت حاصل کرنی چاہیے۔ انہوں نے طلباء پر زور دیا کہ وہ تکنیکی علم کے ساتھ ساتھ عملی فہم، فوری اور درست فیصلے کرنے کی صلاحیت اور مثبت ذہنیت پیدا کریں۔ کوآپریٹو منسٹر نے کہا کہ ٹیکنالوجی جتنی قائد منہ ہے، اس کا غلط استعمال بھی اتنا ہی نقصان دہ ہو سکتا ہے۔ لہذا، AI اور ڈیجیٹل وسائل کو ہم کی تعمیر اور سماجی بہبود کے لیے مثبت طور پر استعمال کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے طلباء کی حوصلہ افزائی کی کہ وہ کریڈٹ کی فکر کیے بغیر معاشرے اور قوم کی ترقی میں بہ اوٹ کردار ادا کریں۔ ڈرون ٹریننگ پروگرام کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے انہوں نے کہا کہ آئی سی ایم آر ٹی نے پہلے ہی 747 خواتین کو ڈرون پائلٹ کی تربیت 25 کلوگرام تک کی تربیت دی ہے۔

معیزو کی پاکستان سے قربت: ہندوستان کے لیے اسٹریٹجک چیلنج

اسد مرزا



محمد معیزو کا پاکستان کا تاریخی دورہ بحرِ ہند میں ایک اسٹریٹجک از سرِ نو صف بندی کی علامت ہے۔ 20 سکیورٹی معاہدوں پر دستخط کر کے اور اسلام آباد کے ساتھ مل کر سارک کے احیا کی اپیل کر کے مالے نے علاقائی استحکام کو خطرے میں ڈال دیا ہے اور ہندوستان کے اہم سکیورٹی مفادات کو کمزور کیا ہے، حالانکہ نئی دہلی نے مالدیپ کی مشکل گھڑی میں اس کی بھرپور مالی مدد کی تھی۔ گزشتہ ہفتے محمد معیزو نے پاکستان کا دورہ کیا، جو 11 سال میں کسی مالدیپی صدر کا پہلا دورہ ہے۔ اس دورے کے دوران انہوں نے دفاع، سمندری سلامتی، سائبر سکیورٹی، مصنوعی ذہانت اور انٹیلی جنس شیئرنگ پر مشتمل 20 معاہدوں پر دستخط کیے، جس سے نئی دہلی میں تشویش پیدا ہوئی۔

مالدیپ کے صدر نے ان معاہدوں پر دستخط کو تعاون کے ایک نئے دور کے آغاز کا موقع قرار دیا، جبکہ ان کے دفتر نے تصدیق کی کہ دونوں ممالک کے درمیان دفاع اور سلامتی، تربیت اور استعداد کار میں اضافہ ترجیحات میں شامل تھے۔

معیزو کا ہندوستان مخالف رجحان

یہ مالدیپ اور پاکستان کے درمیان بڑھتے ہوئے تعلقات کی نشاندہی کرتا ہے۔ لیکن نئی دہلی کو جس چیز نے حیران کیا ہے وہ اسلام پسند رجحان رکھنے والے معیزو کی ہندوستان مخالف حکمتِ عملی کا دوبارہ آغاز ہے۔ ہندوستان کے مغربی ساحل سے محض 70 ناٹیکل میل کے فاصلے پر واقع مالے نے جنوری 2024 میں چینی تحقیقی جہاز ژیانگ یانگ ہونگ 03 کو مالدیپ کے پانیوں میں داخل ہونے کی اجازت دی۔

اس سے پہلے معیزو حکومت نے چین کے ساتھ دفاعی معاہدے، انفراسٹرکچر کے سودے اور آزاد تجارتی معاہدہ (FTA) کیا تھا۔ اس کے باوجود ہندوستان نے مالدیپ کے ساتھ سفارتی روابط کو ترجیح دی۔ جون 2024 میں معیزو کو نریندر مودی حکومت کی تیسری مدت کی حلف برداری کی تقریب میں شرکت کی دعوت دی گئی۔

چار ماہ بعد انہوں نے ہندوستان کا پہلا سرکاری دورہ کیا اور ریزرو بینک آف انڈیا اور مالدیپ مانیٹری اتھارٹی کے درمیان 40 کروڑ امریکی ڈالر اور 357 کروڑ (ہندوستانی روپے) کے کرنسی سواپ معاہدے کی تقریب کی صدارت کی۔ 2024 کے اوائل میں ہندوستان نے مالدیپ کو 2 کروڑ 90 لاکھ ڈالر سے زائد کے قرض کی پیشکش بھی کی تھی۔ اسی سال ہندوستان نے مالدیپ کے 5 کروڑ ڈالر کے قرض کی مدت میں توسیع پر رضامندی ظاہر کی، جب معیزو حکومت نے نئی دہلی سے بجٹ سپورٹ حاصل کرنے کے لیے خصوصی درخواست کی تھی۔ پھر اس سال 27 اگست کو ہندوستان کی پشت پناہی سے مالدیپ کے لیے 50.658 کروڑ ڈالر کی لائن آف کریڈٹ نافذ العمل ہو گئی۔ اس کے علاوہ ہندوستان نے سرکاری سکیورٹیز میں سرمایہ کاری کے ذریعے بھی مالدیپ کی مالی مدد کی ہے۔ اس نے 25 کروڑ ڈالر اور 10 کروڑ ڈالر مالیت کے دو طویل مدتی ٹریژری بانڈز خریدے۔ معیزو، جنہوں نے "انڈیا آؤٹ" کے نعرے پر مالدیپ کا صدارتی انتخاب جیتا تھا اور ہندوستانی فوجی تکنیکی عملے کے مکمل انخلا کا مطالبہ کیا تھا، نے اپنے ہندوستان مخالف موقف میں نرمی کا مظاہرہ کر کے نئی دہلی سے یہ قرضے، سواپ معاہدے اور سرمایہ کاری حاصل کی تھی۔

بحرِ ہند میں معیزو کا کھیل

تاہم ہندوستان سے ان کی بیزاری اور ان کا مضبوط اسلامی رجحان مکمل طور پر ختم نہیں ہوا۔ یہ بات پاکستان کے دورے کے دوران کھل کر سامنے آگئی۔ نئی دہلی کی ناراضی کے باوجود مالدیپ کے صدر نے پاکستان کے ساتھ انٹیلی جنس شیئرنگ اور قریبی دفاعی تعاون کا معاہدہ کیا، جو واضح اشارہ ہے کہ مالے، اسلام آباد کی مدد سے بحرِ ہند میں ہندوستان مخالف منصوبے بنانا چاہتا ہے تاکہ خطے میں ہندوستان کے سکیورٹی مفادات کو پیچیدہ بنایا جا سکے۔ ہندوستان پہلے ہی پاکستان کی بحریہ کی جدید کاری میں چین کی معاونت پر فکر مند ہے، جس میں چین فریگیٹس، آبدوزیں، طیارے اور بغیر پائلٹ کے نظام فراہم کر رہا ہے۔ چین نے گوادر بندرگاہ کی تعمیر میں بھی پاکستان کی مدد کی ہے۔ بحیرۂ عرب میں اسٹریٹجک مقام پر واقع گوادر بندرگاہ چین اور پاکستان کو بحرِ ہند میں سمندری ٹریفک کی نگرانی کے لیے ایک ممکنہ نقطۂ نظر فراہم کرتی ہے۔

اس پس منظر میں ماہرین مالدیپ-پاکستان دفاعی تعاون کو ہندوستان کے لیے باعثِ تشویش سمجھتے ہیں، کیونکہ اس بات کا امکان ہے کہ یہ اسٹریٹجک لحاظ سے اہم مقام پر واقع اس جزیرہ نما ملک تک پاکستان کی زیادہ رسائی کو آسان بنا دے گا۔ چونکہ مالدیپ بحرِ ہند کی اہم بحری گزرگاہوں کے قریب واقع ہے، اس لیے پاکستان کے ساتھ قریبی سکیورٹی تعاون ہندوستان کی سمندری نگرانی اور علاقائی سلامتی کے حسابات کو پیچیدہ بنا سکتا ہے، خاص طور پر اگر اس میں ہندوستانی بحریہ کی نقل و حرکت سے متعلق انٹیلی جنس کا تبادلہ شامل ہو۔

درحقیقت نئی دہلی کی تشویش صرف مالدیپ اور پاکستان کے دوطرفہ تعلقات کے پھیلاؤ سے نہیں، بلکہ اس امکان سے ہے کہ ایسا تعاون رفتہ رفتہ وسیع تر اسٹریٹجک اور فوجی جہت اختیار کر لے۔ اگر اسلام آباد مالے کے ساتھ اپنے بڑھتے ہوئے روابط کو سمندری انٹیلی جنس نیٹ ورک کے پھیلاؤ یا وسطی بحرِ ہند میں زیادہ سکیورٹی موجودگی قائم کرنے کے لیے استعمال کرتا ہے، تو ہندوستان کو اپنی سمندری رسائی کے تحفظ اور خطے میں پیش رفت کی نگرانی میں مزید چیلنجز کا سامنا ہو سکتا ہے۔

یہ خدشات اس وقت مزید اہمیت اختیار کر لیتے ہیں جب انہیں چین کی پاکستان کے ساتھ اسٹریٹجک شراکت داری اور گوادر بندرگاہ کی تعمیر میں اس کے کردار کے تناظر میں دیکھا جائے، جس کی تجارتی اور فوجی دونوں سرگرمیوں کے لیے دوہری اہمیت ہے۔

ہندوستان کو نیچا دکھانے کی کوشش

بہرحال دفاع سے ہٹ کر، ہندوستان میں بے چینی کی ایک اور وجہ یہ ہے کہ مالدیپ بھی بنگلہ دیش کی راہ پر چلتے ہوئے سارک کے احیا کی وکالت کر رہا ہے۔ پاکستانی وزیرِ اعظم شہباز شریف کے ساتھ مشترکہ پریس کانفرنس کے دوران معیزو نے کہا کہ ان کا ملک سارک کی قدر پر پختہ یقین رکھتا ہے اور اجتماعی کارروائی کے ذریعے مشترکہ چیلنجز سے نمٹنے کے لیے خطے کی بے پناہ صلاحیت پر ایمان رکھتا ہے۔

مالدیپ کے صدر نے یہ بات یہ جانتے ہوئے بھی کہی کہ 2016 کے بعد سے سات ممالک کی یہ علاقائی تنظیم کیوں اجلاس منعقد نہیں کر سکی۔ تین ماہ قبل جب انہوں نے مالدیپ کے یومِ آزادی کے ایک اجتماع میں کہا تھا کہ اختلافات بات چیت کے ذریعے حل ہونے چاہییں اور سارک ارکان کو علاقائی امن و تعاون کے مفاد میں مذاکرات کی میز پر واپس آنا چاہیے، تو نئی دہلی نے دوٹوک انداز میں کہا تھا کہ جنوبی ایشیا میں ہر کوئی جانتا ہے کہ سارک کو مفلوج کرنے کا ذمہ دار کون سا ملک اور کون سی سرگرمیاں ہیں۔ نئی دہلی کا موقف یہ ہے کہ جب تک پاکستان سرحد پار دہشت گردی بند نہیں کرتا، وہ سارک کے احیا کی حوصلہ افزائی نہیں کرے گا۔ 18 ستمبر 2016 کو جموں و کشمیر کے علاقے اوڑی میں ہندوستانی فوج کے بریگیڈ ہیڈ کوارٹر پر پاکستان کے حمایت یافتہ دہشت گردوں کے حملے کے بعد ہندوستان نے 9-10 نومبر 2016 کو اسلام آباد میں مجوزہ 19 ویں سارک سربراہی اجلاس کا بائیکاٹ کیا۔ اس کے بعد افغانستان، بھوٹان، بنگلہ دیش اور نیپال نے بھی پاکستان میں ہونے والے سارک اجلاس میں شرکت سے معذوری ظاہر کی۔

چونکہ زمینی صورتِ حال جوں کی توں ہے اور پاکستان، ہندوستان کے خلاف دہشت گردی کی پشت پناہی جاری رکھے ہوئے ہے، اس لیے نئی دہلی نے سارک کے سربراہی سطح کے اجلاس کی بحالی کے کسی بھی مطالبے میں شامل ہونے سے انکار کر دیا ہے۔ ہندوستان کا موقف ہے کہ سارک کے احیا کی ذمہ داری پاکستان پر عائد ہوتی ہے اور رکن ممالک کو یہ تسلیم کرنا چاہیے کہ جب تک اسلام آباد دہشت گردی کو روکنے کے لیے قابلِ اعتبار اقدامات نہیں کرتا، نہ علاقائی امن ممکن ہوگا اور نہ سارک کا احیا۔ لہٰذا امکان ہے کہ ہندوستان سارک سربراہی اجلاسوں کا بائیکاٹ جاری رکھے گا۔ اگرچہ مالدیپ کو اپنی شراکت داریوں میں تنوع لانے کا حق حاصل ہے، لیکن کوئی بھی دفاعی یا انٹیلی جنس تعاون جو بحرِ ہند میں پاکستان کی موجودگی کو مضبوط کرے، ہندوستان کی سمندری سلامتی کو کمزور کر سکتا ہے۔ اس لیے نئی دہلی کو چاہیے کہ وہ اپنے علاقائی مفادات کے تحفظ کے لیے سفارتی روابط اور معاشی امداد کو مضبوط بحری شراکت داریوں کے ساتھ متوازن کرے۔ سارک کا احیا اور علاقائی استحکام اس وقت تک دور کی بات رہیں گے جب تک پاکستان سرحد پار دہشت گردی کے خاتمے کے لیے قابلِ اعتبار اقدامات نہیں کرتا۔☆

کیا ڈاٹا سیکورٹی ایکٹ صحافت کا گلا گھونٹ دے گا؟

ہندوستان کے سب سے بڑے میڈیا گھرانوں کا ایک ساتھ عدالت پہنچنا غیر معمولی ہے۔ پریس کی آزادی کی لڑائی میں یہ ادارے شاذ و نادر ہی اتحادی رہے ہیں۔ ایسے میں انکا ایک ساتھ آنا بتاتا ہے کہ مسئلہ کتنا سنگین ہے

ہرجندر

منگل، 27 اکتوبر کو سپریم کورٹ نے 21 خبر رساں اداروں کی عرضی پر مرکزی حکومت کو نوٹس جاری کیا۔ عرضی گزاروں میں مکیش امبانی اور گوتم اڈانی کی ملکیت والی کمپنیاں بھی شامل ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ڈیجیٹل پرسنل ڈاٹا پروٹیکشن (ڈی پی ڈی پی) قانون اور اس کے ضوابط 'صحافت کو مفلوج' کر دیں گے۔ ڈیجیٹل نیوز پبلشرز ایسوسی ایشن کی وکیل سینئر ایڈووکیٹ مادھوی دیوان نے مسئلے کو سیدھے الفاظ میں پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ "اگر مجھے اشاعت کے لیے کسی کی مرضی پر انحصار کرنا پڑے کہ وہ رضامندی دے گا یا نہیں، تو خبریں کیسے رپورٹ کی جائیں گی؟" ہندوستان کے سب سے بڑے میڈیا گھرانوں کا ایک ساتھ عدالت پہنچنا غیر معمولی بات ہے۔ پریس کی آزادی کی لڑائی میں یہ ادارے شاذ و نادر ہی فطری اتحادی رہے ہیں۔ ایسے میں ان کا ایک ساتھ آنا بتاتا ہے کہ مسئلہ کتنا سنگین ہے۔ سب سے پہلے قانون کی بنیادی ساخت کو سمجھئے۔ یہ قانون نجی ڈاٹا کا استعمال کرنے والے کسی بھی شخص یا ادارے کے لیے متعلقہ فرد کی رضامندی حاصل کرنا لازمی قرار دیتا ہے۔ لیکن صحافت کا کام ہی ایسی معلومات سامنے لانا ہے جنہیں کوئی چھپانا چاہتا ہے۔ کسی وزیر نے کبھی اپنی غیر اعلانیہ جائیداد کے بارے میں خبر شائع کرنے کی رضامندی نہیں دی۔ کسی ٹھیکیدار نے بے ضابطگیوں والے ٹینڈر پر رپورٹ شائع کرنے کی منظوری نہیں دی۔

یورپی یونین کے جنرل ڈاٹا پروٹیکشن ریگولیشن میں صحافتی کام کے لیے خصوصی چھوٹ کا انتظام ہے۔ ہندوستانی قانون میں ایسی کوئی چھوٹ نہیں ہے۔ کسی شخص کے بارے میں معلومات جمع کرنے اور اسے شائع کرنے والے صحافی کو 'ڈاٹا فیڈوشری' یعنی ڈاٹا کے تحفظ اور استعمال کے لیے ذمہ دار فریق قرار دیا جا سکتا ہے۔ اسے ایسے ڈاٹا پروٹیکشن بورڈ کے سامنے جواب دہ ہونا پڑ سکتا ہے جو حکومت سے آزاد نہیں ہے۔ اس قانون کے تحت 250 کروڑ روپے تک کا جرمانہ لگایا جا سکتا ہے۔ وکیل اور سماجی کارکن پرشانت بھوشن کے مطابق، اگرچہ یہ قانون خاص طور پر صحافیوں کو نشانہ بنانے کے لیے نہیں بنایا گیا ہو، لیکن اس کی وسیع اور مبہم زبان اسے ایسا کرنے کا ممکنہ ہتھیار بنا دیتی ہے۔ ضرورت پڑنے پر اس کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔ یہ طے کون کرے گا کہ ایسی ضرورت کب پیدا ہوئی؟ اس کا اندازہ لگانا مشکل نہیں ہے۔ کسی قانون کا جائزہ اس کے بنانے والوں کی منشا سے نہیں لیا جاتا۔ یہ دیکھا جاتا ہے کہ قانون نافذ کرنے والوں کو اس سے کیا کرنے کی طاقت ملتی ہے۔ ایسا مبہم قانون، جس کے دائرے میں کوئی بھی آ سکتا ہو، حکومت کو اپنے نشانے منتخب کرنے کا اختیار دیتا ہے۔ کسی خبر کو روکنے کے لیے ہمیشہ پابندی عائد کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ایک نوٹس، ضوابط کی پابندی کا دباؤ یا جرمانے کی دھمکی ہی کسی ایڈیٹر کو خبر شائع کرنے سے پہلے دو بار سوچنے پر مجبور کر سکتی ہے۔ اس قانون کا اثر صرف نیوز روم تک محدود نہیں رہے گا۔ تحقیقاتی صحافت اکثر حق اطلاعات (آر ٹی آئی) قانون کے تحت حاصل کیے گئے دستاویزات پر منحصر ہوتی ہے۔ ڈی پی ڈی پی قانون نے آر ٹی آئی کی دفعہ (1)8 میں بھی تبدیلی کی ہے۔ یہ دفعہ نجی معلومات سے متعلق ہے۔ اب ایسی معلومات دینے سے بھی رازداری کے نام پر انکار کیا جا سکتا ہے، جن کی پہلے عوامی سطح پر جانچ پڑتال کی جا سکتی تھی۔ ان میں کسی سرکاری افسر کی تعلیمی قابلیت یا سرکاری ٹھیکے سے متعلق معلومات شامل ہیں۔ سماجی کارکن ارونا رائے کے الفاظ میں، یہ ایک بالواسطہ حملہ ہے۔ ایسے حملے کئی بار براہ راست حملوں سے زیادہ خطرناک ہوتے ہیں۔ دو ایسے حقوق، جنہیں ایک دوسرے کو مضبوط کرنا چاہیے، اب ایک دوسرے کے سامنے لا کھڑا کیا گیا ہے۔ اگر حکومت ڈاٹا رکھنے والے اداروں سے 'کوئی بھی معلومات' مانگ سکتی ہے اور اس سے متاثرہ لوگوں کو اس کی اطلاع دینا ضروری نہیں ہے، تو صحافیوں کے ذرائع کی رازداری بھی خطرے میں پڑ جاتی ہے۔ اس حق کے استعمال میں حکومت کی من مانی کا خدشہ بھی برقرار رہتا ہے۔

کوئی ذریعہ صحافی سے اعتماد کی بنیاد پر بات کرتا ہے۔ اعتماد ٹوٹنے پر راز افشا کرنے والا شخص خاموش ہو جاتا ہے۔ پریس کی آزادی صرف چھاپوں اور دھمکیوں سے ختم نہیں ہوتی۔ یہ خاموشی سے بھی ختم ہوتی ہے، جب انتہائی اہم معلومات رکھنے والے لوگ اپنی حفاظت کے خوف سے کچھ بھی بتانے سے پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ یہاں صحافت کی ایک نئی جماعت کا سوال بھی ہے۔ یہ شہری صحافی، یعنی سٹیزن جرنلسٹ ہیں۔ خبر رساں اداروں کی جانب سے پیش ہونے والی وکیل نے احتیاط سے کہا کہ ان کے موکل 'روایتی میڈیا ادارے' ہیں۔ انہوں نے یہ بھی اضافہ کیا کہ "شہری صحافیوں کو لے کر کچھ بحث ہوئی ہے۔" یہ بحث اہم ہے۔ قانون کے مطابق اگر کوئی صحافی کسی شخص کے بارے میں معلومات جمع کرتا ہے اور انہیں شائع کرتا ہے، تو اسے اس شخص کی رضامندی حاصل کرنی ہوگی۔ دہلی کی صحافی پرگیہ سنگھ اس شرط کو ناقابلِ عمل مانتی ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ "میں باقاعدگی سے لوگوں کے انٹرویو کرتی ہوں اور موقع پر جا کر معلومات جمع کرتی ہوں۔ یہ امید غیر حقیقت پسندانہ ہے کہ میں ہر گفتگو سے پہلے رضامندی کا خط لے کر چلوں اور اس پر لوگوں کے دستخط کرواؤں۔" ہندوستان میں آزادانہ طور پر کام کرنے والے یوٹیوبرز، بلاگ لکھنے والوں، پوڈ کاسٹرز اور ایکس پر حقائق کی جانچ کرنے والے صحافیوں کے پاس نہ قانونی شعبہ ہے، نہ بیمہ اور نہ ہی امبانی جیسی بڑی مالی طاقت۔ وہ ایسے کئی کام بھی کرتے ہیں جنہیں کرنے سے بڑے میڈیا ادارے اکثر ہچکچاتے ہیں۔

اگر تعمیل کے لیے پوری ٹیم رکھنے والی کمپنی کو یہ قانون ناقابلِ عمل لگتا ہے، تو موبائل فون لے کر کام کرنے والا تنہا صحافی اس پر عمل کرنے کی کوشش بھی نہیں کرے گا۔ خدشہ یہی ہے کہ وہ اپنا کام ہی بند کر دے گا۔ ایسا قانون، جس کا مقابلہ صرف امیر لوگ کر سکیں، صحافت کو امیروں کا کھیل بنا سکتا ہے۔ حکومت کا رویہ اس تشویش کو مزید گہرا کرتا ہے۔ نجی اداروں کے لیے معلومات دینے اور رضامندی حاصل کرنے کی شرائط سخت ہیں۔ دوسری طرف، 'ریاست کی سلامتی' جیسے مقاصد کے لیے حکومت کو وسیع چھوٹ حاصل ہے۔ جب نگرانی کے دائرے میں آنے والوں کے لیے ضوابط سخت ہوں اور نگرانی کرنے والوں کے لیے نرم، تو اسے 'رازداری کا تحفظ' نہیں کہا جا سکتا۔ یہ اقتدار کے غیر مساوی توازن کا معاملہ ہے۔ اس کا مطلب ہرگز نہیں کہ ڈاٹا کا تحفظ ضروری نہیں ہے۔ ہندوستانی شہریوں کو ڈاٹا لیک ہونے، ان کی سرگرمیوں کی پروفائلنگ اور نجی معلومات کی من مانی فروخت سے بچانے کی ضرورت ہے۔ لیکن ایک اچھا رازداری کا قانون طاقتور لوگوں سے عام شہریوں کی حفاظت کرتا ہے۔ اسے طاقتور لوگوں کے لیے عوام سے سچ چھپانے کا ہتھیار نہیں بننا چاہیے۔ اس کا حل مشکل نہیں ہے۔ صحافت کے لیے واضح اور مؤثر چھوٹ ہونی چاہیے۔ یہ چھوٹ بڑے میڈیا اداروں کے ساتھ ساتھ آزاد صحافیوں اور شہری صحافیوں کو بھی ملنی چاہیے۔ صحافیوں کے ذرائع کی رازداری کا تحفظ کیا جانا چاہیے۔ سپریم کورٹ نے اس معاملے کی اگلی سماعت 17 نومبر کو مقرر کی ہے۔ جمہوریت رازداری اور پریس کی آزادی، دونوں کا تحفظ کر سکتی ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا وہ ایسا کرے گی؟☆

عقل کے اندھوں کا فرمان!

ابھے شکلا

گیانیش کمار اور ان کی مشتبہ حرکتوں کے دفاع میں 124 سابق نوکرشاہوں کی جانب سے جاری کردہ کھلا خط پڑھ کر مجھے مورس سوئٹزر کا وہ مشہور خیال یاد آ گیا کہ "خاموش رہ کر احمق سمجھا جانا اس سے کہیں بہتر ہے کہ آپ منہ کھولیں اور باقی ماندہ شبہات کو بھی دور کر دیں۔" حالانکہ اس خط سے مجھے کوئی خاص حیرت نہیں ہوئی، کیونکہ میرے اپنے واٹس ایپ گروپس میں ایسے نوکرشاہوں کی اچھی خاصی تعداد ہے، جو اندر سے مودی جی کے قبیلے کے ہی حامی ہیں۔ مجھے جس بات نے واقعی حیران کیا، وہ یہ تھی کہ کم از کم اس بار انہوں نے منہ کھولنے کی زحمت تو اٹھائی۔ مانا کہ وہ تاریخ کے غلط خیمے میں کھڑے ہو کر بولے، لیکن اپنے بلوں سے باہر تو نکلے! ایسے لوگ عام طور پر پس منظر کے محفوظ حصار میں دبکے رہنے اور دونوں طرف اپنی گوٹیاں بٹھائے رکھنے کے عادی ہوتے ہیں۔ وہ کبھی بہتی کشتی کو نہیں ہلاتے، کبھی کوئی واضح موقف اختیار نہیں کرتے، ہمیشہ طلوع ہوتے سورج کی پوجا کرتے ہیں اور انہیں خوب معلوم ہوتا ہے کہ ان کی روٹی پر گھی کس طرف سے لگایا گیا ہے۔ مجھے پختہ شبہ ہے کہ مودی جی کے شاطر مشیروں نے ہی انہیں اس پر رضامندی ظاہر کرنے کے لیے تیار کیا ہوگا۔ کچھ رعایتوں، عہدوں اور چارج شیٹوں کے لین دین کی بات ہوئی ہوگی، تاکہ وہ طے شدہ جگہ پر دستخط کر دیں (اور یہ ان کے لیے کوئی مشکل کام بھی نہیں تھا، کیونکہ اپنے پورے کیریئر میں وہ یہی تو کرتے آئے ہیں)۔

اس خط پر دستخط کرنے والوں کے بارے میں کچھ کہنا غلط نہیں ہوگا۔ ان میں سے بیشتر ایسے گمنام چہرے ہیں جنہیں کوئی نہیں جانتا، اور ایسا ہونا لازمی بھی ہے، کیونکہ ان کے چہروں پر کالک پُتی ہوئی ہے۔ ایک آدھ پر غبن اور بدعنوانی کے سنگین الزامات لگ چکے ہیں؛ ایک صاحب کچھ عرصہ پہلے ایک خواتین کالج کے پروگرام میں اپنی تنگ نظری اور خواتین مخالف سوچ کا کھلے عام مظاہرہ کر چکے ہیں؛ ایک دیگر صاحب، جو اب ایک مرکزی یونیورسٹی کے چانسلر ہیں، طویل عرصے سے بی جے پی کے اندھے عقیدت مند رہے ہیں؛ کچھ لوگ ویویکانند فاؤنڈیشن اور آر جی جیسی دائیں بازو کی تنظیموں کے ساتھ مل کر کام کر رہے ہیں؛ اور ان میں ایک صاحب ایسے بھی ہیں جو عوامی طور پر اعتراف کر چکے ہیں کہ انہوں نے سیاسی دباؤ میں آ کر انتظامی احکامات جاری کیے تھے! یہ ایسے 'سماجی طور پر باشعور' شہری بالکل نہیں ہیں جن پر اس حکومت اور الیکشن کمیشن جیسی اس کی کٹھ پتلیوں کی کارگزاریوں کے بارے میں غیر جانبدارانہ رائے رکھنے کا بھروسا کیا جا سکے۔ سیدھے الفاظ میں کہیں تو ان کی ساکھ پوری طرح مشتبہ ہے۔

یہ کھلا خط اپنے آپ میں خوشامد کا پلندہ اور عقل کے اندھوں کا فرمان محض ہے۔ یہ الیکشن کمیشن کی 'تاریخی' کامیابیوں کی شان میں قصیدے پڑھتا ہے (جو ظاہر ہے ماضی کی باتیں ہیں، موجودہ نظام کی نہیں)، ایس آئی آر (خصوصی گہری نظرثانی) کو ایک انتہائی ضروری مشق قرار دے کر اس کی حمایت کرتا ہے، گیانیش کمار کے استعفے کا مطالبہ کرنے والوں کو کٹہرے میں کھڑا کرتا ہے اور مودی حکومت کی پالیسیوں کی پوری طرح آنکھ بند کر کے حمایت کرتا ہے (اور ایسا ہونا فطری بھی تھا، کیونکہ وہ خودکش جاپانی جنگجوؤں کی طرح خود ہی اس اقتدار کی تلوار پر لوٹ چکے ہیں)۔ یہ 'جی-124' جس فرضی دشمن پر حملہ کرنے کا ڈھونگ رچ رہا ہے، وہ دراصل سابق نوکرشاہوں کے ایک دوسرے گروپ، سی سی جی (کانسٹی ٹیوشنل کنڈکٹ گروپ) کی جانب سے پہلے جاری کیے گئے خطوط ہیں۔ سی سی جی نے گزشتہ دس برسوں میں ان تمام مسائل پر اصولوں پر قائم رہنے کی بے داغ ساکھ بنائی ہے، جہاں اسے محسوس ہوا کہ حکومت نے آئینی اقدار، بنیادی حقوق اور قانونی دفعات کو پامال کیا ہے۔ شاید اقتدار کے گلیاروں میں کسی کو یہ آنچ برداشت نہیں ہو رہی تھی؟ میں جی-124 کے اس خط میں موجود گمراہ کن دعوؤں، سفید جھوٹ اور بے بنیاد دلیلوں کی دھجیاں اڑانے کی کوشش نہیں کروں گا، کیونکہ یہ کام ایک سینئر ریٹائرڈ آئی اے ایس افسر ایم جی دیوسہایم پہلے ہی حقائق اور ٹھوس اعداد و شمار کے ساتھ انتہائی مضبوط انداز میں کر چکے ہیں (دی وائر، 16 اکتوبر)۔

دہلی میں دوسرے مرحلے کے احتجاجی مظاہروں کے بعد الیکشن کمیشن کا جو رویہ رہا ہے، اس سے بڑھ کر ان خط لکھنے والوں کی ساکھ کو کوئی دوسرا نقصان نہیں ہو سکتا۔ کمیشن نے ایس آئی آر کی زبردست ناکامی میں اپنی شمولیت اور احساسِ جرم کا تقریباً اعتراف کر لیا ہے۔ ووٹروں کے نام کاٹنے کی اس من مانی کارروائی کی کئی سخت اور غیر قانونی دفعات کو آہستہ آہستہ (اور چپکے سے) واپس لے کر اس نے اپنے اوپر لگائے گئے تمام الزامات کی خود ہی تصدیق کر دی ہے۔ صرف یاد دلانے کے لیے، گزشتہ 2 ہفتوں کے دوران کمیشن نے درج ذیل بڑے فیصلے کیے ہیں:

فارم-6 کے ساتھ شامل کیے گئے بدنیتی پر مبنی اور مشتبہ اعلانیہ بیان کو خاموشی سے ہٹا دیا گیا ہے۔

انتخابی رجسٹریشن افسران (ای آر او) کے لیے 'ای سی آئی نیٹ' تک رسائی بحال کر دی گئی ہے (بنگال کے ٹریبونل ججوں کے لیے یہ اب بھی بند ہے!)۔

مشتبہ 'ای سی آئی نیٹ' سافٹ ویئر کے آڈٹ کے لیے ایک تکنیکی کمیٹی تشکیل دے دی گئی ہے۔

کمیشن نے تسلیم کر لیا ہے کہ دونوں انتخابی کمشنروں نے ادارے کے اندر جاری سنگین بے ضابطگیوں کے سلسلے میں کابینہ سکریٹری کو خط لکھا تھا۔

ایک شخص کی جانب سے بڑی تعداد میں جمع کرائے جانے والے بدنام زمانہ 'فارم-7' کی تعداد پر اب ایک حد مقرر کر دی گئی ہے۔

جن ریاستوں میں ایس آئی آر مکمل ہو چکا ہے، وہاں ووٹر لسٹ سے باہر رہ جانے والے یا نام کاٹے گئے جائز ووٹروں کے نام دوبارہ شامل کرنے کے لیے خصوصی مہم شروع کی گئی ہے۔

ایسی 17 ریاستوں میں ان ووٹروں کے نام شامل کرنے کے لیے خصوصی مختصر نظرثانی (ایس ایس آر) شروع کی گئی ہے، جو 18 سال کے ہو چکے ہیں اور ایس آئی آر کے عمل سے چھوٹ گئے تھے۔

تمام انتخابی امیدواروں کو اب پی ڈی ایف فارمیٹ میں مشین کے ذریعہ پڑھی جا سکنے والی ووٹر لسٹیں فراہم کی جائیں گی۔

تمام تسلیم شدہ سیاسی جماعتوں کو ووٹر لسٹ سے ہٹائے گئے اور نئے شامل کیے گئے ناموں کی مکمل فہرست فراہم کی جائے گی۔

کمیشن نے بالواسطہ طور پر تسلیم کر لیا ہے کہ جن 13 کروڑ ووٹروں کے نام کاٹے گئے، ان میں امت شاہ کے بتائے گئے 'دراندازوں' یا 'دیمکوں' (گیانیش کمار کے مطابق ایس آئی آر کی سب سے بڑی بنیاد) کی کوئی فہرست یا سرکاری تفصیل اس کے پاس موجود نہیں ہے۔ یہ اپنے آپ میں عدالت میں کسی ملزم کی جانب سے اپنے جرم کا مکمل اعتراف کرنے جیسا ہے۔ یہی وہ انتظامی اقدامات اور معلومات تھیں جن کا مطالبہ پوری اپوزیشن اور سول سوسائٹی کے کارکنان کئی مہینوں سے کر رہے تھے۔ لیکن اس وقت گیانیش کمار نے یہ کہتے ہوئے انکار کر دیا تھا کہ اپوزیشن کے رہنما پہلے اس سلسلے میں حلف نامہ پیش کریں! ان کے اس یوٹرن نے اس شبہے کو مزید مضبوط کر دیا ہے کہ یہ سب کچھ (بی جے پی کے لیے) بنگال اور بہار کے اسمبلی انتخابات میں کامیابی حاصل کرنے کے مقصد سے کیا گیا تھا۔ جیسے جیسے الیکشن کمیشن کے گرد گھیرا تنگ ہوگا، اس سچائی کے مزید اعترافات کا انتظار کیجیے۔

آخر میں، جی-124 کا یہ خط مختلف خیالات یا اظہارِ رائے کی آزادی کا کوئی جمہوری مظاہرہ نہیں ہے، جیسا کہ اس کے حامی دعویٰ کر سکتے ہیں۔ یہ براہ راست آمریت، عدم برداشت، انتخابی تطہیر، بنیادی حقوق کی پامالی اور بڑے پیمانے پر لوگوں کو حقِ رائے دہی سے محروم کرنے کی کھلی حمایت اور حوصلہ افزائی ہے؛ اور کوئی بھی مہذب معاشرہ اس طرح کی لفاظی کو ہرگز قبول نہیں کر سکتا۔ یہ طرزِ عمل جمہوریت اور قانون کی حکمرانی کے لیے انتہائی خطرناک ہے۔ اس نے سول سروس کی باقی ماندہ ساکھ پر بھی کالک پوت دی ہے۔ آخر کسی بھی غلط کام کا ساتھ دینے والا اتنا ہی بڑا مجرم ہوتا ہے جتنا اس جرم کو انجام دینے والا اصل سازشی۔ نیلسن منڈیلا نے جیل کی کوٹھری سے اپنے ملک کے لوگوں سے اپیل کرتے ہوئے جو کہا تھا، وہ آج پوری طرح موزوں ہے: "کیا آپ ہمارے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چلیں گے، یا پھر اپنے ہی عوام کے حقوق اور امیدوں کو کچلنے کی سرکاری مہم میں اس کا ہاتھ بٹائیں گے؟" ہندوستانی عوام سابق نوکرشاہوں کے اس گروہ سے اس سوال کا جواب پانے کے حق دار ہیں۔☆☆

(ابھے شکلا ریٹائرڈ آئی اے ایس افسر ہیں۔)

اودھ نامہ

غرور کا سر نیچا

نتین یاہو نے فلسطین کے غزہ میں جو ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے اور اس میں وہ لگاتار متشدد ہوتے چلے گئے اس کی بنا پر انھیں یقین تھا کہ ہونے والے الیکشن میں انھیں ان کے لوگ ایک بار پھر بھاری اکثریت سے جتائیں گے اور وہ ایک بار پھر من مانی کرنے کے لئے آزاد ہوں گے۔ لیکن ایسا نہیں ہو سکا، بات یہ اہم نہیں ہے کہ نتن یاہو اتحاد اکثریت سے محروم ہو گیا بلکہ طرہ یہ ہے کہ اب اقتدار کی کنجی اسرائیل میں آباد ان عرب باشندوں کے ہاتھ میں آگئی ہے، جنھیں موجودہ حکومت "ریاست کی یہودی شناخت کے لیے خطرہ" قرار دیتی رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج دنیا کی توجہ عرب جماعتوں پر مرکوز ہو گئی ہے جن کی نشستوں کی تعداد 10 رسے کرشمائی طور پر بڑھ کر 19 ر ہو گئی ہے۔ اسرائیل کے نتائج پر مبصرین کا خیال ہے کہ اسرائیل کی عرب اقلیت حکومت سازی میں کنگ میکر کا کردار ادا کر سکتی ہے۔ اس طرح کے اشارے مل رہے ہیں کہ نتن یاہو کے اہم ترین حریف اور سابق فوجی سربراہ گادی آئزن کوٹ کے لیے اسرائیل کی عرب جماعتوں کے بغیر اکثریت حاصل کرنا مشکل ہوگا۔ انتخابی مہم کے دوران زیادہ تر یہودی اپوزیشن جماعتوں نے یہ موقف اختیار کیا تھا کہ وہ عرب اکثریتی جماعتوں کے ساتھ اتحاد نہیں کریں گی، لیکن حالات نے ایسی کروٹ بدلی ہے کہ اب اقتدار کی کنجی ان ہی عرب جماعتوں کے ہاتھ میں آگئی ہے۔

کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ اسرائیل کی جن عرب پارٹیوں کو ٹھکانے لگانے کی سازشیں ہو رہی تھیں وہی اب انتخابی نتائج میں بادشاہ گر کے طور پر ابھر کر سامنے آئی ہیں۔ 120 ر رکنی پارلیمنٹ کے الیکشن میں وزیر اعظم نتن یاہو نے اکثریت کھو دی ہے۔ ان کے اتحاد کو جو 53 ر سیٹیں ملی ہیں، ان میں سے بھی سات سیٹوں والی یوٹی جے پارٹی نے نتن یاہو کو چھوڑ کر اپوزیشن اتحاد کی حمایت کرنے کا اعلان کیا ہے۔ اس طرح یوٹی جے کے سات ارکان کے کم ہونے سے نتن یاہو کے اتحاد کی سیٹیں 46 ہی رہ جائیں گی جبکہ اپوزیشن رہنما آئزن کوٹ کے پاس 55 سیٹیں ہو جائیں گی۔ قوی امکان یہ ہے کہ اپوزیشن رہنما آئزن کوٹ 19 ر ارکان والے عرب اتحاد کی حمایت سے حکومت تشکیل دیں گے۔ حکومت سازی کے لیے کسی بھی اتحاد کے پاس دو تہائی یعنی 61 سیٹیں ہونا ضروری ہیں اور اس شرط کو نتن یاہو فی الحال کسی بھی طور پورا کرتے ہوئے نظر نہیں آ رہے ہیں۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ یہ عرب اسرائیلی الیکشن کے دوران غیر معمولی تعداد میں ووٹ ڈالتے دکھائی دیئے۔ نتن یاہو نے خواب میں بھی نہیں سوچا ہوگا کہ اسرائیل کے جن عرب باشندوں کو صفحہ ہستی مٹانے کی سازشیں کرتے رہے ہیں وہ ایک دن اسرائیل میں طاقت کا توازن بن جائیں گے۔ انتخابات سے پہلے ہی رائے عامہ کے جائزوں میں یہ بات سامنے آنے لگی تھی کہ اسرائیل کی عرب جماعتیں طاقت کے توازن میں ایک اہم اور فیصلہ کن حیثیت اختیار کر سکتی ہیں۔ نتن یاہو سرکار کے بارے میں اسرائیلی عربوں کا کہنا تھا کہ "اس انتہا پسند سرکار کو گرانا ہماری ترجیح ہے جو ہمارے ساتھ دوئم درجے کے شہریوں جیسا سلوک کرتی ہے۔ اب نتن یاہو مخالف جماعتوں کو یا تو اپنے وعدے سے انحراف کرنا ہوگا کہ وہ نتن یاہو کے ساتھ کام نہیں کریں گے یا عرب اکثریتی جماعتوں کے ساتھ معاہدہ کرنا ہوگا۔

یہ عجیب اتفاق ہے کہ آج کل ہندوستان میں جو نعرہ سب سے زیادہ تذکرہ میں ہے اسی نعرے کو دوہراتے ہوئے نتین یاہو بھی نظر آ رہے ہیں۔ انھوں نے حال ہی میں یہ دعویٰ کیا ہے کہ ان کے حریف عرب جماعتوں سے مل کر 'خطرناک حکومت' تشکیل دینا چاہتے ہیں۔ نتن یاہو کا یہ بھی الزام ہے کہ ان کے ووٹ چوری ہو گئے ہیں۔ حالیہ انتخاب کو جیتنے کے لیے نتن یاہو نے اپنے تمام گھوڑے کھول دیئے تھے، لیکن اس کے باوجود وہ واضح اکثریت سے دور رہ گئے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ اس الیکشن سے پہلے نتن یاہو کی جارحانہ پالیسیوں کے خلاف اسرائیل کی سڑکوں پر جو مظاہرے دیکھنے کو ملے، ان کی کوئی نظیر اسرائیل کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ تل ابیب کی سڑکوں پر لاکھوں مظاہرین نتن یاہو کے خلاف نعرے لگاتے ہوئے نظر آئے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اسرائیل گزشتہ تین سال سے حالت جنگ میں ہے اور نتن یاہو نے اپنی جارحانہ اور ظالمانہ حکمت عملی سے اسرائیل کو ایک غیر محفوظ ملک میں تبدیل کر دیا ہے۔ غزہ میں تباہی مچانے کے بعد اس کا اگلا نشانہ ایران۔ جس میں امریکی صدر ان کے شریک کار رہے۔ اس کاروائی کا اصل مقصد ایران کو نیوکلیر صلاحیت سے محروم کرنا ہے تاکہ خطہ میں صرف اسرائیل ہی جوہری ہتھیاروں سے لیس ہو اور کوئی دیگر ملک اس کا خواب بھی نہ دیکھ سکے۔ لیکن ابھی تک اسرائیل اور امریکہ ایران کو اپنا جوہری پروگرام ترک کرنے پر رضامند نہیں کر سکے ہیں۔

دلچسپ امر یہ ہے کہ غزہ میں اسرائیل کے ذریعہ کی گئی بدترین نسل کشی کے باوجود حماس یا محمود عباس نے مذاکرات سے انکار نہیں کیا لیکن کسی دباو میں آکر اپنے وقار سے کوئی سمجھوتا بھی نہیں کیا۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا بھر کی رائے عامہ ان کے حق میں ہو گئی جبکہ اسرائیل ایک جارح کی حیثیت سے دنیا کا سب سے ناپسندیدہ ملک بن گیا۔ اسرائیل کے گال پر ایسا کرارہ طمانچہ آج تک کسی عرب ملک نے نہیں مارا ہوگا مگر نیتن یاہو کی بدولت یہ بھی ہو گیا۔

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی، وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

ایران کا ایٹمی پروگرام: اصل خوف بم کا نہیں، خودمختار قوم کی ترقی کا ہے!

سید کرامت حسین شعور جعفری

ایٹمی طاقت بننا کوئی شرف نہیں، لیکن کسی قوم کو اس کے جائز سائنسی حقوق سے محروم رکھنا، اس کی ترقی کی راہیں مسدود کرنا اور اسے دوسروں کا دست نگر بنانے کی کوشش کرنا بھی کسی مہذب عالمی نظام کی علامت نہیں۔ اصل سوال یہ نہیں کہ ایران ایٹم بم بنائے یا نہ بنائے؛ اصل سوال یہ ہے کہ دنیا کی بعض طاقتیں ایران کے سائنسی پروگرام کے معاملے میں اس قدر حساس کیوں ہیں کہ اس کے ہر قدم کو عالمی سلامتی کا مسئلہ بنا کر پیش کرتی ہیں، جب کہ خود ان کے پاس ہزاروں تباہ کن جوہری ہتھیار موجود ہیں؟

کیا واقعی امریکہ اور اس کے اتحادیوں کی تشویش کا بنیادی سبب ایٹمی ہتھیاروں کا پھیلاؤ ہے، یا اس کے پس منظر میں ایک ایسی قوم کی خودمختاری، سائنسی ترقی اور سیاسی آزادی کا خوف بھی موجود ہے جو مغربی دباؤ کے باوجود اپنے راستے کا انتخاب کرنے پر اصرار کرتی ہے؟

اس سوال کا جواب تلاش کرنے کے لیے ضروری ہے کہ ایران کے معاملے کو محض جوہری ٹیکنالوجی کی بحث تک محدود نہ رکھا جائے۔ اسے عالمی طاقت کے ڈھانچے، استعمار کی تاریخ، اقتصادی مفادات اور ترقی پذیر دنیا کے مستقبل کے تناظر میں دیکھا جائے۔

ایران کا اصل جرم کیا ہے؟

ایران کا بنیادی مؤقف یہ رہا ہے کہ اسے پُرامن جوہری ٹیکنالوجی حاصل کرنے اور سائنسی ترقی کرنے کا حق حاصل ہے۔ یہ حق محض ایران کا دعویٰ نہیں؛ جوہری عدم پھیلاؤ کے معاہدے کے تحت اس کے فریق ممالک کو متعلقہ دفعات اور حفاظتی انتظامات کے تابع پُرامن جوہری توانائی کی تحقیق، پیداوار اور استعمال کا حق حاصل ہے۔

اس حق اور جوہری ہتھیار بنانے کے درمیان واضح فرق موجود ہے۔ کسی ملک کا یورینیم کی افزودگی کی صلاحیت رکھنا بذاتِ خود اس بات کا ثبوت نہیں کہ وہ ایٹم بم بنانے کا فیصلہ کر چکا ہے۔ اسی طرح پُرامن جوہری پروگرام کے بارے میں اٹھنے والے سوالات کو نظرانداز کرنا بھی درست نہیں۔ کسی پروگرام کی نوعیت اور متعلقہ معاہداتی ذمہ داریوں کا تعین شواہد، نگرانی اور قابلِ تصدیق معلومات کی بنیاد پر ہونا چاہیے، نہ کہ محض سیاسی الزامات پر۔

ایران اپنی سائنسی خودمختاری کو بیرونی طاقتوں کی غیر محدود اجازت سے مشروط کرنے پر آمادہ نہیں۔ وہ اس اصول کا دفاع کرتا ہے کہ ترقی پذیر ممالک بھی جدید سائنس، توانائی، طب اور صنعت میں آگے بڑھ سکتے ہیں اور انہیں محض اس وجہ سے پیچھے نہیں رکھا جا سکتا کہ ان کی سیاسی ترجیحات واشنگٹن یا کسی دوسرے دارالحکومت سے مطابقت نہیں رکھتیں۔

بین الاقوامی معاہدوں کی پابندی ضروری ہے، لیکن ان معاہدوں کو کسی قوم کی سائنسی ترقی روکنے کا آلہ نہیں بنایا جانا چاہیے۔ ایران کے پروگرام کا جائزہ شواہد اور بین الاقوامی ذمہ داریوں کی روشنی میں لیا جا سکتا ہے، لیکن کسی ملک کو جدید ٹیکنالوجی سے محروم رکھنے کی کوشش کو محض عالمی امن کے نام پر جائز قرار نہیں دیا جا سکتا۔

استعمار صرف فوجوں سے نہیں آتا

استعمار کی پرانی شکل میں فوجیں آتی تھیں، زمینوں پر قبضہ کیا جاتا تھا، وسائل لوٹے جاتے تھے اور مقامی آبادی کو محکوم بنایا جاتا تھا۔ لیکن جدید دنیا میں بالادستی کے طریقے زیادہ پیچیدہ ہو چکے ہیں۔ اب کسی ملک پر براہِ راست قبضہ کیے بغیر بھی اسے اقتصادی پابندیوں، ٹیکنالوجی کی فراہمی پر قدغنوں، مالیاتی نظام تک محدود رسائی، تجارتی دباؤ اور سیاسی تنہائی کے ذریعے کمزور رکھا جا سکتا ہے۔

ہر بین الاقوامی پابندی یا تجارتی ضابطہ لازماً استعماری منصوبہ نہیں ہوتا؛ بعض پابندیاں قانونی یا سلامتی کے خدشات کے تحت عائد کی جاتی ہیں۔ لیکن جب اقتصادی دباؤ عام شہریوں کی زندگی، صنعتی ترقی اور بنیادی ضروریات کو متاثر کرے، یا تکنیکی تعاون سیاسی وفاداری سے مشروط ہونے لگے، تو یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا عالمی طاقت کے ذرائع کو دوسروں کی ترقی محدود کرنے کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے؟

ترقی پذیر دنیا کے متعدد ممالک نے نوآبادیاتی دور کے بعد بھی ایسی صورت حال کا سامنا کیا جس میں ان کی معیشتیں خام مال برآمد کرنے اور تیار شدہ مصنوعات درآمد کرنے تک محدود رہیں۔ ٹیکنالوجی، سرمایہ، صنعتی مشینری اور اعلیٰ درجے کی تحقیق کے لیے انہیں بیرونی ممالک پر انحصار کرنا پڑا۔

جب کسی ملک کے پاس اپنی ٹیکنالوجی، صنعتی بنیاد اور تحقیق کے وسائل نہ ہوں تو اس کی سیاسی آزادی بھی اقتصادی مجبوریوں کے سامنے کمزور پڑ سکتی ہے۔ ایسے ماحول میں ایران کی خودکفالت کی کوششوں کو وسیع تر تاریخی تناظر میں سمجھنا چاہیے۔ ایران کی اہمیت صرف اس کے جوہری پروگرام میں نہیں، بلکہ اس کوشش میں بھی ہے کہ وہ پابندیوں کے باوجود اپنی سائنسی، صنعتی اور دفاعی صلاحیتیں برقرار رکھے اور بیرونی دباؤ کے سامنے اپنے فیصلوں کا اختیار محفوظ رکھے۔

جو قوم اپنے لیے علم پیدا نہیں کرتی، اسے دوسروں سے علم خریدنا پڑتا ہے؛ اور جو قوم ہر اہم ضرورت کے لیے دوسروں کی محتاج ہو، اس کی سیاسی آزادی بھی مستقل دباؤ میں رہ سکتی ہے۔

کیا مغربی طاقتیں نہیں چاہتیں کہ مشرقی اور افریقی ممالک ترقی کریں؟

اس سوال کا جواب جذباتی تعمیم کے بجائے تاریخی اور معاشی تجزیے سے دینا چاہیے۔ یہ کہنا درست نہیں کہ امریکہ یا ہر مغربی ملک کا ہر اقدام صرف اس مقصد کے لیے ہوتا ہے کہ مشرقی اور افریقی ممالک ترقی نہ کریں۔ ان ممالک کے ساتھ تجارت، تعلیم، سرمایہ کاری اور سائنسی تعاون کی بہت سی مثالیں بھی موجود ہیں۔

لیکن یہ بھی تاریخی حقیقت ہے کہ نوآبادیاتی نظام نے ایشیا اور افریقہ کے متعدد خطوں کی معیشتوں کو استعماری مفادات کے مطابق ڈھالا۔ قدرتی وسائل کا استحصال، مقامی صنعتوں کی کمزوری اور عالمی تجارت میں غیر مساوی حیثیت نے ان خطوں کی ترقی پر دیرپا اثرات مرتب کیے۔

نوآبادیاتی دور ختم ہونے کے بعد بھی بعض اقتصادی اور سیاسی تعلقات میں طاقت کا عدم توازن برقرار رہا۔ بڑی معیشتوں کو مالیاتی اداروں، عالمی منڈیوں، جدید ٹیکنالوجی اور سرمایہ کاری کے ذرائع تک نسبتاً زیادہ رسائی حاصل رہی، جب کہ کمزور معیشتوں کو متعدد رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑا۔

بنیادی سوال یہ ہے کہ کیا عالمی اقتصادی نظام ترقی پذیر ممالک کو اپنی صنعتی بنیاد، تحقیقی صلاحیت اور تکنیکی خودمختاری پیدا کرنے کے یکساں مواقع فراہم کرتا ہے؟ اگر کسی ملک کو جدید ٹیکنالوجی تک رسائی کے لیے مستقل طور پر سیاسی شرائط قبول کرنا پڑیں اور اس کی صنعتی ترقی بیرونی پابندیوں کے رحم و کرم پر ہو تو اس کی خودمختاری کا عملی مفہوم کمزور پڑ سکتا ہے۔

ایران کی قیادت کا بنیادی اصرار رہا ہے کہ ملک کو اپنی سائنسی اور صنعتی ترقی کے لیے دوسروں کی سیاسی منظوری کا محتاج نہیں ہونا چاہیے۔ اس موقف کو محض مغرب دشمنی کہہ کر رد کرنا آسان ہے، لیکن اس کے پیچھے موجود قومی خودمختاری اور تکنیکی خودکفالت کے سوالات کو نظرانداز کرنا آسان نہیں۔

ایران کی اصل طاقت: صبر، ہمت اور ثابت قدمی

ایران کے معاملے میں ایک اہم پہلو اس کی طویل مدتی ثابت قدمی ہے۔ کئی دہائیوں سے ایران کو اقتصادی پابندیوں، سفارتی دباؤ، علاقائی کشیدگی اور فوجی خطرات کا سامنا رہا ہے۔ ان حالات نے ایرانی معیشت اور عام شہریوں کی زندگی پر حقیقی بوجھ ڈالا ہے۔ اس کے باوجود ایران نے اپنے سائنسی، تعلیمی، صنعتی اور دفاعی پروگراموں کو برقرار رکھنے اور متعدد شعبوں میں مقامی صلاحیت پیدا کرنے کی کوشش جاری رکھی ہے۔

کسی قوم کی قوت کا اندازہ صرف اس کے ہتھیاروں یا فوجی بجٹ سے نہیں لگایا جاتا۔ اس کی ایک اہم علامت یہ بھی ہے کہ وہ مسلسل دباؤ کے باوجود اپنے بنیادی اداروں، سائنسی صلاحیتوں اور قومی ترجیحات کو برقرار رکھ سکے۔

ایران نے یہ واضح کرنے کی کوشش کی ہے کہ اقتصادی پابندیاں کسی قوم کے علم حاصل کرنے، صنعت کو ترقی دینے اور سائنسی میدان میں آگے بڑھنے کے عزم کو لازماً ختم نہیں کر سکتیں۔ تاہم یہ حقیقت بھی تسلیم کرنا ضروری ہے کہ پابندیوں کی قیمت ایرانی عوام نے ادا کی ہے۔ اقتصادی مشکلات، مہنگائی اور تجارتی رکاوٹوں نے عام شہریوں کو متاثر کیا ہے۔

ایران کی اصل کامیابی اس وقت مزید نمایاں ہوگی جب وہ اپنی سائنسی اور صنعتی خودمختاری کو عام شہریوں کی خوش حالی، معاشی استحکام اور بہتر معیارِ زندگی میں بھی تبدیل کر سکے۔ صبر کا اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ قوم مشکلات کے باوجود اپنے مقصد، اپنی عقل اور اپنے مستقبل کے شعور کو زندہ رکھے۔

ٹیکنالوجی کی آزادی: ایران کا سب سے اہم امتحان

کسی بھی قوم کے لیے جدید ٹیکنالوجی میں ترقی محض معاشی کامیابی نہیں، بلکہ قومی خودمختاری کا اہم ذریعہ بھی ہے۔ جو ملک اپنی ادویات تیار کر سکتا ہو، صنعتی مشینری بنا سکتا ہو، اپنی توانائی کی ضروریات کا بڑا حصہ خود پورا کر سکتا ہو اور جدید سائنسی تحقیق میں حصہ لے سکتا ہو، وہ عالمی منڈی میں نسبتاً مضبوط حیثیت رکھتا ہے۔

اس کے برعکس جو ملک بنیادی صنعتی ضروریات کے لیے بھی بیرونی سپلائرز پر منحصر ہو، اسے قیمتوں، برآمدی پابندیوں، سیاسی دباؤ اور عالمی بحرانوں کا زیادہ سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

ایران نے پابندیوں کے ماحول میں بعض شعبوں میں مقامی صلاحیت پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس تجربے سے ترقی پذیر ممالک کے لیے ایک اہم سبق نکلتا ہے: قومی ترقی کا پائیدار راستہ صرف بیرونی سرمایہ کاری یا تیار شدہ مصنوعات کی درآمد سے نہیں بنتا؛ اس کے لیے تعلیم، تحقیق، مقامی صنعت، ہنرمندی، ادارہ جاتی شفافیت اور طویل مدتی سرمایہ کاری ضروری ہیں۔

تاہم خودکفالت کا مطلب یہ نہیں کہ ہر چیز ملک کے اندر ہی تیار کی جائے یا بین الاقوامی تعاون سے اجتناب کیا جائے۔ جدید سائنس کی ترقی اکثر بین الاقوامی تحقیق، علم کے تبادلے اور مشترکہ منصوبوں سے تیز ہوتی ہے۔ اصل مقصد یہ ہونا چاہیے کہ بیرونی تعاون ترقی کا ذریعہ بنے، دائمی انحصار کا نہیں۔

ایران کی خودمختاری کی جدوجہد کا قابلِ دفاع پہلو یہی ہے کہ وہ اپنے ملک کی سائنسی اور صنعتی بنیاد مضبوط بنانے کی کوشش کرتا ہے۔ اگر کسی قوم کو اپنی صلاحیت بڑھانے کی سزا اقتصادی پابندیوں، سیاسی تنہائی یا فوجی دھمکیوں کی صورت میں ملے تو عالمی برادری کو اس پالیسی کے جواز اور نتائج پر سنجیدگی سے غور کرنا چاہیے۔

عراق اور لیبیا کا سبق: وعدوں سے زیادہ ضمانتیں ضروری ہیں

ایران کے خدشات کو سمجھنے کے لیے عراق اور لیبیا کی تاریخ اہم ہے، اگرچہ دونوں کی صورت حال ایران سے مختلف تھی۔

سنہ ۲۰۰۳ء میں عراق پر امریکی قیادت میں حملہ کیا گیا، جس کا ایک اہم جواز وسیع پیمانے پر تباہی پھیلانے والے ہتھیاروں کے خطرے کو بنایا گیا تھا۔ بعد میں وہ فعال ذخائر نہیں ملے جن کی بنیاد پر جنگ کے جواز کو پیش کیا گیا تھا۔

لیبیا نے سنہ ۲۰۰۳ء میں اپنے خفیہ جوہری ہتھیاروں کے پروگرام کو ترک کرنے کا اعلان کیا، لیکن سنہ ۲۰۱۱ء میں داخلی بغاوت اور خانہ جنگی کے دوران نیٹو کی فوجی مداخلت نے قذافی حکومت کے خاتمے میں اہم کردار ادا کیا۔

ان واقعات سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ جوہری ہتھیار رکھنے سے ہر ملک محفوظ رہتا ہے یا ان سے دست برداری ہی کسی حکومت کے خاتمے کی وجہ بنتی ہے۔ لیکن ان سے یہ سوال ضرور پیدا ہوتا ہے کہ کیا بین الاقوامی وعدے اور سفارتی معاہدے کسی ملک کی سلامتی کے لیے کافی ہیں، اگر ان کے ساتھ قابلِ اعتماد ضمانتیں موجود نہ ہوں؟

ایران کے نقطۂ نظر سے یہ سوال محض نظری نہیں۔ اگر کسی ریاست کو یہ محسوس ہو کہ وہ اپنی دفاعی صلاحیتوں کے بارے میں رعایتیں دے سکتی ہے، لیکن اس کے باوجود اس کی خودمختاری کو فوجی خطرات لاحق رہیں گے، تو اس کے لیے اپنے دفاعی فیصلوں پر نظرثانی کرنا ایک قابلِ فہم سیاسی ردِعمل ہے۔

اگر عالمی طاقتیں جوہری ہتھیاروں کے پھیلاؤ کو روکنا چاہتی ہیں تو انہیں ایسی سفارت کاری اختیار کرنی چاہیے جو محض یک طرفہ مطالبات پر نہیں، بلکہ باہمی ذمہ داریوں، معاہدوں کی پابندی اور قابلِ اعتماد سلامتی کی ضمانتوں پر قائم ہو۔

ایران کی بردباری کا اصل مفہوم

ایران کے رویے کی تعریف کرتے وقت ایک اہم فرق ملحوظ رہنا چاہیے: بردباری کا مطلب ہر اقدام پر خاموش رہنا نہیں، اور نہ ہی صبر کا مطلب اپنی خودمختاری سے دست بردار ہو جانا ہے۔

ایک ذمہ دار ریاست کو اپنی سلامتی کے لیے ضروری اقدامات کرنے کا حق حاصل ہے۔ لیکن ذمہ داری کا تقاضا یہ بھی ہے کہ وہ بحران کو ایسے راستے پر نہ لے جائے جہاں غلط فہمی، اشتعال یا جلد بازی کے نتیجے میں پورا خطہ تباہ کن تصادم کی طرف بڑھ جائے۔

ایران کی پالیسی کا قابلِ تحسین پہلو وہاں سامنے آتا ہے جہاں وہ اپنے قومی حقوق پر اصرار کرتے ہوئے سفارتی امکانات کو مکمل طور پر ختم کرنے سے گریز کرے، اپنی دفاعی صلاحیت برقرار رکھے اور بین الاقوامی تنازعات کے حل کے لیے قابلِ عمل راستوں کو کھلا رکھے۔

یہی حقیقی بردباری ہے: اپنے موقف پر قائم رہنا، مگر ہر اختلاف کو جنگ میں تبدیل نہ ہونے دینا؛ اپنے حقوق کا دفاع کرنا، مگر اپنی قوت کو ذمہ داری کے تابع رکھنا؛ اور دباؤ کا مقابلہ کرنا، مگر اپنے عوام کے مستقبل کو محض انتقامی فیصلوں کے حوالے نہ کر دینا۔

ایران کی تعریف اسی بنیاد پر ہونی چاہیے کہ وہ اپنی خودمختاری، سائنسی ترقی اور قومی سلامتی کے سوالات کو مستقل اہمیت دیتا ہے۔ اس کی ہر پالیسی سے اتفاق ضروری نہیں، لیکن اس کے جائز حقوق اور اس کے عوام کی سلامتی کو نظرانداز کرنا بھی انصاف کے تقاضوں کے مطابق نہیں۔

ایٹم بم نہیں، منصفانہ عالمی نظام اصل ضرورت ہے

ایٹمی ہتھیاروں کا سب سے بڑا تضاد یہ ہے کہ ان کے حامی انہیں جنگ روکنے کا ذریعہ قرار دیتے ہیں، لیکن ان کی موجودگی خود انسانیت کو غیر معمولی تباہی کے خطرے میں رکھتی ہے۔

اسی لیے ایران کے معاملے کا پائیدار حل یہ نہیں کہ دنیا ایک اور جوہری طاقت کے اضافے کو معمول کی بات سمجھ لے۔ اصل حل یہ ہے کہ ایران کو اپنی سلامتی کے بارے میں قابلِ اعتماد یقین دہانیاں حاصل ہوں، اسے پُرامن جوہری ترقی کے جائز حقوق استعمال کرنے کا موقع ملے اور اس کے خلاف فوجی دھمکیوں اور یک طرفہ دباؤ کی سیاست کی جگہ قانون اور سفارت کاری کو دی جائے۔

ساتھ ہی ایران پر بھی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنے جوہری پروگرام کی نوعیت کے بارے میں قابلِ تصدیق وضاحت فراہم کرے، اپنے بین الاقوامی معاہداتی فرائض کی پابندی کرے اور اپنے دفاعی اقدامات کو خطے کے امن اور اپنے شہریوں کی فلاح کے ساتھ ہم آہنگ رکھے۔

ایک منصفانہ عالمی نظام وہ نہیں جس میں صرف طاقت ور ممالک کو اپنی سلامتی، سائنسی ترقی اور دفاعی ترجیحات کا تعین کرنے کا اختیار حاصل ہو۔ منصفانہ نظام وہ ہے جس میں ہر ریاست کو یکساں اصولوں کے تحت اپنے جائز حقوق استعمال کرنے اور اپنی خودمختاری محفوظ رکھنے کا موقع ملے۔

ایران کا معاملہ اسی اصول کی آزمائش ہے۔

اگر امریکہ اور اس کے اتحادی واقعی امن کے خواہاں ہیں تو انہیں یہ ثابت کرنا ہوگا کہ ان کی مخالفت ایران کی ترقی، اس کی سائنسی خودمختاری یا اس کے آزادانہ سیاسی فیصلوں سے نہیں، بلکہ مخصوص اور قابلِ تصدیق سلامتی کے خدشات سے متعلق ہے۔ یہ وضاحت محض بیانات سے نہیں، بلکہ معاہدوں کی پابندی، دوہرے معیار کے خاتمے اور قابلِ اعتماد سفارت کاری سے ممکن ہوگی۔

ایران ایک مضبوط، خودمختار اور ترقی یافتہ ریاست ہے، جس نے اپنی سائنسی صلاحیتوں، اقتصادی خودکفالت، صنعتی ترقی اور دفاعی قوت کے ذریعے یہ ثابت کیا ہے کہ مسلسل پابندیاں، سیاسی دباؤ اور فوجی دھمکیاں کسی باعزم قوم کے عزم کو شکست نہیں دے سکتیں۔ اس نے اپنی ترقی کو بیرونی طاقتوں کی مرضی کا پابند بنانے سے انکار کیا اور اپنی قومی صلاحیتوں پر بھروسا کرتے ہوئے آگے بڑھنے کا راستہ اختیار کیا۔

ایران کی ثابت قدمی، صبر، حوصلہ اور خودمختاری کا یہی شعور اسے ان ممالک سے ممتاز کرتا ہے جو اپنی بنیادی ضروریات اور ترقی کے اہم وسائل کے لیے بڑی طاقتوں کے دست نگر ہیں۔ اس کی اصل قوت محض عسکری صلاحیت میں نہیں، بلکہ اس قومی ارادے میں بھی ہے جو پابندیوں کے باوجود علم، تحقیق، صنعت اور دفاع کے میدانوں میں اپنی راہ خود متعین کرتا ہے۔

ایران کی عظمت کسی ایٹمی دھماکے میں نہیں؛ اس کی اصل عظمت اس صلاحیت میں ہے کہ وہ دباؤ کے باوجود اپنے علم، اپنے اداروں، اپنے عوام اور اپنے مستقبل کو محفوظ رکھ سکے۔

جو قوم اپنے فیصلے خود کرنے کی صلاحیت پیدا کر لے، اسے کمزور کرنے کے لیے صرف پابندیاں کافی نہیں ہوتیں۔ لیکن جو قوم اپنی آزادی کو عوامی خوش حالی، علمی ترقی اور ذمہ دارانہ حکمرانی میں تبدیل نہ کر سکے، اس کی خودمختاری بھی ادھوری رہ جاتی ہے۔

ایران کی جدوجہد کا حقیقی امتحان یہی ہے: کیا وہ عالمی دباؤ کا مقابلہ کرتے ہوئے ایک ایسی ترقی یافتہ ریاست بن سکتا ہے جو اپنے حقوق کا دفاع بھی کرے، اپنے عوام کو خوش حال بھی بنائے اور اپنی طاقت کو جنگ کے بجائے علم، صنعت، وقار اور امن کے لیے استعمال کرے؟

یہی وہ کامیابی ہوگی جو کسی بھی ایٹمی ہتھیار سے کہیں زیادہ دیرپا، بامعنی اور قابلِ احترام ہوگی۔

☆☆☆☆☆

وہ لڑکی کون تھی؟

مجاہد الاسلام



آپ پروفیسر ہیں؟ اس نے قدرے حیرت سے پوچھا۔

جی ہاں، یونیورسٹی میں تدریس سے وابستہ ہوں، میں نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

یہ سنتے ہی اس کے چہرے پر خوشی پھیل گئی۔ اس کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی اور وہ پہلے سے زیادہ کھل کر مسکرائی۔

میں اس کی خوشی کی وجہ سمجھنے کی کوشش کرتا رہا۔ کیا اسے کسی پروفیسر سے ملاقات کی توقع نہیں تھی؟ کیا میرے تعارف نے اس کے ذہن میں میرے بارے میں کوئی نیا تصور پیدا کر دیا تھا؟ یا اس کی حیرت اور خوشی کے پیچھے کوئی ایسا سبب تھا جس سے میں ناواقف تھا؟

ایک لمحے کے لیے میرے ذہن میں خیال آیا کہ شاید اس نے مجھے پہچان لیا ہے۔ لیکن میں اس خیال کو کوئی مضبوط بنیاد نہیں دے سکتا تھا۔ تیس برس ایک طویل عرصہ ہوتا ہے۔ اس دوران چہرے بدل جاتے ہیں، یادیں دھندلا جاتی ہیں اور زندگی انسانوں کو ایسی سمتوں میں لے جاتی ہے جن کا انہیں خود بھی پہلے سے علم نہیں ہوتا۔

پھر بھی، میں اس امکان کو پوری طرح رد نہیں کر پا رہا تھا۔

میں نے اس سے مزید کچھ پوچھنا چاہا، لیکن خاموش رہا۔ شاید میں اس لمحے کو سوالوں میں الجھا کر اس کی فطری بے تکلفی کو ختم نہیں کرنا چاہتا تھا۔ شاید مجھے ڈر تھا کہ کہیں میرا سوال اس احساس کو توڑ نہ دے جس نے مجھے تیس برس پرانی یاد سے جوڑ دیا تھا۔

وہ میرے سامنے کھڑی تھی۔ اس کے چہرے پر ایک بے تکلف سی خوشی تھی، جیسے کوئی پرانا شناسا اچانک مل گیا ہو۔ میں اس کے چہرے میں کسی ایسی علامت کو تلاش کرنے لگا جو مجھے ماضی کی اس لڑکی تک پہنچا سکتی، لیکن میری کوشش بے نتیجہ رہی۔

آخر میں نے دکان دار سے اپنے مطلوبہ پتے کے بارے میں پوچھنے کے لیے رخ کیا۔ چند قدم آگے بڑھنے کے بعد جانے کیوں مجھے خیال آیا کہ ایک بار پلٹ کر دیکھوں۔

میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔

وہ لڑکی اب بھی وہیں کھڑی تھی۔ اس نے میری طرف دیکھا تو اس کے چہرے پر ایک رنجیدہ سی کیفیت ابھر آئی۔ اس کی آنکھوں میں اداسی کی ہلکی سی جھلک تھی، جس نے مجھے چند لمحوں کے لیے وہیں ٹھہرنے پر مجبور کر دیا۔

میں اس کیفیت کا مفہوم سمجھنے سے قاصر تھا۔ کیا وہ واقعی اداس تھی، یا میرے ذہن نے اس کے چہرے پر اپنے کسی اندرونی احساس کا عکس دیکھ لیا تھا؟ کبھی کبھی ہم دوسروں کے چہروں کو نہیں پڑھ رہے ہوتے، بلکہ اپنے ہی سوالوں کے جواب ان پر تلاش کر رہے ہوتے ہیں۔

اس سے کچھ پوچھنے کا خیال آیا، لیکن اس سے پہلے کہ میں کوئی قدم اٹھاتا، وہ اپنے اسکوٹر کی طرف بڑھی، اس پر بیٹھی اور آہستہ آہستہ آگے بڑھ گئی۔

میں اسے جاتے ہوئے دیکھتا رہا۔

اس کے جانے کے بعد اچانک احساس ہوا کہ میں نے اس کا نام تک نہیں پوچھا تھا۔ نہ یہ جان سکا کہ وہ کہاں رہتی ہے، کہاں جا رہی ہے اور کس کام سے نکلی ہے۔ وہ آئی، میری مدد کی، میرا تعارف جانا اور چلی گئی۔

ایک بار پھر دو اجنبیوں کی ملاقات ختم ہو چکی تھی، لیکن اس بار میرے اندر سوالوں کا ایک سلسلہ شروع ہو گیا تھا۔

کیا وہ واقعی کوئی اجنبی تھی؟

میں نے اپنا کام مکمل کیا اور گھر کی طرف روانہ ہو گیا۔ راستے بھر اس لڑکی کا چہرہ میری آنکھوں کے سامنے گھومتا رہا۔ کبھی اس کی مسکراہٹ یاد آتی، کبھی اس کا حیرت سے میرا وزٹنگ کارڈ پڑھنا، اور کبھی وہ لمحہ جب اس نے بے تکلفی سے کہا تھا:

انکل! کیا میں آپ کی مدد کر دوں؟

میں سوچتا رہا کہ تیس برس پہلے بھی ایک لڑکی نے میری دشواری محسوس کر کے اپنا اسکوٹر روکا تھا۔ آج بھی ایک لڑکی نے ایسا ہی کیا۔ دونوں نے کسی تعارف کے بغیر مدد کی، دونوں نے کسی صلے کی توقع نہیں کی، اور دونوں میری زندگی میں ایک مختصر سے لمحے کے لیے داخل ہوئیں۔

ان کے درمیان تقریباً تیس برس کا فاصلہ تھا۔ ایک دہلی کی سڑک پر ملی تھی، دوسری لکھنؤ کے عادل نگر میں۔ ایک کا چہرہ عام سا تھا، دوسری کی شخصیت میں ایک خاص کشش تھی۔ ان کی شکل و صورت میں کوئی ایسی مماثلت نہیں تھی جسے بنیاد بنا کر انہیں ایک ہی شخص قرار دیا جا سکتا، لیکن ان کے جذبے میں ایک گہری مماثلت ضرور تھی۔

کیا یہی مماثلت میرے ذہن میں دونوں کو ایک دوسرے کے قریب لے آئی تھی؟

شاید ہم زندگی میں کچھ ایسے تجربات سے گزرتے ہیں جو ہمارے اندر ایک پیمانہ قائم کر دیتے ہیں۔ پھر جب کوئی نیا واقعہ اس پیمانے سے مطابقت رکھتا ہے تو ہمیں محسوس ہوتا ہے کہ ہم پہلے بھی اس صورت حال سے گزر چکے ہیں۔ ممکن ہے آج کی لڑکی نے مجھے ماضی کی لڑکی کی یاد اسی لیے دلائی ہو کہ دونوں نے میرے ساتھ ایک جیسا انسانی سلوک کیا تھا۔

لیکن کیا کسی احساس کی وضاحت کر دینا اس کے اسرار کو ختم کر دیتا ہے؟

میں جانتا تھا کہ محض مماثلت کسی تعلق کا ثبوت نہیں ہوتی۔ پھر بھی میرا ذہن اس امکان کو چھوڑنے پر آمادہ نہیں تھا کہ شاید ان دونوں ملاقاتوں کے درمیان کوئی ایسا رشتہ ہو جسے میں سمجھ نہیں پا رہا ہوں۔

گھر پہنچ کر بھی میں دیر تک اسی واقعے کے بارے میں سوچتا رہا۔ آج کی لڑکی نے میرا نام اور میرا پیشہ جان لیا تھا، لیکن میں اس کے بارے میں کچھ نہیں جان سکا تھا۔ میرے پاس اس کا وزٹنگ کارڈ نہیں تھا، نہ اس کا نام، نہ اس کے بارے میں کوئی ایسی معلومات جن کی مدد سے اسے تلاش کیا جا سکتا۔

اگر وہ واقعی ایک اجنبی تھی تو پھر اس کی مسکراہٹ مجھے اتنی مانوس کیوں لگی؟ اور اگر وہ وہی لڑکی تھی جس نے تیس برس پہلے میری مدد کی تھی، تو اس نے مجھے پہچاننے کا کوئی واضح اشارہ کیوں نہیں دیا؟

کیا اس نے بھی میرے وزٹنگ کارڈ پر نام پڑھ کر مجھے پہچان لیا تھا؟ کیا اس کے چہرے پر ابھرنے والی حیرت محض میرے پروفیسر ہونے کی وجہ سے تھی، یا اس کے پیچھے کوئی پرانی یاد بھی چھپی ہوئی تھی؟ اور اگر وہ مجھے پہچان گئی تھی تو اس نے اپنا تعارف کیوں نہیں کرایا؟

ممکن ہے میرے تمام سوالات کی بنیاد ایک غلط مفروضہ ہو۔ ممکن ہے اس لڑکی کا تیس برس پہلے والی لڑکی سے کوئی تعلق نہ ہو۔ لیکن ایک دوسرا سوال بھی تھا: اگر دونوں الگ الگ تھیں تو کیا اس حقیقت سے اس ملاقات کی معنویت کم ہو جاتی ہے؟

شاید نہیں۔

کیونکہ اس واقعے کی اہمیت اس بات پر منحصر نہیں تھی کہ آج کی لڑکی کون تھی۔ اس کی اہمیت اس بات میں بھی تھی کہ اس کے مختصر سے عمل نے میرے اندر ایک پرانی یاد کو زندہ کر دیا تھا۔ اس نے مجھے یاد دلایا تھا کہ زندگی میں بعض اوقات ہم کسی شخص کو نہیں، اس کے ذریعے محسوس کیے گئے انسانی جذبے کو یاد رکھتے ہیں۔

اس رات میں نے محسوس کیا کہ وقت صرف واقعات کو ماضی میں نہیں دھکیلتا، وہ ان کے معنی بھی بدل دیتا ہے۔ تیس برس پہلے اس لڑکی کی مدد میرے لیے ایک سادہ سا واقعہ تھی۔ آج، اسی طرح کے ایک دوسرے واقعے کے بعد، وہ یاد ایک نئے مفہوم کے ساتھ میرے سامنے موجود تھی۔

کیا ماضی واقعی بدل سکتا ہے؟ واقعات تو نہیں بدلتے، لیکن ان کے بارے میں ہمارا شعور بدل جاتا ہے۔ جو بات کبھی معمولی دکھائی دیتی ہے، وہ برسوں بعد ہماری زندگی کے کسی بڑے سوال کا نقطۂ آغاز بن سکتی ہے۔

رات گہری ہونے لگی۔ میں نے آنکھیں بند کیں تو دہلی کی وہ سڑک اور لکھنؤ کی یہ گلی ایک دوسرے میں مدغم ہونے لگیں۔ مجھے محسوس ہوا جیسے زندگی نے تیس برس کے فاصلے کو سمیٹ کر دو مختصر ملاقاتوں میں بدل دیا ہو۔ ایک ملاقات ماضی میں تھی، دوسری آج؛ ایک میں ایک لڑکی نے مجھے میری منزل تک پہنچنے میں مدد دی تھی، دوسری میں ایک لڑکی نے میرے اسکوٹر کو اسٹینڈ پر لگانے میں ہاتھ بٹایا تھا۔

دونوں ملاقاتیں ختم ہو چکی تھیں، لیکن ان سے پیدا ہونے والا سوال ابھی باقی تھا۔

شاید انسان کی زندگی بھی اسی طرح کے سوالوں سے تشکیل پاتی ہے۔ ہم واقعات کو دیکھتے ہیں، ان کے معنی تلاش کرتے ہیں اور پھر اپنی سمجھ کے مطابق انہیں کسی ترتیب میں رکھ دیتے ہیں۔ لیکن زندگی ہمیشہ ہماری بنائی ہوئی ترتیب کی پابند نہیں ہوتی۔ کچھ واقعات اپنی تمام تر سادگی کے باوجود ہمارے سامنے ایسے امکانات کھول دیتے ہیں جنہیں نہ پوری طرح ثابت کیا جا سکتا ہے، نہ آسانی سے رد کیا جا سکتا ہے۔

آج کی لڑکی کا چہرہ میرے ذہن میں اب بھی روشن ہے۔ اس کی مسکراہٹ، کارڈ پڑھتے وقت اس کی حیرت اور جاتے ہوئے اس کے چہرے پر ابھرنے والی اداسی بار بار یاد آتی ہے۔ ہر بار مجھے محسوس ہوتا ہے کہ اس مختصر سی ملاقات میں کوئی ایسی بات ضرور تھی جسے میں سمجھ نہیں سکا۔

شاید میرا ذہن ایک عام واقعے کو پراسرار بنا رہا ہے۔ شاید ایک جیسے انسانی جذبے نے دو الگ الگ چہروں کو میری یادداشت میں ایک دوسرے کے قریب کر دیا ہے۔ اور شاید یہ بھی ممکن ہے کہ ان دونوں ملاقاتوں کے درمیان کوئی ایسا تعلق ہو جس کی حقیقت مجھ پر کبھی آشکار نہ ہو۔

میں نہیں جانتا۔

لیکن اس واقعے نے مجھے یہ ضرور سوچنے پر مجبور کیا ہے کہ انسان کی زندگی میں بعض ملاقاتیں اپنے اختتام کے بعد شروع ہوتی ہیں۔ جب دو انسان ایک دوسرے سے جدا ہوتے ہیں تو ان کا ظاہری تعلق ختم ہو جاتا ہے، لیکن کبھی کبھی ان کی ملاقات ہمارے اندر ایک ایسا سلسلہ شروع کر دیتی ہے جو مدتوں جاری رہتا ہے۔ اجنبی اپنی راہ لے لیتے ہیں، مگر ان کے چھوڑے ہوئے سوال ہمارے ساتھ چلتے رہتے ہیں۔

شاید کسی ملاقات کی اصل معنویت اس کی طوالت میں نہیں، اس اثر میں ہوتی ہے جو وہ ہمارے وجود پر چھوڑ جاتی ہے۔ کچھ لوگ ہماری زندگی میں برسوں رہ کر بھی کوئی نشان نہیں چھوڑتے، اور کچھ چند لمحوں کی رفاقت کے بعد ہماری یادوں کا مستقل حصہ بن جاتے ہیں۔

وہ لڑکی بھی میری زندگی میں چند لمحوں کے لیے آئی تھی۔ اس نے میری مدد کی، میں نے اس کا شکریہ ادا کیا اور وہ چلی گئی۔ اس وقت مجھے اندازہ نہیں تھا کہ اس کا یہ مختصر سا عمل تیس برس بعد بھی میرے ذہن میں ایک سوال کی صورت زندہ ہوگا۔

آج بھی میں سوچتا ہوں کہ اگر وہ لڑکی دوبارہ مل جائے تو کیا میں اس سے پوچھ سکوں گا کہ تم کون ہو؟ کیا تم وہی ہو جو تقریباً تیس برس پہلے جواہر لعل نہرو یونیورسٹی ۔۔۔۔۔ کے راستے میں میری مدد کے لیے رکی تھی؟

یا پھر وہ محض ایک اجنبی تھی، جس کی بے تکلفی اور مسکراہٹ نے میرے حافظے میں ایک پرانی کہانی کو دوبارہ زندہ کر دیا؟

ممکن ہے مجھے کبھی اس سوال کا جواب نہ ملے۔ لیکن کیا ہر سوال کا جواب مل جانا ضروری ہے؟ شاید کچھ سوال اپنی معنویت جواب ملنے سے نہیں، ہمارے اندر زندہ رہنے سے حاصل کرتے ہیں۔ وہ ہمیں اپنی یادوں، اپنے احساسات اور اپنے فیصلوں پر دوبارہ غور کرنے کا موقع دیتے ہیں۔

میں آج بھی اس لڑکی کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ نہ اس کا نام، نہ اس کی منزل، نہ اس کی زندگی کی کہانی۔ میرے پاس صرف ایک مختصر سی ملاقات کی یاد ہے اور ایک ایسا سوال ہے جس کا جواب میرے پاس نہیں۔

لیکن شاید اس کہانی میں سب سے اہم بات یہ نہیں کہ وہ لڑکی کون تھی۔ اہم بات یہ ہے کہ ایک اجنبی کی بے غرض مدد نے میرے اندر انسان سے انسان کے تعلق کے بارے میں ایک ایسا احساس جگایا جو تیس برس گزرنے کے باوجود باقی ہے۔

پھر بھی، جب کبھی اس دن کا خیال آتا ہے تو میرے ذہن میں وہی سوال ابھرنے لگتا ہے۔ دہلی کی سڑک پر ملنے والی لڑکی اور لکھنؤ کے عادل نگر میں میری مدد کرنے والی لڑکی، کیا وہ محض دو الگ الگ انسان تھیں، یا میرے حافظے نے ان کے درمیان کوئی ایسا رشتہ قائم کر دیا تھا جس کی حقیقت میں کبھی تصدیق نہیں کر سکوں گا؟

میں اس سوال کا جواب نہیں جانتا۔

شاید کبھی جان بھی نہ سکوں۔

لیکن اس دن سے ایک بات ضرور میرے شعور کا حصہ بن گئی ہے: زندگی میں بعض اجنبی ہمارے لیے اس وقت تک اجنبی نہیں رہتے جب تک ان کی یاد ہمارے اندر زندہ رہتی ہے۔ ان کا نام بھول سکتا ہے، چہرہ دھندلا سکتا ہے، ملاقات کی تفصیلات وقت کے ساتھ بدل سکتی ہیں، مگر ان کے عمل سے پیدا ہونے والا احساس کبھی کبھی ہماری یادداشت میں اپنی الگ شناخت بنا لیتا ہے۔

اور جب کوئی نیا واقعہ اس احساس کو چھو لیتا ہے تو ماضی ایک بار پھر ہمارے سامنے آ کھڑا ہوتا ہے۔

تب ہم اپنے آپ سے پوچھتے ہیں: کیا یہ محض اتفاق ہے، یادداشت کا فریب ہے، یا انسانی تجربے کی کوئی ایسی حقیقت جسے ہم ابھی پوری طرح سمجھ نہیں پائے؟

میرے پاس ان سوالوں کا کوئی حتمی جواب نہیں۔

میرے پاس صرف ایک یاد ہے، دو ملاقاتیں ہیں اور ایک سوال ہے، جو تیس برس کے فاصلے کے باوجود میرا پیچھا کر رہا ہے۔

''آخر وہ لڑکی کون تھی؟'' (ختم شد)

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی لکھنؤ کیمپس، لکھنؤ
موبائل: 9628845713

لوگ تبدیلی چاہتے ہیں

کھرگے کا بی جے پی پر اتراکھنڈ کے عوام کو دھوکہ دینے کا الزام



نئی دہلی، (یواین آئی) کانگریس صدر اور راجیہ سبھا میں قائد حزب اختلاف ملکارجن کھرگے نے پیر کے روز اتراکھنڈ کی بی جے پی حکومت پر سخت حملہ کرتے ہوئے الزام لگایا کہ اقتدار میں دس سال گزارنے کے باوجود اس نے ریاست کے عوام کی امیدوں اور امنگوں کو دھوکہ دیا ہے۔ انہوں نے ریاست میں امن وقانون کی صورت حال خراب ہونے، خواتین کے تحفظ سے متعلق بڑھتی تشویش اور جواب دہی یقینی بنانے میں مسلسل ناکامی کا بھی الزام عائد کیا۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر جاری ایک بیان میں کھرگے نے کہا کہ پہاڑی ریاست کے عوام بی جے پی کی ڈبل انجن حکومت سے تیزی سے مایوس ہورہے ہیں اور اب وہ حکومت سے جواب اور حکمرانی میں تبدیلی کا مطالبہ کررہے ہیں۔ انہوں نے کہا، اتراکھنڈ میں بی جے پی کی ڈبل انجن حکومت کے دس سال ریاست کے عوام کی امیدوں اور امنگوں سے دھوکہ کرنے کے سوا کچھ ثابت نہیں ہوئے ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ امن وقانون کی صورت حال کی خرابی، خواتین کے تحفظ پر سنگین سوالات، اقتدار میں بیٹھے لوگوں کا تکبر اور جواب دہی سے مسلسل گریز نے حکومت پر عوام کے اعتماد کو کمزور کردیا ہے۔ کھرگے نے کہا کہ کانگریس اتراکھنڈ کے عوام کے حقوق اور مفادات کی آواز بلند کرنے کے لیے پوری طرح پرعزم ہے اور ریاستی حکومت کے خلاف سڑکوں سے لے کر اسمبلی تک اپنی جدوجہد جاری رکھے گی۔ انہوں نے کہا کہ پارٹی عام شہریوں کو درپیش مسائل اٹھاتی رہے گی اور اقتدار میں بیٹھے لوگوں کو جواب دہ بنائے گی۔ انہوں نے کہا، اتراکھنڈ کے عوام اب جواب چاہتے ہیں اور تبدیلی کے خواہاں ہیں۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے عوام کا اعتماد دوبارہ حاصل کرنے اور اچھی حکمرانی وعوامی فلاح و بہبود پر مبنی متبادل فراہم کرنے کے کانگریس کے عزم کا اظہار کیا۔

کھرگے نے کہا، ہمارا عزم عوام کا اعتماد جیتنا اور دیو بھومی اتراکھنڈ کو ایک محفوظ، حساس اور جواب دہ حکومت دینا ہے، جو ہر چیز سے بڑھ کر عوامی مفاد کو ترجیح دے۔ کانگریس صدر کا یہ حملہ ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب پارٹی 2027 کے اتراکھنڈ اسمبلی انتخابات کی تیاریوں میں تیزی لا رہی ہے اور 2022 میں دوبارہ اقتدار میں آنے والی بی جے پی کو حکومت سے بے دخل کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ ریاست میں اپنی تنظیمی موجودگی مضبوط بنانے میں مصروف کانگریس، حکمراں جماعت کے خلاف عوامی شکایات کو ایک وسیع سیاسی چیلنج میں تبدیل کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ کھرگے کے بیان سے ان مسائل کا بھی اشارہ ملتا ہے جو کانگریس کی انتخابی مہم میں اہمیت اختیار کرسکتے ہیں۔ ان میں امن وقانون، خواتین کا تحفظ، جواب دہی اور حکمرانی میں مبینہ تکبر جیسے معاملات شامل ہیں، جنہیں پارٹی ریاست میں بی جے پی کی مسلسل حکمرانی کو چیلنج کرنے کے لیے نمایاں طور پر اٹھا سکتی ہے۔

’پرانے دنوں کی یادیں تازہ ہوگئیں‘

سونیا گاندھی ملاقات کرنے پہنچیں تو لالو نے خوشی کا کیا اظہار



نئی دہلی۔ کانگریس پارلیمانی پارٹی کی چیئرپرسن سونیا گاندھی آج راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) کے سربراہ لالو یادو سے ملاقات کرنے پہنچیں۔ دونوں کے درمیان یہ ملاقات لوک سبھا رکن اور لالو یادو کی بیٹی میسا بھارتی کے دہلی واقع رہائش پر ہوئی۔ لالو فیملی کی طرف سے اس ملاقات کو عام ملاقات بتاتے ہوئے کہا گیا ہے کہ وہ لالو پرساد کی عیادت کرنے پہنچی تھیں۔ حالانکہ اس میٹنگ کے کئی سیاسی معنی نکالے جارہے ہیں۔

قابل ذکر ہے کہ اپوزیشن پارٹیوں کے اتحاد ’انڈیا بلاک‘ نے اس وقت الیکشن کمیشن اور چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے خلاف محاذ کھول رکھا ہے۔ ایسے حالات میں سونیا گاندھی اور لالو پرساد کی ملاقات کو انڈیا بلاک کی یکجہتی کی شکل میں بھی دیکھا جارہا ہے۔ سونیا گاندھی اور لالو یادو کے سیاسی تعلقات پرانے دور سے ہی اچھے رہے ہیں۔ ایسے میں کانگریس کی قیادت میں الیکشن کمیشن کے خلاف چل رہی مہم کو مزید مضبوطی مل سکتی ہے۔ اس ملاقات کے بعد لالو پرساد نے اپنے آفیشیل ’ایکس‘ ہینڈل پر کچھ تصویریں شیئر کی ہیں۔ اس کے ساتھ ہی انھوں نے پوسٹ میں لکھا ہے کہ ”عزت مآب میڈم سونیا گاندھی جی نے گھر پر پہنچ کر صحت سے متعلق جانکاری حاصل کی۔ پرانے دنوں کی یادیں تازہ ہوگئیں۔ گفتگو ہوئی کہ کس طرح یو پی اے حکومت کے دنوں میں ہم لوگوں نے نوجوانوں، کسانوں، جوانوں اور عام لوگوں کے لیے شفاف وفلاحی منصوبے نافذ کیے، ساتھ ہی منریگا، آر ٹی ای، آر ٹی آئی جیسے قوانین سے ملکی باشندوں کو مضبوط کیا گیا۔“ وہ مزید لکھتے ہیں کہ ”گفتگو میں یہ بھی یاد کیا گیا کہ سردار منموہن سنگھ جی کی قیادت میں بہار کی ترقی کے لیے کس طرح 1.45 لاکھ کروڑ روپے سے زیادہ کی رقم دی گئی۔“ سونیا گاندھی اور لالو پرساد کی ملاقات کے وقت بہار کے سابق نائب وزیر اعلیٰ اور لالو پرساد کے بیٹے تیجسوی یادو بھی موجود تھے۔

این ایچ اے آئی نے ہائی وے انٹرچینج علاقوں سے مٹی نکالنے پر پابندی عائد کردی، سخت نگرانی کی ہدایت

نئی دہلی، (یواین آئی) نیشنل ہائی ویز اتھارٹی آف انڈیا (این ایچ اے آئی) نے ٹھیکیداروں کو ہائی وے انٹرچینج کے لوپس، ریمپس اور اس جیسے دیگر علاقوں کے لیے حاصل کی گئی زمین سے تعمیراتی کاموں کی غرض سے مٹی نکالنے سے روک دیا ہے۔ اتھارٹی کا کہنا ہے کہ بے دریغ کھدائی سے ایسی زمین کو نقصان پہنچ رہا ہے جو نکاسیٔ آب، شجرکاری اور شاہراہوں کے دیگر مقاصد کے لیے مختص ہے۔ اتھارٹی کی جانب سے جاری کردہ پالیسی سرکلر کے مطابق یہ پابندی زیر تعمیر سمیت تمام قومی شاہراہوں کے منصوبوں پر لاگو ہوگی۔ این ایچ اے آئی نے بتایا کہ اس کے علم میں ایسے کئی معاملات آئے ہیں جن میں ٹھیکیداروں اور رعایتی معاہدے کے تحت کام کرنے والی کمپنیوں نے شاہراہوں کی تعمیر کے دوران مٹی بھرائی اور زمین کی سطح ہموار کرنے کی ضروریات پوری کرنے کے لیے حاصل شدہ زمین سے مٹی نکالی۔ اس طرح کی کھدائی سے زمین میں گڑھے پڑ سکتے ہیں، پانی جمع ہوسکتا ہے اور قدرتی نکاسیٔ آب کا نظام متاثر ہوسکتا ہے، جس کے نتیجے میں زمین اپنے مقررہ مقصد کے لیے ناموزوں ہوجاتی ہے۔ اتھارٹی نے سرکلر میں واضح کیا ہے کہ محض اس وجہ سے کہ کوئی زمین پروجیکٹ کے حقِ گزر (آر او ڈبلیو) کے اندر دستیاب ہے یا وہاں سے مٹی کی نقل وحمل آسان ہے، اسے مٹی حاصل کرنے کے مقام کے طور پر استعمال نہیں کیا جاسکتا۔ یہ سرکلر انٹرچینج کے لوپس کے اندر واقع زمین، ریمپس اور سڑکوں کے درمیان کے علاقوں اور این ایچ اے آئی کی جانب سے حاصل کیے گئے اسی نوعیت کے دیگر حصوں پر لاگو ہوگا۔ اتھارٹی نے کہا کہ یہ علاقے شاہراہ کے حقِ گزر کا حصہ ہیں اور عموماً ان کا استعمال شجرکاری، تزئین و آرائش، ماحولیاتی بہتری، نکاسیٔ آب کے انتظام اور زمین کی مناسب سطح برقرار رکھنے کے لیے کیا جاتا ہے۔ اس نے کہا کہ صرف اس بنیاد پر ٹھیکیداروں کو مٹی نکالنے کی اجازت دینا کہ زمین پروجیکٹ کی حدود میں دستیاب ہے، بعد میں اس کی بحالی پر اضافی اخراجات کا سبب بن سکتا ہے۔

اتھارٹی کا کہنا ہے کہ بے دریغ کھدائی سے ایسی زمین کو نقصان پہنچ رہا ہے جو نکاسیٔ آب، شجرکاری اور شاہراہوں کے دیگر مقاصد کے لیے مختص ہے

تاہم، این ایچ اے آئی نے واضح کیا ہے کہ منظور شدہ شاہراہ کے انجینئرنگ ڈیزائن کے تحت ضروری کھدائی پر اس پابندی کا اطلاق نہیں ہوگا۔ بنیادوں، ڈھانچوں، زمین کی سطح ہموار کرنے، نکاسیٔ آب کے کاموں اور زمین کی کٹائی و بھرائی کے لیے کھدائی جاری رکھی جاسکتی ہے، بشرطیکہ یہ منظور شدہ نقشوں، سطحوں اور مقررہ مقدار کے مطابق ہو۔ البتہ اس طرح کی کھدائی سے حاصل ہونے والی مٹی کو غیر متعلقہ تعمیراتی سرگرمیوں کے لیے استعمال نہیں کیا جاسکے گا۔ منظور شدہ ڈیزائن کی ضروریات سے زیادہ کھدائی کے لیے مجاز اتھارٹی کی پیشگی تحریری منظوری لازمی ہوگی۔ اجازت کے خواہش مند ٹھیکیداروں کو اس سلسلے میں تکنیکی جواز، مجوزہ زمینی سطح، نکاسیٔ آب کے انتظامات اور زمین کے مقررہ استعمال پر ممکنہ اثرات کی تفصیلات پیش کرنا ہوں گی۔

این ایچ اے آئی نے واضح کیا ہے کہ ایسی منظوری ملنے کے باوجود متعلقہ علاقے کو عمومی طور پر تعمیراتی مٹی حاصل کرنے کے مقام کے طور پر استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ اتھارٹی نے اپنے انجینئروں اور آزاد انجینئروں کو ہدایت دی ہے کہ وہ ان احکامات پر عمل درآمد کی نگرانی کریں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ شاہراہوں کے لیے حاصل کی گئی زمین کو غیر مجاز کھدائی کے لیے استعمال نہ کیا جائے۔ کسی بھی خلاف ورزی کی صورت میں کھدائی کا کام فوری طور پر روک دیا جائے اور اس کی جگہ اور حدود سمیت تمام تفصیلات متعلقہ پروجیکٹ ڈائریکٹر کو رپورٹ کی جائیں۔ سرکلر میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ جہاں ضروری ہو، متاثرہ زمین کی بحالی کا کام ٹھیکیدار یا رعایتی معاہدے کے تحت کام کرنے والی کمپنی کو اپنے خرچ پر کرنا ہوگا۔

بحریہ کے لیے 53,866 کروڑ روپے کی لاگت سے آٹھ نئے جنگی جہاز تیار کیے جائیں گے



نئی دہلی، (یواین آئی) وزارت دفاع نے ہندوستانی بحریہ کے لیے اگلی نسل کے آٹھ کارویٹ جنگی جہاز تیار کرنے کے سلسلے میں گارڈن ریچ شپ بلڈرز اینڈ انجینئرز لمیٹڈ (جی آر ایس ای) اور گوا شپ یارڈ لمیٹڈ (جی ایس ایل) کے ساتھ 53,866.50 کروڑ روپے کے معاہدے کیے ہیں۔ وزارت دفاع نے پیر کے روز یہاں بتایا کہ ان معاہدوں پر کرتویہ بھون- 2 میں دفاعی سکریٹری راجیش کمار سنگھ کی موجودگی میں دستخط کیے گئے۔ وزیر دفاع راجناتھ سنگھ نے اسے ملک کے مقامی جہاز سازی کے شعبے کے لیے بڑی خوشخبری قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ دفاعی شعبے میں خودانحصاری کی سمت ایک اہم قدم ہے۔ معاہدے کے تحت جی آر ایس ای پانچ جنگی جہاز تیار کرے گا، جبکہ جی ایس ایل کو تین جنگی جہاز بنانے کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ اس منصوبے کی خاص بات یہ ہے کہ پہلی مرتبہ ہندوستانی بحریہ خود ان جنگی جہازوں کا ڈیزائن تیار کرے گی، جبکہ مسابقتی عمل کے ذریعے منتخب کیے گئے دفاعی سرکاری شعبے کے ادارے ان کی تعمیر کریں گے۔ ان نئے جنگی جہازوں میں جدید میزائلوں، ہتھیاروں اور سینسر نظام سمیت جدید ترین صلاحیتیں موجود ہوں گی۔ ان کی مدد سے بحریہ فضا، سمندر کی سطح اور زیر سمندر علاقوں میں کارروائیاں انجام دے سکے گی۔ ان جنگی جہازوں کی شمولیت سے سمندری تجارتی راستوں کی حفاظت، دشمن کے جہازوں اور آبدوزوں کے خلاف کارروائی، ساحلی تحفظ، ساحلی سمندری آپریشنز اور سمندری نگرانی کی صلاحیت مزید مضبوط ہوگی۔ معاہدوں پر دستخط کے بعد مسٹر سنگھ نے سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ میں کہا، ہندوستان کے مقامی جہاز سازی کے شعبے کے لیے یہ بہت اچھی خبر ہے۔ ہندوستانی بحریہ کے اگلی نسل کے کارویٹ منصوبے سے ملک کے جہاز سازی کے شعبے کو اہم فروغ ملے گا۔ اس سے دفاعی سرکاری اداروں، نجی شپ یارڈز اور ہندوستانی صنعتی شراکت داروں، جن میں چھوٹی، بہت چھوٹی اور درمیانے درجے کی صنعتیں بھی شامل ہیں، کے درمیان تعاون مضبوط ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ ان جہازوں کی تعمیر سے آئندہ دس برسوں کے دوران شپ یارڈز میں تقریباً 72 لاکھ افرادی دن کے روزگار کے مواقع پیدا ہوں گے، جبکہ معاون صنعتوں اور چھوٹی، بہت چھوٹی اور درمیانہ درجے کی صنعتوں میں 460 لاکھ افرادی یوم کا روزگار پیدا ہوگا۔ راجناتھ سنگھ نے کہا کہ ہندوستان میں تیار کردہ سامان اور آلات، مقامی ٹیکنالوجی اور ہندوستانی ہنرمندی ومہارت کے استعمال کو فروغ دے کر یہ منصوبہ دفاعی مینوفیکچرنگ میں خود انحصاری حاصل کرنے کی سمت ایک بڑا قدم ثابت ہوگا۔ ساتھ ہی اس سے وزیر اعظم نریندر مودی کے میک اِن انڈیا کے عزم کو مزید تقویت ملے گی۔ وزارت دفاع کے مطابق اس منصوبے سے ملک کی مقامی جہاز سازی کی صنعت کو بھی فروغ حاصل ہوگا۔ اس کے تحت دفاعی سرکاری اداروں، نجی شپ یارڈز اور ہندوستانی صنعتی شراکت داروں، بشمول چھوٹی، بہت چھوٹی اور درمیانہ درجے کی صنعتوں کے درمیان تعاون میں اضافہ ہوگا۔ منصوبے میں ہندوستان میں تیار کردہ اشیا اور آلات، مقامی ٹیکنالوجی اور ہندوستانی ہنرمندی و مہارت کے استعمال کو فروغ دیا جائے گا۔

میری مقبولیت بڑھ گئی ھے

سیکورٹی بڑھائی جائے، تیج پرتاپ یادو کا حکومت سے مطالبہ

’جن شکتی جنتا دل‘ کے قومی صدر اور لالو پرساد یادو کے بڑے بیٹے تیج پرتاپ یادو نے مرکزی حکومت اور بہار حکومت سے اپنی سیکورٹی بڑھانے کی اپیل کی ہے۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم ’ایکس‘ پر تیج پرتاپ یادو نے لکھا کہ ’ریئلٹی شو رائز اینڈ فال 2‘ میں کام کرکے واپس آنے کے بعد سے میری مقبولیت میں کافی اضافہ ہوا ہے۔ آج میں جہاں بھی جاتا ہوں، وہاں بڑی تعداد میں لوگ مجھ سے ملنے اور میرے ساتھ تصاویر کھنچوانے کے لیے جمع ہو جاتے ہیں۔ کئی بار بھاری بھیڑ مجھے چاروں طرف سے گھیر لیتی ہے، جس سے نہ صرف میری ذاتی سیکورٹی بلکہ کسی ناخوشگوار واقعے کا خدشہ بھی برقرار رہتا ہے۔ تیج پرتاپ یادو نے کہا کہ یہ انتہائی تشویش کا معاملہ ہے کہ ریاستی حکومت کی جانب سے مجھے صرف ایک سیکورٹی اہلکار فراہم کیا گیا ہے، لیکن عوامی مقامات پر جس طرح بھاری بھیڑ مجھے چاروں طرف سے گھیر لیتی ہے، اس سے نہ صرف میری سیکورٹی کو خطرہ ہے بلکہ میرے ساتھ تعینات واحد سیکورٹی اہلکار کی حفاظت بھی خطرے میں پڑ جاتی ہے۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ ایسے حالات میں خدشہ ہے کہ بھیڑ میرے سیکورٹی اہلکار کو بھی گھیر سکتی ہے، اس کے ساتھ کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش آسکتا ہے یا اس کا سرکاری ہتھیار چھیننے جیسا سنگین واقعہ بھی ہوسکتا ہے۔ ایسی صورتحال میں میری اور میرے سیکورٹی اہلکار دونوں کی جان خطرے میں پڑ سکتی ہے۔ تیج پرتاپ یادو نے کہا کہ میں اس سلسلے میں مرکزی حکومت اور بہار حکومت کو کئی بار زبانی طور پر آگاہ کر چکا ہوں۔ اس کے علاوہ خط کے ذریعے بھی اپنی سیکورٹی کے حوالے سے درخواست کر چکا ہوں، لیکن اب تک میری سیکورٹی کے انتظامات میں مناسب اضافہ نہیں کیا گیا ہے۔

راوت کا مودی، شاہ اور چیف الیکشن کمشنر پر نشانہ، انڈیا اتحاد کی ریلی تبدیلی کے عوامی مطالبے کا اشارہ

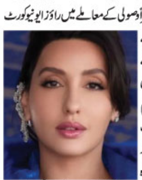


نئی دہلی، (یواین آئی) شیوسینا (یو بی ٹی) کے رکن پارلیمنٹ سنجے راوت نے پیر کے روز وزیر اعظم نریندر مودی، مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ اور چیف الیکشن کمشنر (سی ای سی) گیانیش کمار پر سخت حملہ کرتے ہوئے دعویٰ کیا کہ رام لیلا میدان میں انڈیا اتحاد کی چلو دہلی ریلی میں بڑی تعداد میں لوگوں کی شرکت حکومت کی تبدیلی کے بڑھتے ہوئے عوامی مطالبے کا اشارہ ہے۔ راجیہ سبھا کے رکن راوت نے یہ بھی کہا کہ بی جے پی کو مہاراشٹر کے لیے تشویش ظاہر کرنے کا کوئی اخلاقی حق نہیں ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر پارٹی کو واقعی ریاست کی فکر ہوتی تو وہ بالا صاحب ٹھاکرے کی قائم کردہ شیوسینا میں پھوٹ نہ ڈلواتی۔ بی جے پی کے اس دعوے کو مسترد کرتے ہوئے کہ کسی منتخب حکومت کو آسانی سے اقتدار سے بے دخل نہیں کیا جاسکتا، راوت نے موجودہ حکومت کی قانونی حیثیت پر سوال اٹھائے اور چیف الیکشن کمشنر پر اسے اقتدار تک پہنچانے میں مدد کرنے کا الزام لگایا۔ انہوں نے الزام لگایا، یہ حکومت عوام کے ووٹوں سے منتخب نہیں ہوئی، بلکہ صرف چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے کرم سے اقتدار میں آئی ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ الیکشن کمیشن کے سربراہ کو فوری طور پر عہدے سے ہٹایا جائے۔ راوت نے مزید کہا کہ کانگریس رہنما راہل گاندھی کا سیاسی مستقبل امت شاہ نہیں بلکہ عوام طے کریں گے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ اقتدار سے محروم ہونے کے بعد وزیر اعظم اور ان کی حکومت کو قانونی کارروائی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ قومی سلامتی اور سرحدوں کے انتظام کے معاملے پر امت شاہ کو نشانہ بناتے ہوئے شیو سینا (یو بی ٹی) کے رہنما نے بنگلہ دیش سے غیر قانونی نقل مکانی کے دعووں پر سوال اٹھائے اور مبینہ دراندازی کے لیے وزیر داخلہ کو ذمہ دار ٹھہرایا۔ راوت نے کہا، اگر بنگلہ دیش کی 15 کروڑ آبادی میں سے 13.5 کروڑ افراد غیر قانونی دراندازوں کے طور پر ہندوستان میں داخل ہوچکے ہیں تو یہ وزیر داخلہ امت شاہ کی براہ راست ناکامی ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ وزیر اعظم مودی، ملک کی سرحدوں کی حفاظت میں مبینہ ناکامی پر امت شاہ کو برطرف کریں۔ 1974 میں جے پرکاش نارائن کی قیادت میں چلائی گئی تاریخی ایمرجنسی مخالف تحریک سے موازنہ کرتے ہوئے راوت نے دعویٰ کیا کہ اتوار کو رام لیلا میدان میں منعقدہ انڈیا اتحاد کی ریلی نے بھیڑ کی تعداد اور عوامی جوش وخروش کے معاملے میں پہلے کے مظاہروں کو پیچھے چھوڑ دیا۔ مہاراشٹر کے علاقائی رہنماؤں کے مرکزی اسٹیج سے خطاب نہ کرنے کی وجہ بتاتے ہوئے راوت نے کہا کہ بڑی تعداد میں لوگوں کی آمد کے باعث منتظمین پر پروگرام جلد مکمل کرنے کا دباؤ تھا۔ انہوں نے کہا کہ حامی صبح آٹھ بجے ہی جلسہ گاہ پہنچنا شروع ہوگئے تھے، جس کے نتیجے میں مرکزی اسٹیج کے قریب بہت بڑا مجمع جمع ہوگیا۔ راوت نے کہا، ریلی کو مقررہ وقت پر ختم کرنے کے لیے ہم نے اے آئی سی سی کے جنرل سکریٹری کے سی وینوگوپال سے درخواست کی کہ وہ راہل گاندھی کی تقریر بلاتاخیر شروع کروائیں۔ چلو دہلی ریلی کو کامیاب قرار دیتے ہوئے، راوت نے کہا کہ قومی دارالحکومت میں جگہ جگہ حفاظتی رکاوٹیں کھڑی کیے جانے کے باوجود اس اجتماع نے مرکز کو یہ پیغام دیا ہے کہ عوام مبینہ انتظامی یا انتخابی ہیرا پھیری برداشت نہیں کریں گے۔

راؤز ایونیو کورٹ نے نورا فتحی کی سرزنش کی

200 کروڑ روپے وصولی کے معاملے میں سمن کے باوجود نہیں ہوئیں پیش

نئی دہلی۔ بالی ووڈ اداکارہ نورا فتحی کو 200 کروڑ روپے کی جبراً وصولی کے معاملے میں راؤز ایونیو کورٹ نے سخت پھٹکار لگائی ہے۔ بڑا جعلساز سکیش چندر شیکھر سے جڑے اس معاملے میں نورا کو پیر کے روز عدالت میں حاضر ہونے کے لیے سمن بھیجا گیا تھا، لیکن وہ عدالت نہیں پہنچیں۔ دہلی پولیس نے عدالت کو بتایا کہ نورا فتحی کو سمن بھیجا گیا تھا، لیکن اسے یہ معلوم نہیں ہے کہ وہ عدالت آئیں گی یا نہیں۔ ان کے وکیل نے عدالت میں حاضری سے رعایت کے لیے درخواست دائر کی ہے۔ اس پر عدالت نے نورا کے وکیل کو پھٹکار لگاتے ہوئے کہا کہ وہ ایک گواہ ہیں اور انہیں یہاں موجود ہونا چاہیے تھا۔ ان کا رویہ مناسب نہیں ہے، عدالت کو ہلکے میں نہ لیں۔



سکیش چندر شیکھر سے وابستہ 200 کروڑ روپے کے منی لانڈرنگ معاملے میں اس سے قبل انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) نے نورا فتحی سے پوچھ تاچھ کی تھی۔ یہ معاملہ 2021 کے اوائل کا ہے۔ 34 سالہ اداکارہ کو دہلی کی راؤز ایونیو کورٹ میں گواہ کے طور پر 2 نومبر بروز پیر کو پیش ہونا تھا۔ اب عدالت نے نورا کے رویے کو نامناسب قرار دیتے ہوئے ان پر تنقید کی ہے۔ عدالت نے نورا فتحی کے وکیل سے یہ بھی کہا کہ وہ ان سے کہیں کہ عدالت کو بے وقوف بنانے کی کوشش نہ کریں۔ ناراض عدالت نے سرزنش کرنے کے بعد نورا فتحی کو نیا سمن جاری کیا ہے۔ اب 6 نومبر بروز جمعہ کو عدالت میں پیش ہونے کے لیے کہا گیا ہے۔

امین الشریعہ سید علی بافقیہ کا سانحہ ارتحال، علمی حلقوں میں غم کی لہر

کالی کٹ (عبدالکریم امجدی) کیرالہ کے معروف صوفی بزرگ عالم دین، سمستھا کیرالہ جمعیۃ العلماء کے نائب صدر اور جامعہ مرکز الثقافۃ السنیہ کے صدر اعلیٰ سید علی بافقیہ تنگل داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔ پیر کی شام 5 بج کر 20 منٹ پر کالی کٹ کے ایک نجی اسپتال میں آپ نے آخری سانس لی۔ آپ کی عمر 88 برس تھی۔ آپ متعدد تنظیموں کے سربراہ، محلّ قاضی ہونے کے ساتھ سنی ایجوکیشن بورڈ آف انڈیا اور سنی جمعیۃ المعلمین کے ریاستی صدر بھی تھے۔ ان کے انتقال پر علما، مشائخ، مذہبی وسماجی شخصیات اور عقیدت مندوں نے گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے اسے ایک بڑا روحانی خسارہ قرار دیا۔ مرحوم کی نمازِ جنازہ منگل کو دوپہر ایک بجے کوئلانڈی میں ادا کی جائے گی۔



حضرت سید علی بافقیہ کے انتقال کے پیشِ نظر سنی ایجوکیشن بورڈ کے تحت چلنے والے تمام مدارس میں تعطیل کا اعلان کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں بورڈ کے دفتر نے باضابطہ اطلاع جاری کی ہے۔ علمی و دینی خدمات سے معمور زندگی حضرت سید علی بافقی تنگل 1938ء میں کیرالا کے ممتاز سادات خاندان، خاندانِ بافقیہ میں سید احمد بافقیہ اور شریفہ نفیسہ بیوی کے صاحبزادے کی حیثیت سے پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم کوئلانڈی میں اپنے گھر کے قریب واقع میپلا اسکول سے حاصل کی۔ 1950ء میں تلی پرمب کے قوت الاسلام عربک کالج میں داخلہ لیا۔ اس کے بعد کالی کٹ وکوئلانڈی اور پرپننگاڈی کی جامع مساجد میں علمی استفادے کا سلسلہ جاری رکھا، پھر 1965ء میں پٹی کادکی جامعہ نوریہ میں اعلیٰ تعلیم کے لیے داخلہ لیا۔ جامعہ نوریہ میں پانچ سال تک تعلیم حاصل کی اور اسی دوران طلبہ کی تنظیم ”نورالعلماء“ کے پہلے صدر منتخب ہوئے۔ پٹی کاد میں آپ کے ہم درس پناکاڈ عمر علی شہاب تنگل تھے، جامعہ نوریہ سے ماہنامہ ”المنیر“ کی اشاعت کا آغاز بھی آپ ہی کی قیادت میں ہوا۔ حافظ محمد مُصلیار، کٹی محمد مُصلیار، کوتو ملا ابوبکر مُصلیار اور ای کے ابوبکر مُصلیار آپ کے ممتاز اساتذہ میں شمار ہوتے ہیں۔ چھ دہائیوں پر محیط دینی قیادت حضرت سید علی بافقی تنگل تقریباً چھ دہائیوں سے کوئلانڈی کی ولیا کم جامع مسجد میں خطیب کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہے تھے۔ اس کے ساتھ آپ کوئلانڈی کے خلفان اداروں کے صدر کی حیثیت سے بھی سرگرم عمل رہے۔

یونیسیف کا بچوں کی ذہنی صحت سے متعلق خبروں کی ذمہ دارانہ اشاعت پر زور

ذہنی صحت اور خودکشی سے متعلق خبروں میں سنسنی خیزی سے گریز کریں، ہر ساتواں نوجوان ذہنی صحت کے مسئلے سے دوچار، یونیسیف نے ظاہر کی تشویش



نئی دہلی (یواین آئی) یونیسیف نے بچوں اور کم سن بچوں کی دماغی صحت کے بارے میں تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ذہنی صحت اور خودکشی سے متعلق خبروں کی اشاعت میں میڈیا رہنما اصولوں کی پابندی، بچوں اور نوجوانوں کی عزت و وقار کا تحفظ اور نقصان دہ دقیانوسی تصورات سے گریز ضروری ہے۔ یونیسیف انڈیا نے سینئر صحافیوں، ذرائع ابلاغ کے اداروں، ذہنی صحت کے ماہرین، سماجی کارکنوں اور ذہنی صحت کے مسائل سے خود گزرنے والے افراد کو ایک میز پر جمع کرکے اس بات پر تبادلہ خیال کیا کہ ذمہ دارانہ میڈیا رپورٹنگ کس طرح بچوں، نوعمروں اور نوجوانوں کی ذہنی صحت کے لیے سازگار ماحول پیدا کرنے، علاج اور مدد حاصل کرنے کی حوصلہ افزائی کرنے اور سماجی تعصب کم کرنے میں مددگار ثابت ہوسکتی ہے۔ اس سلسلے میں آج نئی دہلی میں الفاظ کی اہمیت: بچوں کی ذہنی صحت سے متعلق سماجی تعصب میں کمی اور خودکشی کی روک تھام کے لیے ذمہ دارانہ میڈیا رپورٹنگ کے موضوع پر گول میز اجلاس منعقد کیا گیا۔ اس میں قومی اور ریاستی سطح کے میڈیا اداروں کے سینئر مدیران اور صحافیوں نے ذہنی صحت کے ماہرین اور اپنے تجربات بیان کرنے والے نوجوانوں کے ساتھ مل کر غور کیا کہ ذرائع ابلاغ ذہنی صحت کے بارے میں بامعنی، باخبر اور حساس عوامی مکالمے کو کس طرح فروغ دے سکتے ہیں۔

عالمی ادارہ صحت (ڈبلیو ایچ او) کے مطابق دنیا بھر میں 10 سے 19 سال کی عمر کا ہر ساتواں نوجوان کسی نہ کسی ذہنی صحت کے مسئلے سے دوچار ہے۔ ان میں سے بہت سے معاملات کی شناخت نہیں ہوپاتی اور نہ ہی متاثرہ افراد کو علاج میسر آتا ہے، جس کے نتیجے میں ان کی صحت، تعلیم اور نشوونما پر سنگین اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ ذہنی صحت کے نصف مسائل کی ابتدا 14 سال کی عمر تک ہوجاتی ہے، اس لیے بروقت شناخت اور علاج طویل مدتی نقصانات کو کم کرنے میں اہم کردار ادا کرسکتے ہیں۔ پرنٹ اور ٹیلی ویژن میڈیا کے ساتھ سوشل میڈیا اور دیگر ڈیجیٹل پلیٹ فارموں کے تیزی سے پھیلاؤ نے ذمہ دارانہ رپورٹنگ کی اہمیت مزید بڑھا دی ہے، کیونکہ ان ذرائع کے ذریعے چند ہی منٹوں میں لاکھوں افراد تک خبریں پہنچ جاتی ہیں۔ درست معلومات، محتاط زبان اور رازداری کا احترام نقصان دہ تصورات کو چیلنج کرنے میں مدد دے سکتے ہیں، جبکہ سیاق وسباق سے عاری یا سنسنی خیز رپورٹنگ سماجی تعصب اور نقصان کا سبب بن سکتی ہے۔

افتتاحی خطاب میں یونیسیف کے ڈپٹی نمائندہ (پروگرام) جیسپر مولر نے کہا کہ ذہنی صحت اور نفسیاتی بہبود بچوں کے بنیادی حقوق کا اہم حصہ ہیں۔ ذہنی صحت اس بات پر گہرے اثرات مرتب کرتی ہے کہ بچے کیسا محسوس کرتے ہیں، کس طرح سیکھتے ہیں، بامعنی تعلقات قائم کرتے ہیں اور اپنی زندگی سے متعلق فیصلوں میں کس حد تک حصہ لیتے ہیں۔ تاہم ذہنی صحت سے وابستہ سماجی تعصب کے باعث بہت سے بچے اور نوعمر مدد حاصل کرنے سے ہچکچاتے ہیں۔ انہوں نے میڈیا پر زور دیا کہ وہ مثبت کردار ادا کرے۔ ان کا کہنا تھا کہ سماجی تعصب کم کرنے کے لیے ایسا عوامی مکالمہ ضروری ہے جو ذہنی صحت کے مسائل کے بارے میں فہم اور اعتماد پیدا کرے۔ میڈیا سازگار ماحول تشکیل دینے، امتیازی سلوک کم کرنے اور علاج تک رسائی کی حوصلہ افزائی میں اہم کردار ادا کرسکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یونیسیف عوامی بیداری بڑھانے اور ہر بچے کے ذہنی ونفسیاتی بہبود کے حق کو فروغ دینے کے لیے پرعزم ہے۔ ہندوستان میں ذہنی صحت کے مسائل سے دوچار افراد کے لیے سماجی تعصب اور علاج تک محدود رسائی بدستور بڑی رکاوٹیں ہیں۔ قومی ذہنی صحت سروے 16-2015 کے مطابق ذہنی امراض کے علاج میں 84.5 فیصد کا خلا پایا گیا، جو علاج کی سہولتوں تک رسائی اور عوامی بیداری میں اضافے کی ضرورت کو ظاہر کرتا ہے۔ قومی جرائم ریکارڈ بیورو (این سی آر بی) کی رپورٹ ہندوستان میں حادثاتی اموات اور خودکشی 2024 کے مطابق ملک میں خودکشی کے 1,70,746 واقعات درج کیے گئے۔

دیوالی پر دہلی کے دوبارہ گیس چیمبر بننے کا خطرہ: عام آدمی پارٹی

نئی دہلی، (یواین آئی) عام آدمی پارٹی (عآپ) نے دیوالی پر گرین پٹاخے جلانے کی اجازت دیے جانے کے معاملے پر پیر کو دہلی اور مرکزی حکومت کو نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ گرین پٹاخوں کی آڑ میں عام آلودگی پھیلانے والے پٹاخوں کی فروخت اور استعمال ہوسکتا ہے، جس کے نتیجے میں دیوالی کے بعد دہلی ایک بار پھر گیس چیمبر بن سکتی ہے۔ عآپ کے دہلی پردیش صدر سوربھ بھاردواج نے کہا کہ دہلی کے عوام کو آلودگی سے بچانے کے لیے حکومت کی جانب سے کوئی ٹھوس انتظام نظر نہیں آرہا ہے اور لوگ اپنے حال پر چھوڑ دیے گئے ہیں۔ انہوں نے سوال کیا کہ جب دیوالی کی تاریخ ایک سال پہلے سے طے ہوتی ہے تو سپریم کورٹ کی جانب سے گرین پٹاخے جلانے کی اجازت عین آخری وقت میں کیوں دی جاتی ہے؟ انہوں نے کہا کہ کیا پٹاخے بنانے والوں کو پہلے سے معلوم تھا کہ انہیں دہلی کے لیے گرین پٹاخے تیار کرنے ہیں، یا پھر عام پٹاخوں پر ہی گرین پٹاخوں کا لیبل لگا کر انہیں بازار میں فروخت کے لیے پیش کردیا جائے گا؟

بی جے پی 4 نومبر کو گورکھپور میں جمہوریت بچاؤ پد یاترا کے ساتھ طاقت کا کرے گی مظاہرہ



گورکھپور: 2 نومبر (پی این ایس) بھارتیہ جنتا پارٹی نے گورکھپور میں اپنے علاقائی دفتر میں 4 نومبر کو سیو ڈیموکریسی پد یاترا کو تاریخی بنانے کے لیے ایک اہم میٹنگ کی۔ میٹنگ میں ریاستی صدر پنکج چودھری بھی موجود تھے۔ بی جے پی کے قومی صدر نتن نوین اور ریاست کے وزیر اعلی یوگی آدتیہ ناتھ بھی اس پد یاترا میں شرکت کریں گے۔ علاقائی دفتر میں اتوار کو دن رات میٹنگ جاری رہی تا کہ 'جمہوریت بچاؤ، انارکی ہٹاؤ' پد یاترا کو کامیاب بنایا جا سکے۔ میٹنگ سے خطاب کرتے ہوئے یو پی بی جے پی کے صدر پنکج چودھری نے کہا کہ اپوزیشن انتشار پھیلا رہی ہے، آئینی اداروں کو کٹہرے میں کھڑا کر رہی ہے اور انہیں کمزور کرنے کی سازش کر رہی ہے۔ بی جے پی اس پد یاترا کے ذریعے تمام حقائق کے ساتھ عوام کو جواب دے گی۔ ریاستی صدر نے کہا کہ پچھلے کچھ دنوں سے اپوزیشن اداروں پر سوالیہ نشان لگا کر عوام کے ذہنوں میں کنفیوژن پیدا کر رہی ہے اور جمہوری نظام میں عدم اعتماد پیدا کرنے کی سازش کر رہی ہے۔ پنکج چودھری نے کہا کہ عوامی مینڈیٹ کو قبول کرنے کے بجائے آئینی اداروں پر تنقید کا رجحان جمہوریت کے لیے اچھا نہیں ہے۔ گورکھپور میں ہونے والا یہ مارچ جمہوریت اور آئینی اداروں پر عوام کا اعتماد مزید مضبوط کرے گا۔ پارٹی عہدیداروں اور کارکنوں سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ ہر ڈویژن، بوتھ اور گھر گھر پہنچ کر زیادہ سے زیادہ لوگوں کو اس مہم سے جوڑیں۔ عوام کا اعتماد بی جے پی کا سب سے بڑا اثاثہ ہے اور یہ مارچ اس اعتماد کو مزید مضبوط کرے گا۔

بی جے پی گورکھپور کے علاقائی صدر ونود رائے نے بتایا کہ مارچ کے لیے وسیع پیمانے پر تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ مارچ ایک تاریخی واقعہ اور عوامی شرکت سے بھرپور ہوگا۔ اپنے صدارتی خطاب میں علاقائی صدر ونود رائے نے کہا کہ عوام خود اس مارچ کے ذریعے جمہوری عمل اور منصفانہ انتخابی نظام سے متعلق اپوزیشن کی طرف سے اٹھائے جانے والے سوالات اور کنفیوژن کا جواب دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی جمہوری اقدار اور آئینی اداروں کے ساتھ اپنی وابستگی کے ساتھ اپنا پیغام عوام تک پہنچائے گی۔ انہوں نے کہا کہ مارچ کے لیے عام لوگوں میں زبردست جوش و خروش پایا جاتا ہے۔ جمہوریت بچاؤ مہم کا یہ مارچ صرف ایک پروگرام نہیں ہے بلکہ عوام میں سچائی پھیلانے کا عہد ہے۔ ہمارے کارکنان گھر گھر جا کر آئینی اداروں سے حقائق کے ساتھ سوال کر کے اپوزیشن کی طرف سے پھیلائے گئے کنفیوژن کا مقابلہ کریں گے۔ گورکھپور خطہ کے تمام 12 اضلاع میں تیاریاں آخری مراحل میں ہیں اور ہر سطح پر کارکنوں میں زبردست جوش و خروش ہے۔ 4 نومبر کو یہ مارچ عوام کی شرکت کا نیا ریکارڈ قائم کرے گا۔ اس میٹنگ میں گورکھپور علاقہ کے تمام عہدیدار موجود تھے۔ میٹنگ کو گورکھپور ریجن کے ریجنل جنرل سکریٹری راہل سریواستو نے ماڈریٹ کیا۔

گورکھپور میں جنتا درشن: چیف منسٹر نے شکایت کنندگان کی شکایات سنیں، افسران کو انہیں حل کرنے کی ہدایت دی



گورکھپور: 2 نومبر (پی این ایس) گورکھپور کے اپنے دورے کے دوسرے دن پیر کو وزیر اعلی یوگی آدتیہ ناتھ نے جنتا درشن پر آئے شکایت کنندگان کی شکایات سنیں اور افسروں کو انہیں قابل اعتماد طریقے سے حل کرنے کی ہدایت دی۔ جنتا درشن کے دوران، انہوں نے آئی جی آر ایس پورٹل پر درج ہونے والی غلط رپورٹس کی شکایات پر ناراضگی کا اظہار کیا اور انہیں درج کرانے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی ہدایت دی۔ گورکھ ناتھ مندر کے احاطے میں مہنت دگ وجے ناتھ اسمرتی بھون کے باہر پیر کو منعقد جنتا درشن میں وزیر اعلیٰ نے تقریباً 200 لوگوں کی شکایات سنیں۔ وزیر اعلیٰ نے لوگوں کی شکایات سنتے ہوئے انہیں یقین دلایا کہ وہ ہر ایک کے مسائل کے حل کو یقینی بنائیں گے۔ انہوں نے انہیں یقین دلایا کہ کسی کو گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ انہوں نے کچھ لوگوں کی جانب سے زمینوں پر قبضے کی شکایات کے خلاف سخت قانونی کارروائی کی ہدایت کی۔ کچھ لوگ جنتا درشن پر اپنے علاج کے لیے مالی مدد لینے آئے تھے۔ وزیر اعلیٰ نے انہیں یقین دلایا کہ فنڈز کی کمی ان کے علاج میں رکاوٹ نہیں بنے گی۔ انہوں نے افسروں کو ہدایت دی کہ وہ اسپتال کے تخمینہ کے عمل کو تیزی سے مکمل کر کے حکومت کو پیش کریں۔ وزیر اعلیٰ کے صوابدیدی فنڈ سے علاج کے لیے مناسب فنڈز فراہم کیے جائیں گے۔ جنتا درشن میں شرکت کرنے والی ایک معذور نوجوان خاتون نے اپنے خاندان کی مالی مشکلات کا ذکر کیا اور اپنے انٹرمیڈیٹ پاس کرنے والے بھائی کے لیے ملازمت کی درخواست کی۔ چیف منسٹر نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ اس درخواست کے سلسلے میں مناسب مدد فراہم کریں۔ پیر کی صبح گورکھناتھ مندر کے گائے کے شیڈ میں وزیر اعلی یوگی کی جانوروں کے ساتھ دیکھی گئی۔ گائے کی خدمت کے دوران کئی مویشی وزیر اعلیٰ کے پیار کے لیے تڑپنے لگے، تو انہوں نے پیار سے انہیں تسلی دی، 'چلو، چلو، وہاں آؤ، ورنہ تمہیں تکلیف ہوگی۔' بس یہ پکار سن کر مویشی دوسری طرف آ گئے جہاں وزیر اعلیٰ نے انہیں ذاتی طور پر روٹی اور گڑ کھلایا۔

مرحوم منا لال موریہ کے بیٹے آدتیہ نے آسمان میں بنائی نئی پہچان

رکن اسمبلی اوشا موریہ سمیت اہل خانہ نے دی مبارکباد، حامیوں میں بھی جوش و خروش



فتح پور۔ ایریاں بلاک کے سلطان پور گھوش علاقے میں واقع ڈولی کا پُروا کے رہنے والے آدتیہ موریہ عرف گڈو نے ہوابازی کی تربیت کے دوران 200 گھنٹے کی کامیاب پرواز مکمل کر کے ضلع کا نام روشن کیا ہے۔ رائے بریلی واقع اندرا گاندھی نیشنل فلائنگ اکیڈمی (آئی جی آر یو اے) میں تربیت حاصل کر رہے آدتیہ کی اس کامیابی سے اہل خانہ کے ساتھ ہی سلطان پور گھوش اور آس پاس کے علاقوں میں خوشی کا ماحول ہے۔ گاؤں والوں نے اسے پورے گاؤں کے لیے فخر کا لمحہ قرار دیا ہے۔ آدتیہ موریہ سابق وزیر مملکت مرحوم منا لال موریہ کے چھوٹے بیٹے اور حسین گنج اسمبلی حلقے کی سماجوادی پارٹی کی رکن اسمبلی اوشا موریہ کے فرزند ہیں۔ انہوں نے جون 2023 میں کمرشل پائلٹ لائسنس کے لیے داخلہ امتحان دیا تھا، جس میں 52 ویں رینک حاصل کی۔ اس کے بعد 2 نومبر 2023 کو انہوں نے آئی جی آر یو اے رائے بریلی میں داخلہ لیا اور طیارہ اڑانے کی تربیت شروع کی۔ اسی سلسلے میں اتوار کو انہوں نے 200 گھنٹے کی کامیاب تربیتی پرواز مکمل کی۔ آدتیہ نے بتایا کہ تربیت کے دوران انہوں نے دو قسم کے طیارے اڑانے کی تربیت حاصل کی۔ ان میں ڈائمنڈ ایئر کرافٹ 40 سی ایس اور ڈائمنڈ ایئر کرافٹ 42 ملٹی انجن شامل ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ 200 گھنٹے کی پرواز کی تربیت مکمل کرنا کمرشل پائلٹ بننے کی سمت میں ایک اہم کامیابی ہے۔ مستقبل میں بڑے کمرشل طیارے اڑانے کے لیے متعلقہ طیارے کے مطابق اضافی تربیت حاصل کرنا ہوگی۔ انہوں نے اپنی کامیابی کا سہرا اپنے تربیت کاروں، بزرگوں، اہل خانہ اور خیر خواہوں کو دیتے ہوئے سب کا شکریہ ادا کیا۔ آدتیہ کی کامیابی پر ان کی والدہ اور رکن اسمبلی اوشا موریہ، بڑے بھائی وِکلپ موریہ، بہنوں نِشا، پوجا اور جیوتی سمیت خاندان کے دیگر افراد نے خوشی کا اظہار کیا۔ ان کے دادا ننکو موریہ، چھوٹے دادا کلّو موریہ، بڑے والد چھیدی لال موریہ، چچا ہری چندر موریہ، منوج موریہ، بابو موریہ اور سنجے موریہ نے ان کے روشن مستقبل کے لیے دعائیں دیں۔ وہیں ماموں یوگیندر موریہ (لالا)، رام نارائن موریہ سمیت دیگر معاونین نے بھی مبارکباد پیش کی۔ گاؤں کے پردھان سنجیت سنگھ یادو نے حامیوں کے ساتھ خوشی کا اظہار کیا اور دیہی باشندوں میں مٹھائیاں تقسیم کیں۔ رام پال موریہ ڈگری کالج، گنیش شنکر ودیارتھی گرلز انٹر کالج اور ایم ایل ایم پبلک اسکول سلطان پور گھوش کے عملے نے بھی آدتیہ کو مبارکباد دیتے ہوئے نیک خواہشات پیش کیں۔ گاؤں والوں کا کہنا ہے کہ اب تک گڈو کے نام سے پہچانے جانے والے آدتیہ نے اپنی محنت اور لگن سے پائلٹ کے طور پر ایک نئی شناخت قائم کی ہے۔

دو بھائیوں نے برباد کر دی طالبہ کی زندگی، وہ چیختی رہی، مگر رحم نہ آیا

'درندوں' کا پولس نے کیا برا حال



فیروز آباد: 2 نومبر (پی این ایس) یہاں کے خیر گڑھ تھانہ علاقے کے ایک گاؤں میں اتوار کو کھیت میں مردہ پائی گئی ایک نوعمر لڑکی کے ساتھ زیادتی کی گئی۔ اتوار کی رات دیر گئے خیر گڑھ تھانوں، مکھن پور پولیس، اسپیشل آپریشن گروپ (ایس او جی) اور سرویلانس ٹیم کی مشترکہ کارروائی کے دوران پولیس اور ملزمان کے درمیان فائرنگ کا تبادلہ ہوا۔ فائرنگ کے تبادلے میں مرکزی ملزم دو دیگر بدنام زمانہ مجرموں کے ساتھ ٹانگ میں گولی مار کر گرفتار کر لیا گیا۔ پولیس نے ان کے قبضے سے غیر قانونی اسلحہ، گولہ بارود، مقتولہ کا موبائل فون اور ایک موٹر سائیکل برآمد کیا۔ ایس ایس پی آدتیہ لنگھے نے بتایا کہ ملزمان آپس میں بھائی ہیں۔ ان کی شناخت رشی اور جگت کے طور پر ہوئی ہے، جو خیر گڑھ تھانے کے نگلا ساکتو کے رہنے والے ہیں۔ رات دیر گئے ان کی آمد کی اطلاع ملنے پر پولیس نے نگلا رمیا سے ہائی وے کی طرف جانے والی سڑک کو گھیرے میں لے لیا تھا۔ انہوں نے محاصرہ توڑنے کے لیے پولیس پر فائرنگ کی۔ خیر گڑھ، مکھن پور، ایس او جی اور جائے وقوعہ پر موجود سرویلانس ٹیموں کی پولیس نے جوابی کارروائی کی اور دونوں کو ٹانگ میں گولی لگی۔ پولیس کی پوچھ گچھ کے دوران مرکزی ملزم رشی نے اپنے جرم کا اعتراف کرتے ہوئے بتایا کہ وہ تقریباً چھ ماہ سے متاثرہ کے ساتھ رابطے میں تھا۔ وقوعہ کی رات اس نے متاثرہ کو کھیتوں میں بلایا جہاں اس نے زیادتی کی اور جب اس نے مزاحمت کی تو خوف کے مارے اس کا گلا گھونٹ دیا۔ لڑکی جب بے ہوش ہو گئی تو وہ اسے جائے وقوعہ پر چھوڑ کر فرار ہو گیا۔ اس وقت اس کا بھائی جگت اور تیسرا ساتھی بھی اس کے ساتھ تھا۔ پولیس نے رشی کے پاس سے ایک پستول، دو زندہ کارتوس، دو خالی کارتوس، متاثرہ کا سام سنگ کی پیڈ موبائل اور ایک اسپلنڈر موٹر سائیکل برآمد کی جس کے بغیر نمبر پلیٹ ہے۔ ایک اور ملزم جگت کے پاس سے ایک غیر قانونی پستول، ایک زندہ کارتوس اور ایک خالی کارتوس برآمد ہوا۔ مرکزی ملزم رشی کے خلاف خیر گڑھ پولیس اسٹیشن میں مار پیٹ اور ہنگامہ آرائی کے سابقہ مقدمات درج ہیں اور اب نئے مقدمات کے تحت اسے سخت قانونی جانچ پڑتال کا سامنا ہے۔

یوگی کا سماج وادی پارٹی پر سخت حملہ: کہا سپا یوپی کے لیے لعنت، اقتدار میں آتے ہی مچاتی ہے تباہی



گونڈہ: 2 نومبر (پی این ایس) وزیر اعلی یوگی آدتیہ ناتھ نے پیر کو اتر پردیش کے گونڈہ کے گورا اسمبلی حلقہ تیج پور میں منعقدہ ایک پروگرام میں شرکت کی۔ انہوں نے سماج وادی پارٹی پر سخت حملہ کرتے ہوئے کہا کہ سماج وادی پارٹی ریاست کے لیے ایک لعنت ہے۔ جب بھی اقتدار میں آئی اس نے تباہی مچائی۔ اس سے پہلے ریاست فسادات اور کرفیو سے دوچار تھی اور لوگ تہواروں سے پہلے ہی اپنی حفاظت کے بارے میں فکرمند رہتے تھے۔ آج، اتر پردیش فسادات اور کرفیو سے آزاد ہے۔ وزیر اعلیٰ نے 2 نومبر 1990 کو ایودھیا میں رام جنم بھومی تحریک کے دوران کار سیوکوں پر فائرنگ کا ذکر کرتے ہوئے اس وقت کی ایس پی حکومت کو نشانہ بنایا۔ انہوں نے کہا کہ 2 نومبر 1990 کو اس وقت کی حکومت نے ایودھیا میں رام بھکتوں پر گولی چلائی تھی۔ آج بی جے پی حکومت ایودھیا میں رام مندر کی تعمیر کی راہ ہموار کرتے ہوئے رام بھکتوں پر پھول برسا رہی ہے۔ اس سے قبل درگا پوجا کے پنڈال اور مذہبی تقریبات پر تنازعہ کھڑا ہوا تھا۔ یہاں تک کہ دیوی پاٹن ڈویژن میں درگا پوجا کی اجازت بھی نہیں دی گئی تھی۔ کانوڑ یاترا پر پابندی لگانے کی کوششیں کی گئیں۔ اب نوراتری اور کنوریاترا جیسے پروگرام پر امن طریقے سے منعقد ہو رہے ہیں۔ چیف منسٹر نے سماج وادی پارٹی کی حکومت پر غریبوں کے مفادات کو نظر انداز کرنے اور نوجوانوں کے مستقبل کو خطرے میں ڈالنے کا الزام لگایا۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت غریب بچوں کی نا قدری ہوتی تھی۔ گونڈا، بلرام پور اور بہرائچ میں نامعلوم بیماریوں سے بچوں کی موت کے واقعات رپورٹ ہوئے۔ محکمہ صحت سے استفسار کرنے کے باوجود مرض کی تشخیص نہیں ہو سکی۔ پچھلی حکومت میں غریبوں کے حقوق پر ڈاکہ ڈالا گیا اور نوجوانوں کے لیے روزگار کے مواقع سے سمجھوتہ کیا گیا۔ 2016 کے سوچھ بھارت ابھیان کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس وقت گونڈہ کا شمار ملک کے سب سے گندے شہروں میں ہوتا تھا۔ سماج وادی پارٹی کے دور حکومت میں ہوئے اناج گھوٹالہ کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ریاست میں غریب لوگ سرکاری اسکیموں کے فوائد تک رسائی حاصل کرنے سے قاصر تھے۔ موجودہ حکومت کے تحت، راشن، کھانا پکانے کی گیس، اور آیوشمان بھارت جیسی اسکیموں کا فائدہ ضرورت مندوں تک پہنچایا جا رہا ہے۔

کانپور: چھوٹی بہن کی شادی سے پہلے تیز رفتار گاڑی چھین لیا بھائی، مچا کہرام

کونپور: 2 نومبر (پی این ایس) ہنومنت وہار میں اتوار کی دیر رات ایک تیز رفتار گاڑی کی زد میں آ کر ابھے سچن (23) کی موت ہو گئی۔ وہ کام ختم کرنے کے بعد پیدل گھر واپس آ رہا تھا کہ نوبستہ چوراہے کے قریب ایک گاڑی نے اسے پیچھے سے ٹکر مار دی۔ ہسپتال میں علاج کے دوران تشویشناک حالت میں دم توڑ گیا۔ ابھے، جو اپنے والد کی موت کے بعد اپنی ماں اور تین بہنوں کی کفالت کے لیے ایک مزدور کے طور پر کام کر رہا تھا، اپنے خاندان کو بے سہارا چھوڑ گیا۔ ان کی چھوٹی بہن کیرتی کی شادی 20 نومبر کو ہونی تھی۔ جس بھائی نے اسے دینا تھا وہ اب زندہ نہیں ہے۔ بابا نگر کے چترویدی بلڈنگ کے رہنے والے ابھے کے والد کا کچھ سال قبل بیماری سے انتقال ہو گیا تھا۔ اس کی ماں، اوشا، ایک گھریلو خاتون ہیں۔ تین بہنوں میں سے سب سے بڑی شادی شدہ ہے، جبکہ کیرتی کی شادی اجتماعی شادی کے لیے طے ہے۔ ایک بہن ابھی پڑھ رہی ہے۔ اپنے والد کی موت کے بعد، ابھے نے ٹائلیں اور پتھر بچھانے کا کام شروع کیا تھا اور خاندان کی کفالت کے لیے ایک مزدور کے طور پر کام کرنے لگا۔ اہل خانہ کے مطابق اتوار کی رات دیر گئے سائٹ پر کام ختم کرنے کے بعد ابھے پیدل گھر واپس آ رہا تھا۔ نوبستہ چوراہے کے قریب ایک تیز رفتار گاڑی نے اسے پیچھے سے ٹکر مار دی۔ راہگیروں نے ابھے کو سڑک پر نازک حالت میں پڑا دیکھا اور پولیس کو اطلاع دی۔ پولیس موقع پر پہنچی اور اسے نجی اسپتال لے گئی۔ انہوں نے گھر والوں کو موبائل فون کے ذریعے اطلاع دی۔ اہل خانہ کے پہنچنے پر ڈاکٹروں نے اس کی حالت نازک دیکھتے ہوئے اسے اسپتال ریفر کر دیا، جہاں وہ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے چل بسا۔

پولیس نے لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا۔ ماں اوشا ابھے کی موت سے براحال ہے۔ چھوٹی بہن کیرتی اپنے بھائی کی لاش دیکھ کر بے ہوش ہو گئی۔ وہ روتی رہی کہ اس کے والد کی موت کے بعد اس کا بھائی ہی خاندان کا واحد سہارا تھا۔ اب گھر کون چلائے گا، ماں کی دیکھ بھال کون کرے گا اور شادی کے بعد کون رخصت کرے گا؟ وہ گھر جو شادی کے بعد خوشیوں سے بھر جانا چاہیے تھا اب بھائی کی موت کے سوگ سے بھر گیا ہے۔ ہنومنت وہار پولیس اسٹیشن کے انچارج راجیو سنگھ نے بتایا کہ جائے وقوعہ اور آس پاس کے سی سی ٹی وی کیمروں کی فوٹیج کی جانچ کی جا رہی ہے۔ متاثرہ گاڑی اور ڈرائیور کی شناخت کے لیے کوششیں کی جا رہی ہیں۔

پولیس سے بے خوف چوروں نے ٹیوب ویلز کو نشانہ بنایا



دیوبند، 2/نومبر (ڈاکٹر فیروز خان) پولیس سے بے خوف چوروں نے گاؤں چکوالی میں 15 ٹیوب ویلز کو نشانہ بنا کر کئی سو میٹر تار سمیت اسٹارٹر، روٹر اور موٹر چوری کر لئے۔ گاؤں چکوالی کے رہنے والے کلبیر سنگھ نے کوتوالی میں دی گئی تحریر میں بتایا ہے کہ ان کے کھیت میں ٹیوب ویل لگا ہوا ہے گزشتہ رات چوروں نے ٹیوب ویل کا اسٹارٹر، روٹر، کئی سو میٹر کیبل چوری کر لیا اتنا ہی نہیں نامعلوم چوروں نے موٹر کی باڈی کے اندر سے تانبے کا تار نکال لیا اور موٹر کی باڈی کو کھیت میں ہی پھینک کر چلے گئے۔ متاثرہ کسانوں پرویش کمار، بلویر سنگھ، مانگے رام، اومویر سنگھ، رامپال، رام سنگھ، اومپال، وشال، وکرم سنگھ، کنور پال سنگھ اور سمن کے مطابق گزشتہ پندرہ دن کے دوران نامعلوم چوروں نے گاؤں اور اس کے اطراف میں کئی ٹیوب ویلوں پر چوری کی وارداتیں کی ہیں۔ جس سے کسانوں کا ہزاروں روپے کا نقصان ہوا ہے۔ کسانوں کے مطابق چوروں نے اسٹارٹر، روٹر، موٹر اور کیبل چوری کر کے انہیں ہزاروں روپے کا نقصان پہنچایا ہے۔ متاثرہ کسانوں نے کوتوالی میں دی گئی تحریر میں نامعلوم چوروں کے خلاف کارروائی کئے جانے کا مطالبہ پولیس سے کیا ہے۔ وہیں پولیس کا کہنا ہے کہ تحریر کی بنیاد پر جانچ شروع کر دی گئی ہے۔

بجلی کی تاروں اور آلات کی چوری کے معاملے میں تین ملزمان گرفتار



دیوبند، 2/نومبر (ڈاکٹر فیروز خان) دیوبند پولیس نے علاقے میں کسانوں کے ٹیوب ویلوں سے بجلی کی تاروں اور آلات کی چوری کے معاملے میں تین ملزمان کو گرفتار کیا ہے۔ ملزمان کی فراہم کردہ معلومات کی بنیاد پر، پولیس نے تقریباً 170 فٹ چوری شدہ بجلی کی تار اور چار کٹ آؤٹ برآمد کر لیے۔ گرفتار تینوں ملزمان رسول پور ٹانک گاؤں کے رہائشی ہیں۔ دیوبند کوتوالی انچارج انسپکٹر سندیپ بالیان نے بتایا کہ 31 اکتوبر کو سلیم پور گاؤں کے رہنے والے جھبل سنگھ نے پولیس اسٹیشن میں شکایت درج کرائی تھی، جس میں بتایا گیا تھا کہ نامعلوم چوروں نے اس کے اور علاقے میں تقریباً 10 دیگر کسانوں کے ٹیوب ویلوں سے بجلی کا سامان چوری کر لیا ہے۔ شکایت کی بنیاد پر پولیس نے مقدمہ درج کر کے چوروں کی تلاش شروع کر دی۔ انہوں نے بتایا کہ تفتیش کے دوران متعدد مشتبہ افراد کے نام سامنے آئے۔ شام کے وقت پولیس کی ایک ٹیم کپوری گاؤں کے نزدیک واقع نہر کی پٹڑی پر چیکنگ کر رہی تھی۔ پولیس نے خفیہ اطلاع پر کارروائی کرتے ہوئے تین ملزمان کو گرفتار کر لیا۔ ان کی شناخت برجیش ولد درشن، وشال ولد روہتاس اور وجے عرف وکی ولد موہن سنگھ ساکن رسول پور ٹانک کے طور پر ہوئی ہے۔ کوتوالی انچارج کے مطابق گرفتار ملزمان کے قبضے سے تقریباً 170 فٹ بجلی کی تار اور ٹیوب ویلوں سے چوری ہونے والے چار کٹ آؤٹ برآمد کر لیے گئے ہیں۔ اس ریکوری کی بنیاد پر، پولیس نے کیس میں مسروقہ سامان کی بازیابی سے متعلق دفعہ کو شامل کیا ہے۔ انسپکٹر سندیپ بالیان نے بتایا کہ تینوں ملزمان کے خلاف ضروری قانونی کارروائی کر عدالت میں پیش کرنے کے بعد جیل بھیج دیا ہے۔

گھیانہ میں خراب سڑکوں پر لوگوں میں ناراضگی: گاؤں والوں کا احتجاج

دیوبند، 2/نومبر (ڈاکٹر فیروز خان) دیوبند میں ٹوٹی ہوئی سڑکیں، سڑکوں پر پانی جمع ہونے اور جگہ جگہ پھیلی گندگی اور بنیادی سہولیات کی عدم دستیابی سے پریشان گاؤں والوں نے مظاہرہ کیا اور انتخابات کے بائیکاٹ کا اعلان کیا۔ انہوں نے عوامی نمائندوں کے گاؤں میں داخلے پر پابندی کا بھی اعلان کیا، مسائل کے حل ہونے تک احتجاج جاری رکھنے کا اعلان کیا۔ صبح کے وقت بڑی تعداد میں گاؤں والوں نے گاؤں کی مین سڑک پر جمع ہو کر احتجاج کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ سڑکیں خستہ حال ہیں، جگہ جگہ کچرے کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ آٹھ دہائیوں کے بعد بھی گاؤں کا تالاب گندگی سے بھرا ہوا ہے اور سڑکوں پر پانی بھرنے کا مسئلہ سب سے زیادہ پریشانی کا باعث بن رہا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ بارش کے موسم میں سڑکوں پر پانی کھڑا ہو جاتا ہے جس سے آنے جانے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ خستہ حال سڑکوں کی وجہ سے بچے، بوڑھے اور خواتین سب سے زیادہ پریشانی کا شکار ہیں۔

کشی نگر میں خوفناک سڑک حادثہ

ایک ہی خاندان کے پانچ افراد سمیت چھ لوگ ہلاک، دو کی حالت تشویشناک



کشی نگر: 2 نومبر (پی این ایس) اتر پردیش کے کشی نگر ضلع کے ہاٹا کوتوالی حلقے میں اتوار کی دیر رات ایک خوفناک سڑک حادثے میں چھ افراد جاں بحق ہو گئے۔ ان میں سے پانچ افراد ایک ہی خاندان کے تھے۔ حادثے میں دو لوگ شدید طور پر زخمی ہوئے ہیں، جنہیں علاج کے لیے ہسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ یہ حادثہ کار اور ٹرک کے درمیان آمنے سامنے کی ٹکر کے باعث پیش آیا۔ کوتوالی ہاٹا کے تھانہ انچارج دھرمیندر سنگھ نے بتایا کہ تمام لوگ رات کو ایک تقریب میں شرکت کے بعد اپنے گھر لوٹ رہے تھے۔ اسی دوران راستے میں ٹرک سے ان کی گاڑی کی ٹکر ہو گئی۔ حادثے میں موقعے پر ہی چھ افراد کی موت ہو گئی، جب کہ دو لوگ زخمی ہیں۔ زخمیوں کو ایمبولینس کی مدد سے بی آر ڈی میڈیکل کالج، گورکھپور بھیجا گیا ہے۔ دوسری طرف، لاشوں کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھجوا دیا گیا ہے۔ اس معاملے میں کیس درج کر کے آگے کی قانونی کارروائی اور تحقیقات کی جائے گی۔ یہ حادثہ ہاٹا کوتوالی علاقے کے تھرواڈیہ کے پاس پیش آیا۔ کپتان گنج تھانہ علاقے کے بھلوہی گاؤں کا ایک خاندان کار کے ذریعے رشتہ داروں کے ہاں ایک تقریب میں شرکت کے لیے گیا تھا۔ دیر رات تقریب سے واپس لوٹتے وقت ان کی کار سامنے سے آنے والے ٹرک سے ٹکرا گئی۔ ٹکر اتنی شدید تھی کہ کار بری طرح تباہ ہو گئی اور اس میں سوار چھ افراد دم توڑ گئے۔ حادثے کی اطلاع ملنے پر پولیس جائے وقوع پر پہنچی اور مقامی لوگوں کی مدد سے پولیس نے کڑی مشقت کے بعد کار میں پھنسے لوگوں کو باہر نکالا۔ زخمیوں کو فوری طور پر ہسپتال پہنچایا گیا، جہاں ان کی نازک حالت کو دیکھتے ہوئے انہیں گورکھپور میڈیکل کالج ریفر کر دیا گیا ہے۔ اس دردناک حادثے میں ایک ہی خاندان کے پانچ افراد کی موت سے بھلوہی گاؤں میں کہرام مچا ہوا ہے اور پورے علاقے میں سوگ کی لہر ہے۔ فی الحال پولیس پورے معاملے کی تفتیش میں مصروف ہے۔ اس حادثے نے ایک خاندان کی خوشیوں کو پل بھر میں ماتم میں بدل دیا۔

بارہ بنکی دیوا میلے میں گونجی کبیر کی وانی، ممبئی کے کبیر کیفے بینڈ کے مظاہرے نے سامعین کو کیا متاثر



بارہ بنکی: 2 نومبر (پی این ایس) دیوا میلے میں اتوار کی شام ممبئی کے کبیر کیفے بینڈ کی گونج رہی۔ ان کی طاقتور، روح پرور اور دلفریب پرفارمنس کے ساتھ، پورا پنڈال کبیر کے فلسفہ زندگی اور موسیقی کی مدھر لہروں میں ڈوبا ہوا تھا۔ معروف گلوکار نیرج آریہ کی آواز کے جادو اور گانے کے منفرد انداز نے حاضرین کے دل موہ لیے۔ اس سے پہلے ضلع مجسٹریٹ ایشان پرتاپ سنگھ، چیف ڈیولپمنٹ آفیسر پنکج ورما، ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نرنکر سنگھ، اور سب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گنجیتا اگروال نے چراغ جلا کر صوفی نائٹ کا افتتاح کیا۔ مشہور صوفی بزرگ حاجی وارث علی شاہ کے والد قربان علی شاہ کی یاد میں سالانہ 10 روزہ میلے میں ہر شام ثقافتی شام کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ اسی سلسلے میں اتوار کی شام ممبئی کے مشہور کبیر کیفے بینڈ نے کبیر کی آیات پڑھ کر آڈیٹوریم کو عقیدت سے بھر دیا۔ بینڈ کے مرکزی گلوکار، نیرج آریہ نے کئی مقبول گانوں کی دلکش پرفارمنس دی، جن میں مستکو رو ہے ویا پری تیرا، 'پنچھ تنوا کا بنا پنجرا'، 'سب چلا چلی کا کھیل'، 'مٹ کر مایا کا اہنکار'، 'پھر فقیری'، 'چادریہ جھینی لینا رے'، 'اور جھگڑو یا جھنیاں میرا رہنا'۔ کبیر کی لازوال کمپوزیشن 'چڑیا جھینی ری' کی کارکردگی نے سامعین کو روحانی تجربے سے بھر دیا۔ ان کے گیتوں میں زندگی کے فلسفے، خود شناسی، محبت، ترک اور انسانی شعور کے گہرے پیغامات کا اظہار کیا گیا۔ راگ، تال اور جذبات کے شاندار ہم آہنگی نے پورے اجتماع کو ایک صوفی احساس سے دوچار کر دیا۔ سامعین گرجدار تالیوں کے ساتھ فنکاروں کو داد دیتے ہوئے دیکھا گیا، جب کہ دیگر موسیقی کی تال پر جھومتے نظر آئے۔ کبیر کیفے ممبئی کا ایک مشہور انڈی فوک اور فوک فیوزن بینڈ ہے جو 15 ویں صدی کے مشہور سنت، کبیر داس کی کمپوزیشن اور دوہے کو جدید موسیقی کے انداز میں پیش کرتا ہے۔ یہ بینڈ راک، ریگے، پاپ، ہندوستانی لوک اور کرناٹک موسیقی کے مرکب میں کبیر داس کے اقوال گاتا ہے۔

اٹاوہ: گھریلو ناچاقی پر شرابی شوہر نے بیوی کا گلا دبا کر کیا قتل

اٹاوہ: 2 نومبر (پی این ایس) بھرے تھانہ علاقہ کے پالم گاؤں میں اتوار کی دیر رات گھریلو جھگڑے کی وجہ سے شوہر نے اپنی بیوی کا گلا گھونٹ کر قتل کر دیا۔ بتایا جاتا ہے کہ ملزم شراب کا عادی تھا اور اس کے زیر اثر بیوی کو اکثر ڈانٹتا اور مارتا تھا۔ اس واقعہ سے گاؤں میں کہرام مچ گیا۔ پولیس نے موقع پر پہنچ کر لاش کو تحویل میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا۔ ملزم شوہر واقعہ کے بعد سے مبینہ طور پر فرار ہے۔ پالم کے رہنے والے شیو پوجن سنگھ گرجر کا اتوار کی رات اپنی بیوی اودھیش کماری کے ساتھ خاندانی بات پر جھگڑا ہوا۔ بحث کے دوران جھگڑا بڑھ گیا۔ الزام ہے کہ شیو پوجن نے شراب کے نشے میں آ کر اپنی بیوی کا گلا گھونٹ دیا جس کے نتیجے میں اس کی موت ہو گئی۔ واقعہ سے خاندان میں کہرام مچ گیا۔ جب آس پاس کے لوگوں کو اس واقعہ کا علم ہوا تو گاؤں میں لوگوں کی بھیڑ جمع ہو گئی۔

اعظم خان کی گرفتاری پر شیوپال یادو کا بڑا بیان، ای ڈی کی کارروائی پر اٹھائے سوال



اٹاوہ: 2 نومبر (پی این ایس) سماج وادی پارٹی کے سینئر رہنما اور جسونت نگر اسمبلی حلقہ سے ایم ایل اے شیوپال سنگھ یادو نے اعظم خان کی گرفتاری اور انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ED) کی کارروائی کو لے کر حکومت پر نشانہ سادھا ہے۔ انہوں نے مرکز اور ریاستی حکومت کے طریقہ کار پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ موجودہ حکومت میں اپوزیشن رہنماؤں کو چن چن کر نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ دراصل، شیوپال سنگھ یادو جسونت نگر اسمبلی حلقہ میں منعقدہ ایک کوی سمیلن (مشاعرے/کوی سمیلن) میں شرکت کے لیے پہنچے تھے۔ اس دوران میڈیا سے بات چیت کرتے ہوئے انہوں نے اعظم خان کے معاملے اور ای ڈی کی کارروائی پر اپنا ردعمل دیا۔ شیوپال یادو نے کہا کہ حکومت کی کارروائیوں کو لے کر کئی سنگین سوالات کھڑے ہو رہے ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ تحقیقاتی ایجنسیوں کا غلط استعمال اپوزیشن رہنماؤں کے خلاف کیا جا رہا ہے۔ شیوپال یادو نے حکومت پر حملہ بولتے ہوئے کہا کہ ایسی ظالم حکومت کے خلاف آواز اٹھانی پڑے گی۔ انہوں نے صاف لفظوں میں کہا، ایسی ظالم حکومت کے خلاف بولنا پڑے گا، اور اسے اقتدار سے ہٹانا پڑے گا۔ ان کے اس بیان کے بعد سیاسی حلقوں میں ہلچل تیز ہو گئی ہے۔ شیوپال یادو نے اپنے بیان کے ذریعے اپوزیشن کے اتحاد اور حکومت کے خلاف آواز بلند کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ جمہوریت میں حکومت کی پالیسیوں اور کارروائیوں پر سوال اٹھانا اپوزیشن کا آئینی حق ہے۔ اگر کسی کارروائی کو لے کر سوالات کھڑے ہوتے ہیں تو اس کی غیر جانبداری کو یقینی بنایا جانا چاہیے۔ دوسری طرف، اعظم خان کے معاملے کو لے کر سماج وادی پارٹی مسلسل حکومت پر حملہ آور نظر آ رہی ہے۔ شیوپال یادو کا یہ بیان ایسے وقت میں آیا ہے۔

آل انڈیا کیفی اعظمی اکادمی میں شمیم نکہت اردو فکشن ایوارڈ تقریب کا پروقار انعقاد

شمیم نکہت اردو فکشن ایوارڈ ڈاکٹر صبیحہ انور اور وقار رضوی صحافت ایوارڈ سنجے شرما کو تفویض

شعاع فاطمہ انٹر کالج کو ڈگری کالج کا درجہ دیا جائے: ڈاکٹر عمار رضوی

محض نقالی کسی ادب کو عظیم نہیں بنا سکتی: پروفیسر یعقوب یاور



(ڈاکٹر پارون رشید)

لکھنؤ۔آل انڈیا کیفی اعظمی اکادمی میں شعاع فاطمہ ایجوکیشنل فلاحی ٹرسٹ کے زیر اہتمام ہر سال کی طرح امسال بھی ڈاکٹر شمیم نکہت فکشن ایوارڈ تقریب اپنی روایتی شان و شوکت کے ساتھ سجا ﷺ گئی، جس کی صدارت اتر پردیش کے سابق کار گذار وزیر اعلیٰ ڈاکٹر عمار رضوی نے کی جبکہ مہمان خصوصی کے طور پر سنیئر شکلا (فاتس کنٹرولر، ٹرانسپورٹ ڈپارٹمنٹ، یوپی) شریک ہوئے۔ نظامت کا فریضہ پروفیسر عباس رضانیر نے انجام دیا جبکہ پوجا پٹھی وشال پٹھی نے مہمانوں کے استقبال کے بعد پروفیسر رئیساں پروین نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا جس میں انھوں نے فکشن ایوارڈ کے پس منظر اور اس کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے پروفیسر شارب ردولوی، پروفیسر شمیم نکہت اور وقار رضوی کی خدمات کو بھی یاد کیا۔ بعد ازاں انگرل یونیورسٹی کے بانی و چانسلر پروفیسر سید وسیم اختر کے بدست باروھاوں ڈاکٹر شمیم نکہت اردو فکشن ایوارڈ 2026 معروف افسانہ نگار و رامت حسین مسلم گرلز پی جی کالج لکھنؤ کی سابق پرنسپل ڈاکٹر صبیحہ انور کو اور سید وقار رضوی صحافت ایوارڈ سنیئر صحافی سنجے شرما کو پیش کیا گیا (سنجے شرما کا ایوارڈ ان کی اہلیہ بیتا چترویدی نے حاصل کیا)۔ دونوں ایوارڈ یافتگان کے تعلق سے سپاس نامے بالترتیب پروفیسر رئیساں پروین (صدر شعبہ اردو، کھن کھن جی گرلز پی جی کالج، لکھنؤ) اور ڈاکٹر موی رضا (اسسٹنٹ پروفیسر اردو، خواجہ معین الدین چشتی لنگویج یونیورسٹی، لکھنؤ) نے پیش کئے۔

اس موقع پر اردو فکشن پر عالمی فکشن کے اثرات عنوان پر توسیعی خطبہ پیش کرتے ہوئے پروفیسر یعقوب یاور (سابق صدر شعبہ اردو بنارس ہندو یونیورسٹی) نے کہا کہ اردو فکشن کے منظر نامے میں عالمی فکشن کے اثرات کے تحت سب سے بنیادی اور دو حقیقت نگاری کا ہوا۔ اس حقیقت نگاری کا بنیادی اور انقلابی تصور یہ تھا کہ ادب کا فرض ہے کہ وہ انسانی زندگی کے سیر اور تشنہ استور اکرنے کی سعی کرے۔ اس دور کے فکشن میں معاشرہ محض پس منظر نہیں بلکہ عملی طور پر کہانی کا ایک فعال کردار بنتا ہوا نظر آتا ہے۔ یعنی ترجمہ صرف فکشن پر اثر انداز نہیں ہوا بلکہ اس نے اردو میں فکشن کے اظہار کے لیے زبان کی تیاری میں بھی اہم کردار ادا کیا۔ انیسویں صدی کے اواخر اور بیسویں صدی کے آغاز میں یورپی ناولوں کے تراجم نے اردو کے تخلیقی کاروں کو ناول کی مختلف فنی صورتوں سے متعارف کرایا۔ روسی اور فرانسیسی ادب کے تراجم نے بھی اردو فکشن کی جمالیات پر گہرا اثر ڈالا۔ جس زمانے میں اردو میں جدیدیت کے مباحث زور پکڑتے ہیں۔ اس زمانے میں مغربی جدید انسانے اور ناول کے تراجم نے اردو کے فکشن نگاروں کو خاص طور پر متاثر کیا۔ انھوں نے تنقید کو چھیڑتے ہوئے کہا کہ کسی ایک خطے کے ادب کا دوسرے خطے کے ادب پر اثر اس وقت تخلیقی قوت بن جاتا ہے، جب وہ اس میں جذب ہو کر نئی صورت گری کرتا ہے۔ محض نقالی کسی ادب کو عظیم نہیں بنا سکتی۔

ڈاکٹر عمار رضوی نے اپنے صدارتی خطاب میں دونوں ایوارڈ یافتگان اور افسانہ نویسی کے انعام یافتہ طلبہ کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ اس پروگرام کو شارب ردولوی نے دس برس پہلے اپنی اہلیہ کی یاد میں شروع کیا تھا آج وہ نہیں ہیں پھر بھی یہ پروگرام ہر سال اسی وقار اور شان کے ساتھ ہو رہا ہے اس کے لیے ٹرسٹ کے ذمہ داران قابل مبارکباد ہیں اور وہ مبارکباد کے مستحق بھی ہیں کہ ہر دور میں موجودگی یہاں ہمیشہ رہتی ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ شارب صاحب کی محبت دلوں میں آج بھی قائم ہے۔ انھوں نے ترجمہ کی اہمیت پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ کسی ادبی شخصیت کے تراجم نے بھی دائرہ ترجمہ بھی قائم ہونا چاہئے۔ ساتھ ہی انھوں نے زور دے کر کہا کہ شارب ردولوی اور شمیم نکہت نے اپنی ذہنی شباہت فاطمہ کی یاد میں جو اسکول قائم کیا تھا وہ آج انٹر کالج بن چکا ہے، لیکن اب وقت آگیا ہے کہ انٹر کالج کو ڈگری کالج میں تبدیل کیا جائے۔ اس کے لئے اگر ہم سب خلوص دل سے کوشش کریں تو یہ کام مشکل نہیں ہے۔ انھوں نے مزید کہا کہ شعاع فاطمہ کالج میں ایک ہال تعمیر کیا جانا چاہئے تاکہ شمیم نکہت فکشن ایوارڈ اور شارب ردولوی ایوارڈ کے پروگرام اسی کالج میں منعقد کئے جا سکیں۔

تقریب کے مہمان خصوصی منیش شکلا نے کہا کہ پروفیسر شارب ردولوی جتنے بڑے دانشور اور ادیب تھے اتنے ہی بڑے انسان بھی تھے۔ ان کی ادبی خدمات کا دائرہ جتنا بڑا ہے انسانی اور سماجی خدمات بھی اتنی ہی وسیع ہیں۔ شعاع فاطمہ اسکول جواب کالج کی شکل میں ہے اسے غریب اور مالی اعتبار سے کمزور لڑکیوں کے لئے قائم کیا گیا تھا وہ بہترین خدمات انجام دے رہا ہے اور لگاتار ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔ شارب صاحب آخر وقت تک کالج پابندی کے ساتھ آتے رہے اور تمام امور اپنی نگرانی میں ہی طے کراتے۔ اپنی اہلیہ کی یاد میں انھوں نے یہ ایوارڈ شروع کیا جو اردو ادب کی ایک بڑی اور یادگار خدمت ہے۔ اپنے خطاب میں منیش شکلا نے وقار رضوی اور شارب ردولوی کے تعلقات کا خصوصی ذکر کیا اور کہا ٹرسٹ میں وقار رضوی کے نام سے صحافت ایوارڈ دینے کا فیصلہ بھی شارب ردولوی نے اپنی حیات میں کیا تھا۔ یہ وقار بھائی کو ان کا شاندار اور محبت بھرا خراج تھا۔ منیش شکلا نے حاضرین کے اصرار پر اپنی ایک غزل بھی پیش کی جس کے دو شعر یوں تھے

ہیں خود مرض میں گرفتار ہم پہ ہنستے ہیں
تمہارے شہر کے بیمار ہم پہ ہنستے ہیں
بس ایک جرم کیا ہم نے دل کا دشمن سے
زمانے بھر کے گنہگار ہم پہ ہنستے ہیں

پروفیسر سید وسیم اختر نے اپنے مختصر خطاب میں شارب ردولوی اور شمیم نکہت کو یاد کرتے ہوئے اس شعر پر اپنی گفتگو ختم کی:

جو خیال تھے وہ لباس تھے وہی لوگ مجھ سے بچھڑ گئے
جو لباس تھے وہ خیال تھے وہی لوگ مجھ سے بچھڑ گئے

مری دھڑکنوں کے قریب تھے، مری جان تھے مری چاہ تھے
وہ جو روز و شب مرے پاس تھے وہی لوگ مجھ سے بچھڑ گئے

دہلی سے تشریف لائے پروفیسر محمد کاظم نے بھی شارب ردولوی، شمیم نکہت اور وقار رضوی کو یاد کرتے ہوئے کہا کہ آج یہ لوگ نہیں ہیں لیکن ان کی موجودگی جلسہ گاہ میں محسوس ہوتی ہے۔ کانپور سے تشریف لائے خان احمد فاروق نے اپنے تاثرات میں کہا کہ شمیم نکہت اردو فکشن ایوارڈ جو معیار اور وقار کے ساتھ قائم کیا گیا تھا ہم لوگوں نے پوری کوشش کی ہے کہ وہ معیار اور وقار قائم رہے اور یہ جلسے اسی شان کے ساتھ منعقد ہوتے رہیں۔ انھوں نے قرۃ العین حیدر کے ناول آگ کا دریا پر ہوئے اعتراض (وقت کا فلسفہ مغرب سے مستعار ہے) کا جب یہ اعتراض ہوا تو انھوں نے آگ کا دریا کے انگریزی ترجمہ (جو انھوں نے خود کیا تھا) سے وہ حصہ ہٹا دیا۔ ڈاکٹر صمیر انور نے بھی اپنے تاثرات میں کہا کہ ایوارڈ تو بہت سے ملے یہاں تک کہ ناشر بھارتی ایوارڈ بھی ملا لیکن شمیم نکہت کے نام سے منسوب اردو فکشن ایوارڈ سے جو مسرت اور خوشی ہو رہی ہے وہ میں بیان نہیں کر سکتی۔ اس کے لئے انھوں نے ان لوگوں کا شکریہ بھی ادا کیا جنھوں نے ان کے افسانوی ادب کا اعتراف کرتے ہوئے اس ایوارڈ کے لئے ان کے نام کا انتخاب کیا۔ انھوں نے مجلہ قرۃ العین حیدر کے ملک کو دیا گیا۔ یاسمین اعظم کے اظہار تشکر کے ساتھ تقریب کا اختتام ہوا۔

اس موقع پر پروفیسر قمر جہاں، پروفیسر صابرہ حبیب، پروفیسر ہما خواجہ، پروفیسر سید شفیق اشرفی، پروفیسر ثوبان سعید، شاہد حسین، اصغر حسین زیدی، پروفیسر شفیق فاروقی، پروفیسر جمال نصرت، پروفیسر شمیم رضوی، ڈاکٹر عشرت ناہید، ڈاکٹر زبنت، ڈاکٹر ضیاحت حسین رضوی، ڈاکٹر شروت قمر، ڈاکٹر مجاہد الاسلام، ڈاکٹر جاں نثار عالم، ڈاکٹر نصرت ناہید، ڈاکٹر پروین شباعت، ڈاکٹر بشری بانو، ڈاکٹر سلطان شاکر ہاشمی، حکیم وسیم احمد اعظمی، ڈاکٹر سید الدین خاں، عرفان زنگی پوری، پرویز ملک زادہ، راجیو پرکاش ساحر، احتشام حسین، نغمہ عرفان، نجمہ فاروقی، عطیہ رحمانی، ہیرا ترابانی، عائشہ صدیقی، شاہانہ عباسی، غفران کیمی، اویس سنبھلی، اعزاز پرویز، شارق حسنین اور عدیل حسنین کے ساتھ شہری یونیورسٹیز اور مختلف کالجز کے اساتذہ، طلبہ و طالبات نے موجودہ کرکٹر تقریب کو کامیابی کی منزلوں سے ہمکنار کیا۔

طلبہ کے افسانوی مقابلے کے نتائج۔

ریسرچ اسکالر کی سطح پر: پہلا انعام: صائمہ ہاشمی (لکھنؤ یونیورسٹی) دوسرا انعام: ارسلا ابرار (خواجہ معین الدین چشتی لنگویج یونیورسٹی)

ایم اے کی سطح پر: پہلا مقام: صدف نور (لکھنؤ یونیورسٹی) دوم مقام: مگفتا صدیقی

بی اے کی سطح پر: پہلا انعام: رضا ابرار (ممتاز پی جی کالج) اور بلا صبا (مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کیمپس، لکھنؤ) دوم انعام: محمد احمد (گلوبتج

بی جے پی کی پدیاترا عوام کی توجہ ہٹانے کا سیاسی ڈرامہ: آرادھنا مشرا

ووٹ فہرستوں میں بے ضابطگیوں اور گیانیش کمار کے کردار پر اٹھائے سوال

لکھنؤ، 02 نومبر (یو این آئی) اتر پردیش کانگریس کی صدر اور رکن اسمبلی آرادھنا مشرا موﷺ نے بی جے پی کی جانب سے ریاست میں مجوزہ 'جمہوریت بچاؤ، آئین بچاؤ' پدیاترا کو نشانہ بناتے ہوئے اسے عوام کی توجہ اصل مسائل سے ہٹانے کا سیاسی ڈرامہ قرار دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی کی حالت ایسی ہو گئی ہے کہ جب لوگ چوری کرنے والے کو پکڑ لیتے ہیں تو وہ خود ہی چور، چور ﷺ چلانے لگتا ہے۔ بی جے پی چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کو بچانے اور اپنے کرتوتوں پر پردہ ڈالنے کے لیے اس طرح کا پروگرام منعقد کر رہی ہے۔ پارٹی کی جانب سے جاری بیان میں آرادھنا مشرا نے کہا کہ انڈیا اتحاد کی ووٹ بچاؤ ملک بچاؤ ﷺ مہاریلی کی تاریخی کامیابی سے بی جے پی گھبرا گئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ پدیاترا نکال کر عوام کی توجہ حقیقی مسائل سے ہٹانے کی کوشش کر رہی ہے۔ ریاست کے باشعور عوام بھی بی جے پی کی اس سیاست کو سمجھ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مہاریلی میں لوک سبھا حلقہ کانگریس کے سرکردہ رہنماؤں کو سننے کے لیے اتر پردیش سمیت ملک کے مختلف حصوں سے لاکھوں لوگ پہنچے۔ عوام کی بے پناہ محبت بی جے پی کی گھبراہٹ کی وجہ ہے۔ کانگریس کی ریاستی صدر نے ووٹر فہرستوں کی خصوصی گہری نظر ثانی (ایس آئی آر) کا مسئلہ اٹھاتے ہوئے کہا کہ پہلی بہت میں ووٹر فہرست میں بڑی بے ضابطگی سامنے آئی ہے اور 2 فسران کی معطلی سے پوری ریاست میں اس طرح کے بے قاعدگیوں کا خدشہ بڑھ گیا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کی تمام کی جانب سے مرکزی حکومت کے اشارے پر ووٹر فہرستوں میں گڑبڑیاں کی جانے کا اندیشہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس کارکن ریاست کے ہر ضلع میں ووٹر فہرستوں کی جانچ کر رہے ہیں۔ بی جے پی انہی مسائل سے عوام کی توجہ ہٹانے کے لیے پدیاترا کا اہتمام کر رہی ہے۔ آرادھنا مشرا نے کہا کہ جمہوریت کا حقیقی تحفظ اسی وقت ممکن ہے جب آئینی ادارے کسی بھی سیاسی دباؤ کے بغیر آزادانہ طور پر کام کریں۔

ملاوٹ خوروں اور جعلی دواؤں کا کاروبار کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی ہوگی: ضلع مجسٹریٹ

جالون، 2 نومبر (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع جالون کے ضلع مجسٹریٹ سمیر نے خبردار کیا ہے کہ ملاوٹ کرنے والوں اور جعلی دواؤں کا کاروبار کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ ضلع مجسٹریٹ سمیر نے کانفرنس ہال میں خوراک کے تحفظ اور ادویات کے انتظامیہ کی ضلعی سطح کی مشاورتی کمیٹی کے اجلاس میں متعلقہ افسران کو ملاوٹ اور جعلی دواؤں کی فروخت پر سخت روک لگانے کی ہدایت دی۔ انہوں نے واضح طور پر کہا کہ لوگوں کی صحت کے ساتھ کھلواڑ کرنے والے کسی بھی شخص یا ادارے کو بخشا نہیں جائے گا۔ خوراک کے تحفظ کے شعبے کی ٹیمیں، ہوٹلوں، ریستورانوں، مٹھائی کی دکانوں، دودھ، پنیر، گھی اور خوردنی تیل کے کاروباری مراکز کا باقاعدگی سے معائنہ کریں۔ مشتبہ غذائی اشیا کے نمونے لے کر تجزیہ گاہ بھیجے جائیں اور جانچ میں نمونے ناکام ہونے پر متعلقہ اداروں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔ انہوں نے تہواروں کے دوران مٹھائیوں کی خریداری میں خصوصی احتیاط برتنے کی اپیل کی۔

نوئیڈا میں گرین اسکلز اور اپلائیڈ اے آئی سینٹر آف ایکسی لینس کا افتتاح

سنیل کمار شرما نے کہا، نوجوانوں کو بہتر منداور کارآمد روزگار پیدا کرنے کے قابل بنانا مقصد

لکھنؤ، 02 نومبر (یو این آئی) کابینی وزیر، آئی ٹی اور الیکٹرانکس، بھوست اتر پردیش، جناب سنیل کمار شرما نے آج گوتم بدھ یونیورسٹی، نوئیڈا میں گرین اسکلز اینڈ اپلائیڈ اے آئی سینٹر آف ایکسی لینس (جی ایس ایم) کا افتتاح کیا۔ یہ مرکز One M One B فاؤنڈیشن، DMPJL، اور Microsoft کے تعاون سے قائم کیا گیا ہے۔ اس کا بنیادی مقصد نوجوانوں کو سبز میونسپل ٹیکنالوجی، توانائی پائیداری، اور مصنوعی ذہانت کے استعمال میں عملی مہارتوں سے آراستہ کرنا ہے، جس سے وہ ریاست کے تیزی سے بڑھتے ہوئے صنعتی اور تکنیکی ماحولیاتی نظام میں اپنا حصہ ڈال سکیں۔ محکمہ آئی ٹی اور الیکٹرانکس کے زیر اہتمام شروع کیا گیا، یہ مرکز نوجوانوں کو توانائی اور وسائل کی کارکردگی میں اضافہ، صنعتی عمل کو بہتر بنانے، فضلہ کو کم کرنے، کوالٹی کنٹرول کو مضبوط بنانے اور ڈیٹا پر مبنی فیصلے کرنے جیسے شعبوں میں AI اپلی کیشنز سے مشلک کرے گا۔ قابل تجدید توانائی، برقی نقل و حرکت، اور وسائل سے موثر پیداوار سے متعلق سبز مہارتوں میں بھی تربیت فراہم کی جائے گی۔ مرکز کی توجہ نظریاتی علم سے ہٹ کر عملی منصوبوں، رجحانی، انٹرن شپس، اور کاروباری مواقع تک پھیلی ہوئی ہے۔ اس موقع پر بات کرتے ہوئے وزیر جناب سنیل کمار شرما نے آج گوتم بدھ یونیورسٹی، نوئیڈا میں گرین اسکلز اینڈ اپلائیڈ اے آئی سینٹر آف ایکسی لینس کے ذریعے DMPJL AI اور ڈیجیٹل لیب کے قیام پر مرکز پانچ گرین اسکلز اور اپلائیڈ اے آئی سینٹرز آف ایکسی لینس کے قومی نیٹ ورک کا حصہ ہے جسے 1 D 1 اور Microsoft کے ذریعے DMPJL AI اور فاؤنڈیشن لیب کے تعاون سے بنایا جا رہا ہے۔ بنگلورو، لکھنؤ، حیدرآباد، اور احمد آباد میں مراکز کے ساتھ، نیٹ ورک کا مقصد 2030 تک 100000 نوجوانوں کو قابل اطلاق AI اور سبز مہارتوں سے جوڑنا ہے۔ اتر پردیش کے آئی ٹی اور الیکٹرانکس ڈپارٹمنٹ کے فعال تعاون سے شروع کی گئی یہ پہل ریاست کو میونسپل ٹیکنالوجی، الیکٹرانکس اور ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجی کے لیے ایک بڑی منزل کے طور پر مزید مضبوط کرے گی اور نوجوانوں کو پائیدار صنعتی ترقی میں اہم کردار ادا کرنے کے لیے تیار کرے گی۔ افتتاحی تقریب میں وزیر جناب سنیل کمار شرما کے ساتھ گوتم بدھ یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر رانا پرتاپ سنگھ، ڈین پروفیسر راجیو رشنے، مائیکرو سافٹ کے سینئر ڈائریکٹر منجو دشنا، پبلک فائننس کے بانی اور چیف مینٹور مانو سبودھ، حکومت کے سینئر نمائندے، اکیڈمی اور صنعت کی نمائندے اور نوجوان شریک تھے۔